المرویات ابو عبد اللہ امام جعفر الصادق بن محمد بن علی بن حسینؓ

ھُوَ

اللّٰہُ

محمد ﷺ

خاکپائے اہل بیت۔ محمد طاہر بن نور احمد الہاشمی

اشاعت	2023
ای بک	
نظم و ترتیب	محمد طاہر ہاشمی ایم اے علوم اسلامیہ و ہسٹری
ہدیہ	دعائے خیر
بار	اول
برائے رابطہ	

hashmipk786@gmail .com

برائے ایصال ثواب

والد گرامی و والدہ محترمہ

مولایَ صلِّ وَسَلِّم دائماً ابداً

علیٰ حَبِیُبِکَ خَیرِ الخَلق کُلھِمِ

انتساب

انہی کے نام جن کے دم قدم سے آباد یہ
گلستان ہے

اِعتذار

ایک مسلمان دینی کتابوں میں دانستہ غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لئے ہمہ وقت تیار۔ اگرچہ کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پوری توجہ سے کی جاتی ہے تاہم انسان غلطی کا پتلا ہے۔ غلطی رہ جانے کا امکان موجود ہے۔ لہٰذا احباب سے گذارش ہے کہ جو غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں تاکہ اسے درست کیا جاسکے۔ نیکی کے کام میں آپکا تعاون یقیناً صدقہ جاریہ ہو گا۔

رابطہ: hashmipk786@gmail.com

فہرست

اظہار تشکر

تمامی احباب جنہوں نے دعاؤں میں یاد رکھا
بالخصوص برادر بزرگوار جناب محمد عارف ہاشمی صاحب، برادر عزیز محمد محسن ہاشمی صاحب، جناب برادر عزیز محمد احمد ہاشمی صاحب، ، عزیزم محمد حسان ہاشمی اور عزیزم محمد انس ہاشمی۔ محمد بلال سروری قادری۔ اور تمامی افراد جنہوں نے تعاون کیا یا حوصلہ افزائی کی تمام ہمشیر گان، دختران اور بالخصوص زوجہ محترمہ جنہوں نے شبانہ روز خدمت گذاری کی ایک نئی مثال قائم کی اللہ کریم سب کو ایمان، صحت اور شادمانی کی زندگی عطا کرے۔
جنہوں نے میری صحت کے لئے شب و روز کوششیں کیں اجر تو اللہ کریم جل شانہ کی طرف سے ہی ہے۔ اللہ کریم سب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے آمین!

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حدیث پاک پر ایک جامع گفتگو کی جائے۔ اس لئے آئیں اس کے بارے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وماتوفیقی الا باللہ

دیباچہ

حدیث

لغوی معنی

حدیث کی لغوی تعریف

حدیث کے معنی بات اور گفتگو کے ہیں، علامہ جوہری صحاح میں لکھتے ہیں:

"اَلْحَدِیْثُ الْکَلَامُ قَلِیْلُہُ وَ کَثِیْرُہُ"۔

حدیث بات کو کہتے ہیں خواہ وہ مختصر ہو یا مفصل۔

لغت میں حدیث کا لفظ حدث, یحدث, تحدیث سے ماخوذ ہے۔ تحدیث کے معنی ہیں بات کرنا، کلام کرنا، خبر دیتا۔ اس لحاظ سے اس کے معنی کلام اور گفتگو کے ہیں۔ امام راغب، ابو القاسم حسین بن محمد نے "مفردات فی غریب القرآن میں حدیث کی تعریف لکھی ہے:"کل کلام یبلغ الانسان من جهة السمع أو الوحی فی یقظته او منامه یقال له حدیث(وہ کلام جو انسان کو بذریعہ سماعت یا وحی حالت بیداری یا نیند میں پہنچے حدیث کہلاتا ہے)۔

ڈاکٹر محمود طحان لکھتے ہیں:"الحدیث لغة الجدید ویجمع علی احادیث علی خلاف قیاس واصطلاحا: ما اضیف الی النبی من قول أو فعل او تقریر اور صفة"

(حدیث کا لغوی معنی "جدید" ہے۔ اس کی جمع، خلاف قیاس، احادیث" ہے۔

اصطلاحی معنی

حضور ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کے مجموعہ کو حدیث کہتے ہیں، اقوال سے مراد آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات ہیں، افعال سے مراد آپ ﷺ کے اعضاء سے ظاہر شدہ اعمال ہیں اور تقریر سے مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی صحابی نے کچھ کیا یا کہا اور آپ نے اس پر سکوت فرمایا نکیر نہ کی اور اس سے یہی سمجھا گیا کہ اس عمل یا قول کی حضور ﷺ نے تصدیق فرمادی ہے تو اسی تصدیق کو "تقریرconfirmation" کہتے ہیں اور آپ کی یہ تصدیق تقریری صورت کہلاتی ہے۔

حدیث کی شرعی حیثیت

کتاب اللہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سنت شریعت کا دوسرا سرچشمہ اور اصل واساس ہے، یہ قرآن کریم کی تشریح اور اس کے اصول کی توضیح اور اجمال کی تفصیل ہے، ان دونوں کے علاوہ تیسری اور چوتھی اصل وبنیاد، اجماع امت اور قیاس ہے اور ان چاروں اصولوں کا مرجع خود رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے، شمس الائمہؒ کہتے ہیں، شریعت کی تین حجتیں (بنیادیں) ہیں، کتاب اللہ، سنت اور اجماع، چوتھی بنیاد قیاس سوچ انسانی ہے، جو ان تینوں سے نکلی ہوئی ہیں؛ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان تمام اصولوں کی بنیاد صرف رسول اللہ ﷺ سے نقل وسماع ہے، قرآن کریم بھی رسول اللہ ﷺ ہی کے ذریعہ ملا ہے؛ انھوں نے ہی بتلایا اور آیات کی تلاوت کی، جو بطریقۂ تواتر ہم تک پہنچا ہے (اصول السرخسی:1/279) اور اجماع امت اور قیاس بھی آپ ﷺ کے ارشاد ہی کی وجہ سے معتبر ہیں تو جب دین کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ٹھہری تو پھر عبادت واطاعت کے معاملہ میں حدیث وقرآن میں فرق کرنا بے بنیاد ہے؛ کیونکہ یہ دونوں اطاعت میں برابر ہیں؛ البتہ حجت دین کے بارے میں دونوں میں فرق یہ ہے کہ قرآن کی نقل بہ طریقۂ تواتر ہے، جو ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہے اور علم کی موجب ہے اور حدیث اس حیثیت سے کہ ارشاد رسول ﷺ ہے،

حدیثِ رسول قرآن کی نظر میں

حدیث رسول کی اسی حیثیت کو واضح کرنے کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے :وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى o إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى۔(النجم:4،3)

ترجمہ:یعنی رسول اپنے جی سے نہیں بولتے، وہ بس اللہ کے پاس سے آئی ہوئی وحی ہوتی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا :مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔(الحشر:7)

ترجمہ: جو تمھیں رسول دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ؛ نیز رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا۔

" مَنۡ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ اللّٰهَ "۔(النساء:80)

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا" :قُلۡ إِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ"۔(آل عمران:31)

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو، خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

نیز جو شخص حکم رسول ﷺ کو نہ مانے اسے قرآن نے مؤمن قرار نہیں دیا ہے اور قرآن میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ شخص اس دنیا میں مصیبت میں مبتلا رہے گا اور آخرت میں دردناک عذاب چکھے گا،

چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے" :فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوا تَسۡلِيمًا"۔(النساء:65)

ترجمہ: پھر قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جھگڑے واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں؛ پھر آپ کے اُس تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورے طور پر تسلیم کرلیں۔ امام شافعیؒ نے اپنی کتاب الرسالۃ میں آیت قرآنی" وَمَا أَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِنَ الۡكِتَابِ وَالۡحِكۡمَةِ "(البقرۃ:231) کے بارے میں لکھا ہے کہ "اس آیت میں حکمت سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مراد ہے؛ کیونکہ الکتاب کے ساتھ واوِ عطف کے بعد حکمت کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر اس احسان کو بیان کیا ہے جو اس نے "الکتاب" قرآن کریم اور حکمت (حدیثِ رسول) کی تعلیم دے کر کیا ہے، اس لیے یہاں الحکمۃ سے حدیثِ رسول ہی مراد ہے، اس کے علاوہ کچھ اور مراد لینا درست نہیں ہے"۔(الرسالۃ:1/13)

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے اوپر قرآن نازل کیا اور قرآنی آیات کی تشریح کی ذمہ داری اپنے رسول پر ڈالی، ارشادِ ربانی ہے" :وَأَنۡزَلۡنَا إِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيۡهِمۡ "۔(النحل:44)

ترجمہ: اور ہم نے تمہاری طرف الذکر یعنی قرآن نازل کیا؛ تاکہ تم لوگوں کے ساتھ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کو کھول کھول کر بیان کرو۔ ان تمام آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ احادیثِ رسول، اللہ کی وحی کا حصہ اور قرآن کی تفسیر ہیں، ان کے بغیر نہ دین کی صحیح تفہیم ہو سکتی ہے اور نہ دین عملی زندگی میں پوری طرح جاری ہو سکتا ہے؛ اسی لیے حضرت عمران بن حسینؓ سے ایک شخص نے جب سوال کیا اور آپ نے اس کے جواب میں حدیث سنائی تو اس نے کتاب اللہ سے جواب دینے کے لیے کہا تو آپ نے کہا "انك امرء احمق" تم احمق آدمی ہو، کیا تم قرآن میں یہ پاتے ہو کہ ظہر کی نماز میں چار رکعات فرض ہیں، جس میں بآواز بلند قرآن پڑھا نہیں جاتا؛ اسی طرح انہوں نے مختلف نمازوں کو گنایا اور زکوۃ وغیرہ کا ذکر کیا؛ پھر فرمایا: کیا یہ

سب تم قرآن میں تفصیل سے پاتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ کتاب اللہ نے ان سب کو اجمالاً بیان کیا ہے اور سنت ہی اس کی تفصیل کرتی ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ: 62/3)

اگر حدیث نبوی ﷺ کو قرآن کریم سے الگ کر دیا جائے تو صرف قرآن مجید سے ضابطۂ حیات کی تکمیل نہیں ہو پاتی اور کوئی شخص صرف قرآن کی روشنی میں نظام زندگی مرتب نہیں کر سکے گا۔ وہ لوگ جو اپنی مرضی سے قرآن کریم کی تشریح کرنا چاہتے ہیں وہ احادیث سے انکاری ہیں۔

قرآن کریم ایک اصولی کتاب ہے۔ اس کا کام اصول وکلیات بیان کرنا ہے اور اس کی جزئیات ہمیں ترجمان القرآن، رسول کریم ﷺ کی احادیث سے ملتی ہیں۔ اگر قرآن مجید ہی کو دین کی توضیح وتشریح کا کفیل گردانا جاتا تو رسول کریم ﷺ کی تشریف آوری کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ سنت رسول ﷺ کو سامنے رکھے بغیر نہ تو قرآن کو اور نہ ہی اسلام کو سمجھا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید (اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ) نماز ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور پانچوں نمازوں کے اوقات، عدد رکعات، قراءت وتسبیحات اور دیگر امور کی تفصیلات حدیث رسول ﷺ پر چھوڑ دیتا ہے۔

زکوٰۃ کے سلسلہ میں (اٰتُوا الزَّکٰوۃَ) فرماتا ہے۔ حج کو فرض ٹھہرا کر صرف (لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ) کی صدا دیتا ہے۔ ان سب فرائض ومناسک کی ادائیگی کا طریقہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔ کھانے کے بارے میں حکم ربانی ہے: "تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور نام پر ذبح کیا گیا ہو۔" ذبح کیسے کرنا ہے؟ اونٹ کو نحر کیسے کرنا ہے؟ کتا، بلی، شیر، چیتا نہیں کھانا۔ اللہ کا نام کب لینا ہے، کیسے لینا ہے۔ مچھلی پر ذبح کے وقت اللہ کا نام کیوں نہیں لینا۔ یہ سب باتیں ہمیں احادیث نبوی ﷺ سے ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: "ہم نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا تاکہ اسے لوگوں کے لیے واضح کریں۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (بقرہ:۱۵۱)

"جس طرح ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی سے بھیجا ہے، جو تم پر ہماری آیات پڑھتا اور تمھیں پاک کرتا اور تمھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور تمھیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔"

فرمان الٰہی میں حکمت کا یہ لفظ کیا ہے؟ یہ تعلیم رسول کریم ﷺ ہے جو قرآن کے علاوہ ہے، یہ سنت نبوی ﷺ ہے۔ جس کی تعلیم آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو دی اور خود عمل کر کے دکھلایا۔

اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک بہت سے پیغمبروں نے پہنچایا مگر بدبخت انسان اس کو نیست ونابود کرتا رہا۔ صحف آدمؑ وشیثؑ ونوحؑ تو بہت دور کی بات ہے صحف ابراہیمؑ بھی جن کا قرآن میں ذکر ہے اب کہاں ہیں؟

جزیرہ نمائے عرب کے لوگوں کے ہاں پڑھنے لکھنے کا رواج بالکل نہیں تھا۔ رسول کریم ﷺ نے 7ھ میں مشرقی عرب علاقہ الاحساء میں ایک تبلیغی خط بھیجا۔ سارے علاقہ میں کوئی اسے پڑھنے والا نہ ملا۔ بہت تلاش وجستجو کے بعد ایک بچہ ملا جس نے یہ خط پڑھ کر سنایا۔

یہ کتنا ولولہ انگیز امر ہے کہ رسول کریم ﷺ کی طرف جو پہلی وحی نازل ہوئی وہ لکھنے کی تعریف اور پڑھنے کے حکم پر تھی اور جس کی آپ ﷺ نے

عمر بھر تعمیل کروائی۔
رسول کریم ﷺ وقتاً فوقتاً نازل ہونے والی آیتوں اور سورتوں کے لکھوانے کا فوراً بندوبست کرتے۔ کچھ لوگ مدینہ منورہ میں مسلمان ہوئے تو وہاں آپ ﷺ نے ایک معلم سیدنا مصعب بن عمیرؓ جو مقری کہلاتے تھے قرآن' اور دینیات کی تعلیم کے لیے بھیجا۔
مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت ایک حصہ میں (صفہ) چبوترہ بنایا۔ یہ اولین اقامتی اسلامی جامعہ تھی۔ رات کو طلبہ وہاں پر سوتے۔ اساتذہ مامور کیے گئے جو دن کو انہیں لکھنے پڑھنے اور مسائل دین وغیرہ کی تعلیم دیتے۔ صرف قبیلہ تمیم سے تقریباً ستر طلبہ آئے جنہوں نے مدینہ میں رہ کر قرآن سیکھا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ سب طالب علم اپنے اپنے علاقوں میں جاکر تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ جنگ بدر کے قیدیوں سے جو اچھا برتاؤ کیا گیا اس پر آدمی حیران رہ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قیدیوں کی رہائی کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ جو قیدی پڑھنا لکھنا جانتا ہے وہ دس دس مسلمان بچوں کو تعلیم دے' مشرک کو استاد بنانے کا جواز کوئی اتفاقی نہ تھا بلکہ تعلیم پھیلانے کے متعلق مستقل پیش رفت تھی۔
عہد نبوی ﷺ میں نو مسجدیں تھیں' لوگ وہاں پانچ وقت نماز پڑھتے اور جمعہ مسجد نبوی میں پڑھتے تھے۔ (ہفتہ میں ایک دن عورتوں کی تعلیم و تزکیہ کے لیے مخصوص تھا۔ رسول کریم ﷺ خود ان کو تعلیم دیتے۔ سیدہ عائشہؓ، سیدہ حفصہؓ، پڑھنا لکھنا جانتی تھیں۔ عورتوں کی تعلیم کا خاص بندوبست کیا گیا۔ یہودیوں کے ساتھ رسول کریم ﷺ کا معاہدہ مدینہ دنیا کا پہلا تحریری دستور مملکت ہے جس میں حاکم و محکوم دونوں کے حقوق و واجبات کی تفصیل ہے۔
ہجرت کے پہلے سال آپ ﷺ نے مردم شماری کروائی۔ مرد' بچے' عورتیں 1500 تھے۔ پانچ ہجری میں بنی فزارہ اور غطفان سے ایک معاہدہ لکھا گیا۔ 6ھ میں صلح حدیبیہ لکھا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے قیصر و کسریٰ' مقوقس' نجاشی کو خطوط لکھے۔

حدیث خود رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمودات پر عمل کرنے اور اس کو بحفاظت تھامے رکھنے کے بارے میں کئی مواقع پر تاکید کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا" :فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي "۔(مشکوٰۃ شریف:30) تمہارے لیے میری سنت لازم ہے۔

"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهِ"۔(مشکوٰۃ شریف:29)

"میں تمہارے درمیان میں دو چیزوں کو چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہے۔"
"اَلَا وَاِنِّيْ اُوْتِيتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ"۔ (مشکوٰۃ شریف:29)

"ترجمہ: یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک چیز"
"خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ"۔ (فتح الباری:1/290)

"حج کے ارکان مجھ سے سیکھو۔"

رسول کریم ﷺ نے آغازِ وحی میں حدیثیں لکھنے سے منع فرمایا تاکہ قرآن اور احادیث نبوی گڈ مڈ نہ ہو جائیں۔ جب قرآن کا بیشتر حصہ نازل ہو گیا اور بہت سے صحابہ کرامؓ نے اسے حفظ کر لیا تو آپ ﷺ نے حدیث لکھنے کی اجازت دے دی لیکن یہ اجازت بھی مخصوص لوگوں کو تھی۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کا صحیفہ "صحیفہ صادقہ" بہت مشہور ہے جس میں ایک ہزار سے زیادہ احادیث تھیں۔ سیدنا عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں جو آپ ﷺ سے سنوں کیا اسے لکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے عرض کی آپ ﷺ راضی ہوں یا غصہ میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اس لیے کہ میں ہر حال میں حق بات کہتا ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہؓ کے شاگرد ہمام بن منبہؒ نے سیدنا ابو ہریرہؓ کا تحریر کردہ صحیفہ مرتب کیا۔ رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافعؓ نے احادیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لکھ لیا کرو۔

سیدنا انس بن مالکؓ دس برس کی عمر میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وفات تک ہمراہ رہے۔ رسول کریم ﷺ خود احادیث لکھواتے تھے۔ سیدنا انسؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم آپ کو احادیث سناتے اور گھر واپس جانے لگتے تو آپ ہمیں بلا کر دوبارہ احادیث دہراتے تاکہ ہم بھول نہ جائیں۔

رسول کریم ﷺ کے کاتب زید بن ثابتؓ نے رسول کریم ﷺ کے حکم سے یہودیوں کی زبان اور تحریر سیکھی۔

انتظامی ضرورتوں کے موقعوں پر اپنے گورنروں، قاضیوں، تحصیلداروں کو ہدایتیں لکھ بھیجیں۔ اکثر ان مسؤلین کے پوچھنے پر ان کو جواب لکھواتے۔

آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ یعنی زراعت ریوڑوں، معدنیات وغیرہ میں حکومت کو ادا طلب محصول کی شرحیں تحریر کروائیں۔

خطوط پر ثبت کرنے کے لیے رسول کریم ﷺ نے مہر بنوائی، فتح مکہ کے وقت ایک شخص کے کہنے پر خطبہ فتح مکہ تحریر کروا کر دیا۔ رسول کریم ﷺ کے وصال کے وقت مندرجہ ذیل 19 صحیفے لکھے جا چکے تھے:

1۔ صحیفہ فاطمہ الزہراء 2۔ نسخہ ابو بکر 3۔ سعر بن عبادہ مکتوبہ 4۔ احادیث التفسیر ابی بن کعب 5۔ مکتوب عمر بن الخطاب 6۔ صحیفہ عبد اللہ بن مسعود 7۔ ابی رافع 8۔ صحیفہ علی بن عبد المطلب 9۔ صحیفہ زید بن ثابت 10۔ صحیفہ مغیرہ بن شعبہ !11۔ صحیفہ عمرو بن حزم انصاری 12۔ صحیفہ عبد اللہ بن عمرو 13۔ صحیفہ سمرہ بن جندب 14۔ رافع بن خدیج 15۔ جابر بن عبد اللہ 16۔ شمعون بن یزید 17۔ انس بن مالک 18۔ صحیفہ ہمام بن منبہ

رسول کریم ﷺ کے وصال کے وقت مدینہ میں 38 مدرسے تھے جو قرآن و احادیث پڑھاتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کے وصال کے بعد کوفہ، مدینہ، مکہ، شام وغیرہ میں بہت بڑے مدارس تھے۔

عہد رسالت اور خلافت راشدہ میں اسلامی فتوحات کا دور دورہ ہوا۔ مسلمان مدینہ طیبہ سے نکل کر دور دراز علاقوں میں پھیل گئے۔ جہاں جہاں اسلام کی روشنی پھیلی مسلمانوں نے وہاں بود و باش اختیار کر لی جن میں پڑھے لکھے لوگ، تجارت پیشہ لوگ اور مختلف قسم کے لوگ تھے۔ جو رسول کریم ﷺ سے حاصل کردہ علم و ہنر بھی ہمراہ لیتے گئے۔ بکثرت تابعین کے ان کی ہم نشینی سے بھرپور فائدہ اٹھایا، ان سے علم حاصل کرنے کے بعد لوگوں کو مستفیض کرنے لگے۔ چنانچہ ان علاقوں میں مزید مدرسے قائم ہوتے گئے۔

مکہ مکرمہ میں یہ لوگ سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ جیسے مفسر کے شاگرد تھے۔ جن میں 1۔ مجاہدؒ 2۔ عطاءؒ بن ابی رباح 3۔ عکرمہؒ مولیٰ ابن عباسؓ 4۔ طاؤسؒ

5۔ جبیرؒ وغیر ہم مشہور ہیں۔
مدینہ میں مفسرین کی ایک کثیر تعداد درس دیا کرتی تھی، امام مالکؒ نے بھی ان سے درس لیا۔ شام میں ابو امامہؓ درس دیتے تھے۔
احادیث کی تبلیغ کا یہ سلسلہ جو رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صحابہ کرام کی وجہ سے جاری ہوا اور ان شاء اللہ تا قیامت چلتا رہے گا۔
مندرجہ ذیل چند صحابہ کرامؓ کی احادیث کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے:

1 سیدنا ابو ہریرہؓ 5374

2 سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ 2630

3 سیدنا انس بن مالکؓ 2286

4 سیدہ عائشہ صدیقہؓ 2210

5 سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ 1660

6 سیدنا جابر بن عبد اللہؓ 1540

7 سیدنا ابو سعید خدریؓ 1170

حضرات صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین نے احادیث کی تبلیغ کا کام کیا۔ مکہ میں ابو طفیلؓ سے ملاقات مدینہ میں السائبؓ سے اور شام میں ابو امامہؓ سے اور بصرہ میں انس بن مالکؓ سے ملاقات کرنے والے آخری تابعی تھے۔

اس کے بعد تبع تابعی وہ مومن تھے جو کسی تابعی سے ملے تھے۔ امام ابو حنیفہؒ تابعی امام مالک وامام شافعیؒ تبع تابعی تھے اور امام احمد بن حنبلؒ ان کے بعد آئے، ان کا سن وفات 241ھ ہے۔ انہوں نے تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کیا پھر ان ہی کی طرح محدثین وعلماء کرام نے اس کام کو انجام دیا اور قیامت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

قرآن مجید کا حکم ہے: "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔"

جو لوگ احادیث اور سنت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو نہیں مانتے اگر وہ غور کریں کہ نہ تو نماز، سنت اور احادیث کو مانے بغیر پڑھی جاسکتی ہے، نہ ہی حج کیا جاسکتا ہے، نہ ہی زکوٰۃ کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ الغرض کوئی بھی دینی معاملہ ہو جب تک حدیث کی طرف رجوع نہیں کریں گے بات نہیں بنے گی کیونکہ قرآن اور حدیث لازم وملزوم ہیں۔

احادیث اور سنت نبوی کے احکامات جن پر ہر مسلمان کا عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ سب ان اسلاف اسلام کی محنت کا ثمر ہیں جنہوں نے رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے فرمودات کو جمع کر کے تحریری شکل میں ہم تک پہنچایا۔ ہمارے لیے اسلامی تعلیمات کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان بنا دیا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے ان خدام دین کو دین کی حفاظت کا سبب اور ذریعہ بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ تمام اسلاف کی دینی کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین! (کتب سیر و کتب احادیث)

حدیث اصحابِؓ رسول کی نظر میں

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایک مرتبہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو گودنا کراتی یا کرتی ہیں اور ان پر جو چہرے کے بال اکھڑواتی ہیں اور حسن وزیبائی کے لیے دانتوں کے درمیان میں دراڑ پیدا کر کے اللہ کی تخلیق میں تغیر کرتے ہیں، اس حدیث کو بنو اسد کی ایک عورت نے سنا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا آپ کی یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے اور معلوم ہوا کہ آپ فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ نے کہا میں اس پر کیسے لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ میں موجود ہے، عورت نے کہا میں نے بھی قرآن پڑھا ہے؛ لیکن مجھے تو اس میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی، حضرت عبد اللہؓ نے کہا: اگر تو نے غور سے پڑھا ہوتا تو ضرور نظر آتی، کیا اللہ نے نہیں فرمایا: مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر: 7)۔ (مشکوٰۃ شریف: 381)

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں یوں نقل کی ہے: ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں: میں عمرؓ ابن خطاب کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں آپکے ساتھ حج کو گیا۔ عمرؓ ابن خطاب مسجد میں آئے اور حجر اسود کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور پھر حجر اسود سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو ہر صورت میں پتھر ہے اور تو نہ کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ضرر۔ اگر میں نے رسول ﷺ کو تجھے بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے ہر گز نہ چومتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ایسا نہ کہو، یہ پتھر نقصان بھی پہنچا سکتا ہے اور نفع بھی، مگر نفع اور نقصان اللہ کے حکم سے ہے۔ اگر تم نے قران پڑھا ہوتا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کو سمجھا ہوتا تو ہمارے سامنے ایسا نہ کہتے۔ عمرؓ ابن خطاب نے کہا اے ابوالحسنؓ، آپ ہی فرمایئے کہ قران میں اس کی کیا تعریف ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی صلب سے اولاد کو پیدا کیا تو انہیں جانوں پر گواہ کیا اور سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اس کے جواب میں سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور ہمارا پروردگار ہے۔ پس اللہ نے اس اقرار کو لکھ لیا اور اس کے بعد اس پتھر کو بلایا اور اس صحیفے کو اس کے پیٹ میں بطور امانت کے رکھ دیا۔ پس یہ وہی پتھر اس جگہ اللہ کا امین ہے تا کہ قیامت کے دن یہ گواہی دے کہ وعدہ وفا ہوا یا نہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ ابن خطاب نے کہا: اے ابوالحسنؓ، آپؓ کے سینے کو اللہ نے علم اور اسرار کا خزینہ بنا دیا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، عبد القادر جیلانی، صفحہ 534، مطبوعہ مکتبِ ابراہیمیہ، لاہور، پاکستان)

متقی الہندی نے یہی روایت تقریباً انہی الفاظ کے ساتھ اپنی حدیث کی کتاب "کنز الاعمال" میں یوں نقل کی ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں: ہم نے حضرت عمرؓ ابن خطاب کے ساتھ حج کیا۔ چنانچہ جب وہ طواف کرنے لگے تو حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا: "میں جانتا ہوں کہ تم صرف ایک پتھر ہو جو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اور اگر میں نے رسول ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہیں دیکھا ہوتا، تو میں کبھی تجھے نہ چومتا۔" حضرت علی (ابن طالب)ؓ نے کہا: "یہ (پتھر) نفع بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی۔" عمرؓ (ابن خطاب) نے پوچھا: "وہ کیسے"، اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا: "کتاب اللہ کی رو سے۔" حضرت عمرؓ نے کہا: "پھر آپ مجھے بھی یہ بات قران میں دکھایئے۔" حضرت علیؓ نے کہا کہ اللہ قران میں فرماتا ہے کہ جب اُس نے حضرت آدمؑ کی صلب سے اولاد کو پیدا کیا تو انہیں اپنی جانوں پر گواہ کیا اور سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اس کے جواب میں سب نے اقرار کیا کہ، تو، ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور ہمارا پروردگار ہے۔ پس اللہ نے اس اقرار کو لکھ لیا۔ اور اس پتھر کے دو لب اور دو آنکھیں تھیں، چنانچہ اللہ کے حکم سے اس نے اپنا منہ کھولا اور یہ صحیفہ اس میں رکھ دیا اور اس سے کہا کہ میرے عبادت گذاروں کو جو حج پورا کرنے آئیں، اُن کو اس بات کی گواہی دینا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: "اس کالے پتھر کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس کو زبان عطا کی جائے گی جو اُن لوگوں کی شہادت دے

گی جو توحید پر قائم تھے اور اپنے فرائض انجام بجالاتے تھے۔" چنانچہ یہ پتھر نفع بھی پہنچاسکتا ہے اور نقصان بھی۔" یہ سن کر عمرؓ نے کہا۔" اعوذ باللہ کہ مجھے لوگوں میں ایسے رہنا پڑے کہ جن میں اے ابوالحسن (علیؓ) آپ نہ موجود ہوں۔"

متقی الہندی، کنزالاعمال، فی فضائل مکہ (الحدث سوفٹ ویئر میں اس حدیث کانمبر 12521 ہے ابوالحسن القطان نے الطوالات میں۔ حاکم نے اپنی کتاب "المستدرک"، جلد 1، صفحہ 457 پر۔

حدیث اور سنت میں فرق

نکاح کرنا سنّت ہے، حدیث نہیں؛ قربانی کرنا سنّت ہے، حدیث نہیں؛ مسواک کرنا سنّت ہے، حدیث کوئی نہیں کہتا۔

دلیل حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَيَأْتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ وَلِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي، وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللَّهِ وَلِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ میری طرف سے کچھ اختلافی احادیث آئینگی، ان میں سے جو "کتاب اللہ" اور "میری سنّت" کے موافق ہونگی، وہ میری طرف سے ہونگی۔ اور جو "کتاب اللہ" اور "میری سنّت" کے خلاف ہونگی وہ میری طرف سے نہیں ہونگی۔

تخریج

(1)](سنن الدارقطني: كِتَابٌ فِي الأَقْضِيَةِ وَالأَحْكَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، كتاب عمر رضي الله عنه إلى أبي موسى الأشعري،

رقم الحديث:3926(4427))؛

1. الكفاية في علم الرواية للخطيب: التَّوَثُّقُ فِي اسْتِفْتَاءِ الْجَمَاعَةِ، رقم الحديث:311(5004)؛

2. ذم الكلام وأهله لعبد الله الأنصاري: الْبَابُ التَّاسِعُ، بَابٌ: ذِكْرُ إِعْلَامِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ۔۔۔ رقم الحديث:589(606)؛

3. الأباطيل والمناكير والمشاهير للجورقاني: كِتَابُ الْفِتَنِ، بَابُ: الرُّجُوعِ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ رقم الحديث:277(290

(5الكامل في ضعفاء الرجال » من ابتدأ أساميهم صاد » من اسمه صالح؛ رقم الحديث:4284

(6التَّوَثُّقُ فِي اسْتِفْتَاءِ الْجَمَاعَةِ» التَّوَثُّقُ فِي اسْتِفْتَاءِ الْجَمَاعَةِ؛ رقم الحديث:311)

دلیل فقہ

(1) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا[صحیح بخاری، کتاب الوضو، حدیث#221]اور کھڑے ہو کر پانی پینا[صحيح البخاري » كِتَاب الْأَشْرِبَةِ » باب الشُّرْبِ قَائِمًا، رقم الحديث: 5213(5615)]حدیث سے ثابت ہے، مگر یہ سنّت(عادت) نہ تھی، بلکہ سنّت(عادت)بیٹھ کر پیشاب کرنا[صحيح البخاري » كِتَاب الْوُضُوءِ، بَاب التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ، رقم الحديث: 147(149)]اور بیٹھ کر پانی پینا تھی، کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔[صحيح مسلم » كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، بَاب كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا، رقم الحديث: 3778(2025)

(2)وضو میں ہے عضو کو(حدیث میں)ایک(1)بار دھونا بھی ثابت ہے[صحيح البخاري » كِتَاب الْوُضُوءِ » بَاب الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، رقم الحديث: 155(157)]، دو(2)بار دھونا بھی ثابت ہے[صحيح البخاري » كِتَاب الْوُضُوءِ » بَاب الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، رقم الحديث: 156(158)]اور تین(3)بار دھونا بھی ثابت ہے[صحيح البخاري » كِتَاب الْوُضُوءِ » بَاب الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، رقم الحديث: 157(159)]مگر عادت 3، 3بار دھونا "عملی-متواتر" سنّت ہے۔

(3)نعلین پاک(جوتے)پہن-کر نماز "پڑھتے-رہنا"(متواتر-حدیث سے)ثابت ہے[صحيح البخاري » كِتَاب الصَّلَاةِ » بَاب الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ، رقم الحديث: 376(386)]

ایک بھی حدیث نعلین اتار کر پڑھنے کی بخاری اور مسلم میں نہیں، مگر "عملی-تواتر" اور "تعامل/اجماع_امت" سے نعلین پہن کر نماز پڑھنا عادت(سنّت) نہیں۔ عمرو بن شعیب بسند والد روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوتوں سمیت اور(بغیر جوتوں کے) ننگے پاؤں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(1)مصنف ابن أبي شيبة » كتاب الصلاة ، أَبْوَابٌ شَتَّى مِنَ الصَّلاةِ، مَنْ رَخَّصَ فِي الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ، رقم الحديث: 7684(7935)، (2)سنن ابن ماجه » كِتَاب إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا » بَاب الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ، رقم الحديث: 28•1(38•1)، (3)سنن أبي داود » كِتَاب الصَّلَاةِ » بَاب الصَّلَاةِ فِي النَّعْلِ، رقم الحديث: 556(653)

(4)نماز میں گردن پر بچی(نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی زینبؓ کی بیٹی "امامہؓ بنت ابی العاص" =نواسي_رسول)کو اٹھانا حدیث[صحيح البخاري » كِتَاب الصَّلَاةِ » أَبْوَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي » بَاب إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ۔۔۔، رقم الحديث: 489(516)]میں فعل-ماضی-استمراری کے الفاظ "كان يصلي"(یعنی ایسے نماز پڑتے تھے)سے ثابت ہے، مگر یہ عادت(سنّت)نہ تھی، سو صحابہ(رضی اللہ عنہم)اور جماعت_مومنین کی بھی عادت(سنّت)نہ بنی۔

(5) وضو کے بعد یا حالت_ روزہ میں بیوی سے بوس وکنار کرنا ثابت ہے مگر عادت (سنّت) نہ تھی، لیکن وضو میں کلی کرنا یا روزہ کے لیے سحری کھانا آپ کی سنّت (عادت_ مبارکہ) تھی جس کو سنّت کہا جائے گا۔

علمِ اسناد کا تعارف اور اُس کی حقیقت!

دینِ اسلام کا امتیاز ہے کہ اس کے تمام شرعی علوم اپنے کہنے والے کے ساتھ سند کے ذریعے قائم اور مربوط ہیں، اسی امتیازی خصوصیت کی بنیاد پر علومِ اسلامیہ کی استنادی حیثیت نہایت مضبوط ہے، اس کے بر عکس دوسرے ادیان اور مذاہب کے بنیادی عقائد سے لے کر عام علوم تک کی حیثیت نہ صرف مشکوک بلکہ ناقابلِ اعتماد ہے۔

اسناد کی تعریف

لغت میں اسناد سے مراد ہے: اونچی زمین، پہاڑ یا بلندی پر چڑھنا، نیچے سے اوپر جانا۔(۱) عام اصطلاح میں " رفع القول إلیٰ قائلہ" یعنی قول کی نسبت اپنے کہنے والے کی طرف کرنے کا نام اسناد ہے۔

حدیث کی اصطلاح میں حافظ ابن جماعۃؒ (۷۳۳ھ) اور علامہ طیبیؒ (۷۴۳ھ) نے اس کی تعریف " ھو رفع الحدیث إلیٰ قائلہ۔)"۲ (اور حافظ ابن حجرؒ (۸۵۲ھ) اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ (۹۰۲ھ) نے " حکایۃ طریق المتن) "۳ (سے کی ہے، جن کا حاصل معنیٰ تقریباً ایک نکلتا ہے، یعنی متن تک پہنچنا، کسی حدیث کی سند بیان کرنا، جبکہ سند سے مراد ہے راویوں کا وہ سلسلہ جو حدیث کے ابتدائی راوی سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تک پہنچتا ہے۔ اس کی مثال امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) کی اپنی صحیح میں بیان فرمودہ حدیث ہے:

"حدثنا مسدد، قال: حدثنا یحیی، عن شعبة، عن قتادة، عن أنس رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیهِ ما یحبُّ لِنَفْسِهِ ۔"۴

مذکورہ مثال میں متن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول: "لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ " حدیث ہے۔ طریق متن میں مذکور راوی یعنی مسدد، یحیٰی، شعبۃ، قتادہ، اور انس ہیں۔ اسناد امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول: "حدثنا مسدد، قال: حدثنا یحیٰی، عن شعبة، عن قتادة، عن أنس رضی اللہ عنہ، عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم ۔" ہے۔)۵

حدیثی اصطلاح میں سند کو طریق (۶) اور وجہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔)۷

اسناد کی اہمیت

اسناد دراصل کسی بھی علم کے قابلِ اعتماد ہونے یا نہ ہونے کا اہم ذریعہ ہے، خصوصاً علم حدیث میں کہ اس کے پورے ذخیرے کا دار مدار سند میں مذکور راویوں پر ہوتا ہے۔ راوی قابل اطمینان ہیں تو حدیث قابلِ قبول ہے، ورنہ نہیں، اس لیے مشہور حافظ علامہ ابو سعد السمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲ھ) "أدب الإملاء والاستملاء" میں لکھتے ہیں :

"وألفاظ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بد لها من النقل، ولا تعرف صحتها إلا بالإسناد الصحيح، والصحة في الإسناد لا تعرف إلا برواية الثقة عن الثقة والعدل عن العدل۔) "۸

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات روایت کرنا ضروری ہے، اور ان کی صحت کی معرفت صحیح سند سے ہو سکتی ہے، اور سند کا صحیح ہونا اس طرح معلوم ہوگا کہ اس کے تمام راوی ثقہ اور عادل ہوں۔"

اسناد کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ جن افراد کے ناموں کا مجموعہ ہے، ان کے واسطے سے ہمیں احادیث، تفسیر، اور شریعت کے دیگر مآخذ پہنچے ہیں۔ تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت کے تفسیری اقوال کی صحت وعدمِ صحت کا مدار سند پر ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ دین سند پر موقوف ہے، اسی لیے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: "اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ۔" (۹) یعنی سند بیان کرنے کا عمل دین کا حصہ ہے، اس لیے حاکم "معرفة علوم الحديث" میں عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (۱۸۱ھ) کا مذکورہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

"قال أبو عبد الله: فلولا الإسناد وطلب هذه الطائفة له وكثرة مواظبتهم على حفظه لدرس منار الإسلام، ولتمكن أهل الإلحاد والبدع فيه بوضع الأحاديث، وقلب الأسانيد، فإن الأخبار إذا تعرت عن وجود الأسانيد فيها كانت بترا۔) "۱۰

"اگر سند نہ ہوتی، اور سند کے سلسلے میں محدثین کا مذکورہ سخت طرزِ عمل نہ ہوتا تو اسلام کی علامت مٹ چکی ہوتی، جس کے نتیجے میں ملحدین اور اہل بدعت جھوٹی حدیثیں گھڑ کر اور اُلٹی سندیں پیش کر کے دین میں گھس جاتے، کیونکہ احادیث کو اسناد سے بے نیاز کر دیا جائے تو ان کی بنیاد ختم ہو کر ناقص رہ جائیں گی۔"

اسناد کی مذکورہ بالا اہمیت کے پیش نظر علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا جاننا فرضِ کفایہ قرار دیا ہے۔) ۱۱

اس لیے کہ سند کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تصدیق وتحقیق مشکل تھی، اور فقہ اسلامی کا اصول ہے: "ما لا يتم الواجب إلا به فهو واجب" کہ کوئی چیز فی نفسہٖ واجب نہ ہو، لیکن کسی اور واجب پر اس کے بغیر عمل درآمد ممکن نہ ہو تو وہ چیز بھی واجب ہو جائے گی، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل درآمد فرض ہے، اس لیے ان ارشادات کو جاننا بھی فرض ہے، اور ان ارشادات کو جانا نہیں جا سکتا، جب تک سند کا معاملہ صاف نہ ہو۔) ۱۲

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) تو سند کے بغیر روایت کرنے کا نتیجہ سلبِ نعمت کا ذریعہ بتلاتے ہیں، علامہ عبد الحی کتانیؒ (۱۳۸۳ھ) اپنی کتاب "فہرس الفہارس والإثبات" میں ان کی سراج المریدین سے نقل کرتے ہیں :

"والله أكرم هذه الأمة بالإسناد، لم يعطه أحد غيرها، فاحذروا أن تسلكوا مسلك اليهود والنصارى فتحدثوا بغير إسناد، فتكونوا سالبين نعمة الله عن أنفسكم۔) "۱۳

"اللہ تعالیٰ نے اسناد کی خصوصیت سے صرف اس امت کو نوازا ہے، لہٰذا دین کی باتیں نقل کرنے میں یہود اور نصاریٰ کی روش پر نہ چلو کہ بغیر سند کے دینی باتیں سنانے لگو، ورنہ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی یہ نعمت خود اپنے ہاتھوں گنوا بیٹھو گے۔"

اسناد کی روایت، آغاز اور ارتقاء

سند کی ابتداء صغار صحابہؓ کے زمانے میں اس وقت ہوئی، جب اسلامی ریاست داخلی فتنوں کی آماجگاہ بن گئی، مسلمانوں میں مختلف عقائد اور آراء رکھنے والی جماعتیں وجود میں آ گئیں، جس کا اثر براہِ راست حدیثی روایات پر پڑا، تو ائمہ حدیث نے سند کا مطالبہ شروع کیا۔ مشہور تابعی امام محمد بن سیرین (۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

" لم يكونوا يسألون عن الإسناد. فلما وقعت الفتنة قالوا: سموا لنا رجالكم، فينظر إلى أهل السنة فيؤخذ حديثهم وينظر إلى أهل البدع فلا يؤخذ حديثهم۔) "۱۴

"فتنوں کے نمودار ہونے سے پہلے سند کا مطالبہ نہیں کیا جاتا تھا۔ جب فتنہ واقع ہو گیا تو ائمہ حدیث راویوں سے کہنے لگے: اپنے اساتذہ کا نام بتاؤ، چھان بین کے بعد اہلِ سنت رواۃ کی روایت قبول کرتے اور بدعتیوں کی رد کرتے تھے۔"

سند کے ابتدائی مطالبے کے سلسلے میں ایک واقعہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں بھی ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں :

"بشیر بن کعب عدوی حضرت ابن عباسؓ کی خدمت حاضر ہو کر احادیث سنانے لگا۔ آپ نے نہ اس کی حدیث سنی اور نہ اس کی جانب کوئی التفات کیا، بشیر بن کعب آپ کا یہ طرزِ عمل دیکھ کر کہنے لگا: کیا بات ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ میری حدیث نہیں سن رہے، حالانکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی روایت بیان کر رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ فرمانے لگے: ایک دور تھا کہ جب ہم کسی کی زبان سے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" سنتے، تو ہماری نگاہیں اس کی جانب دوڑ پڑتی تھیں، اور ہم ہمہ تن گوش ہو جاتے تھے۔ اب جبکہ حالت بدل گئی، لوگوں میں اچھے برے کی تمیز نہیں رہی، تو ہم صرف انہیں باتوں کو قبول کریں گے، جو ہم پہلے جانتے تھے۔) "۱۵

اسی سلسلے میں ایک روایت امام احمدؒ (۲۴۱ھ) اپنی سند سے امام نخعیؒ (۹۶ھ) سے روایت کرتے ہیں:

"إنما سئل عن الإسناد أيام المختار، وسبب هذا: أنه كثر الكذب على علي رضي الله عنه في تلك الأيام۔) "۱۶

فرماتے ہیں: اسناد کا مطالبہ سب سے پہلے مختار کے زمانے میں ہوا۔ سبب اس کا یہ ہوا کہ اس نے حضرت علیؓ پر جھوٹ بولنے میں حد کر دی، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دورِ صحابہؓ میں سند اپنے مفہوم "رفع القول إلى قائله" کی شکل میں بھی نہیں تھی، بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور سیرت کی نسبت آپ کی جانب کرتے تھے اور بعض تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے بجائے ایسا وصف ذکر کرتے تھے جو روایت کے متعلق عموماً ذہن میں آنے والے شبہات کو دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسناد کا مذکورہ طرزِ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات اپنی باتوں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف یا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے، احادیثِ قدسیہ اس کی واضح مثال ہیں۔

اسی طرح اس کا یہ مقصد بھی نہیں کہ اسی وقت ہی تمام احادیث سند کے ساتھ بیان ہونی لگیں، اس لیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب کوئی

روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست نہیں سنی ہوتی، بلکہ کسی صحابیؓ سے سنی ہوتی تو اس کو بیان کرتے وقت سند ذکر نہیں کرتے تھے، چنانچہ صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

"عن البراء رضي الله عنه قال: ما كل ما نحدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعناه منه، منه ما سمعناه، ومنه ما حدثنا أصحابنا، ونحن لا نكذب۔)"۱۷

"ہم جتنی احادیث بیان کرتے ہیں وہ ساری ہم نے آپ سے نہیں سنی ہوتی، بلکہ کچھ تو وہ ہیں جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور دیگر وہ ہیں جو ہمیں ہمارے ساتھیوں نے سنائی ہیں اور ہم ان کی تکذیب نہیں کرتے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث بیان کرنے میں ہمیشہ سند ذکر کرنے کی پابندی نہیں کرتے تھے۔ ویسے بھی سند کا مطالبہ صحابہؓ سے نہیں ہوتا تھا، بلکہ صحابہؓ دوسروں سے سند کا مطالبہ کرتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو حدیث رسول کے متعلق اپنی دیانت اور سچائی کا اس قدر اعتماد تھا کہ جب ان سے سند کا مطالبہ کیا جاتا تو وہ ناراضگی کا اظہار فرماتے، چنانچہ ابن الصلاح مقدمہ میں ذکر کرتے ہیں :

"وكان أنس رضي الله عنه يغضب إذا سئل عن حديث أسمعه من النبي صلى الله عليه وسلم ، ويقول: ما كان بعضنا يكذب على بعض۔) "۱۸

اسی طرح کی ایک روایت ابن عدیؒ (۳۶۵ھ) نے کامل میں لائی ہے، فرماتے ہیں :

''وذكر أنس حديثا، فقال له رجل: أنت سمعت عن رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم ؟ قال: نعم، أو حدثني من لا يكذب، واللّٰه ما كنا نكذب ولا ندري ما الكذب)''۱۹

" ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث ذکر فرمائی، کسی نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! مجھے اس شخص نے یہ حدیث بیان کی ہے جو جھوٹ نہیں بولتا، پھر قسم کھا کر فرمایا: خدا کی قسم ہم جھوٹ نہیں بولتے تھے اور نہ جھوٹ کا ہمیں کچھ پتہ تھا۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد جب تابعینؒ کا زمانہ آیا تو سند کا مطالبہ بڑھتا گیا، یہاں تک کہ سید التابعین حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مراسیل کی سند کا مطالبہ کیا جانے لگا، ابن عدیؒ نے ضعفاء میں ذکر کیا ہے :

''قال رجل للحسن: أنك تحدثنا فتقول: قال رسول اللّٰه صلي الله عليه وسلم، ولو كنت تسند إلي من حدثك؟ فقال له: إنا واللّٰه ما كذبنا ولا كذبنا، ولقد غزوت غزوة إلي خراسان ومعنا ثلٰث مائة من أصحاب محمد۔) "۲۰

"کسی نے حضرت حسن بصریؒ سے کہا: کہ آپ بلاواسطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں، اگر آپ اپنے استاذ کا حوالہ دیا کریں؟ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: خدا کی قسم! نہ ہم نے جھوٹ بولا ہے، اور نہ ہمیں جھوٹی بات کہی گئی ہے۔ میں خراسان کے ایک غزوہ میں تین سو صحابہؓ کے ساتھ رہا ہوں (یعنی میں تمہیں کس کس کا نام بتاؤں کہ فلاں روایت میں نے کن کن سے سنی ہے)۔"

یحییٰ بن سعید قطانؒ (۱۹۸ھ) کی رائے میں زمانہ تابعین میں سب سے پہلے اسناد کا مطالبہ مشہور تابعی عامر بن شراحیل شعبیؒ (۱۰۳ھ) نے کیا، محدث رامہرمزیؒ (۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:

''قرأ الربيع بن خيثم عليه حديثا، قال الشعبي رضي الله عنه: فقلت: من حدثك؟ قال عمرو بن ميمون، وقلت لهٗ: من

حدثك؟ فقال: أبو أيوب صاحب رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم ۔ قال يحيٰى بن سعيد: وهٰذا أول ما فتش عن الإسناد۔)''۲۱

''ربیع بن خیثمؒ(۶۵ھ) نے ان کے سامنے حدیث بیان کی، شعبیؒ کہتے ہیں: میں نے کہا: کس نے آپ سے بیان کیا ہے؟ کہا: عمرو بن میمون نے، اور میں نے ان سے (روایت لیتے وقت) پوچھا تھا کہ آپ سے کس نے بیان کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو ایوب انصاریؓ نے۔ اس کے بعد رامہر مزیؒ لکھتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے کہا: یہ سند کے مطالبے کی ابتدا تھی۔''

بہر حال سند کے ساتھ حدیث بیان کرنے کی روایت دورِ صحابہؓ و تابعینؒ میں بھی تھی، مگر نسبتاً کم تھی، ان کا زمانہ گزرنے کے بعد جب وضع حدیث کا فتنہ عام ہو گیا اور زمانے کے ساتھ ساتھ اس کا دائرہ وسیع ہو تا گیا تو سند کے ساتھ روایت ذکر کرنا ایک امر ناگزیر قرار پایا، یہاں تک کہ مشہور محدث امام زہری رحمہ اللہ (۱۱۲ھ) نے- جن کا تعلق صغارِ تابعینؒ کے طبقے سے ہے- بلا سند روایت بیان کرنے کو جرأت علی اللہ قرار دیا، حاکم نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں:

"حدث عتبة بن أبي حكيم أنه كان عند إسحاق بن أبي فروة وعنده الزهري۔ قال: فجعل ابن أبي فروة يقول: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم ، فقال له الزهريّ: قاتلك اللّٰه يا ابن أبي فروة! ما جرأك على اللّٰه لا تسند حديثك؟ تحدثنا بأحاديث ليس لها خطم ولا أزمة۔)''۲۲

''زہریؒ اور ابن ابی فروۃ (۷۰ھ) دونوں کسی مجلس میں تھے، ابن ابی فروۃ (حدیث بیان کرتے ہوئے) کہنے لگا: ''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''۔ زہریؒ نے مخاطب کرتے ہوئے کہا: تیرا ناس ہو ابن ابی فروۃ! تعجب ہے تمہاری جرأت پر، حدیث کی سند نہیں ذکر کرتے؟ بے لگام احادیث بیان کر رہے ہو۔''

حاصل یہ کہ اسناد کی ابتدا دورِ صحابہؓ میں ہوئی، پھر کبارِ تابعین کے زمانے میں بھی یہ سلسلہ رہا، یہاں تک کہ صغار تابعینؒ کے زمانے میں لازمی قرار پائی، چنانچہ سند کے ساتھ روایت اس عہد کا نمایاں طرزِ عمل رہا، جس کی اہمیت کا اندازہ زہریؒ کے مذکورہ بالا قول: "تحدثنا بأحاديث ليس لها خطم ولا أزمة" اور عبد اللہ بن المبارکؒ کے قول: ''الإسناد من الدين، لولا الإسناد لقال من شاء ما شاء'' (۲۳) سے معلوم ہوتا ہے۔

انہی حضرات کے معاصر، معروف محدث، امام محمد بن سیرینؒ کا قول بھی اس سلسلے میں مشہور ہے، فرماتے ہیں" :إن هٰذا العلمَ دين، فانظروا عمن تأخذون دينكم۔" (۲۴) ''یہ علم دین ہے، پس تم دیکھو کہ کس سے یہ دین حاصل کر رہے ہو۔''

اس دور کے ائمہ حدیث: امام زہریؒ، ابن سیرینؒ اور ان کے معاصرین نہ صرف روایت کرنے میں سند کا التزام کرتے تھے، بلکہ بعض اوقات ادائیگی میں ایسا انداز اختیار فرماتے تھے، جس سے سامعین کے ذہنوں میں سند کی اہمیت بیٹھ جاتی تھی، چنانچہ اس عہد کے مشہور امام حدیث، امام اعمشؒ (۱۴۸ھ) کا طرزِ عمل ابن حبانؒ (۳۵۴ھ) نے ذکر کیا ہے: کہ وہ روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے: "بقي رأس المال، حدثنا فلان عن فلان عن فلان۔" (۲۵) گویا وہ اپنے طرزِ ادا سے اس بات کا تصور کراتے کہ روایت میں سند اتنی ضروری ہے کہ اس کے بغیر حدیث تام اور قابلِ قبول نہیں ہوتی، جس طرح بیع (خرید و فروخت) بغیر راس المال کے پوری نہیں ہوتی۔

ائمہ حدیث کے ہاں سند کا مذکورہ التزام اسی طرح پانچویں صدی کے اول نصف تک رہا، جس کے مشہور محدثین میں امام بیہقیؒ (۴۵۸ھ)، ابو نعیمؒ (۴۳۰ھ) اور ابن مندہؒ (۴۷۰ھ) کے نام نمایاں ہیں۔ شام کے مشہور محدث علامہ عبد الفتاح ابو غدۃؒ، علامہ لکھنویؒ (۱۳۰۴ھ) کی '' الأجوبة

الفاضلۃ ''پر اپنی تعلیقات میں سند کے ساتھ روایت کرنے والے آخری محدث امام بیہقی ؒ کو قرار دیتے ہیں، لکھتے ہیں کہ یہ طرزِ عمل صرف بیہقی کے ہاں ملتاہے، ان کے بعد نسبتاً کم اس کی جھلک ضیاء مقدسی کے ہاں مختارۃ اور ابن عساکرؒ کے ہاں تاریخِ دمشق میں نظر آتی ہے۔)۲٦

سند زمانے کے ساتھ ساتھ لمبی ہوتی گئی، جو زمانہ دورِ رسالت کے قریب ہے، اس کی سندیں مختصر ہیں، اور جو زمانہ بعید ہے، وہاں سلسلۂ سند نسبتاً لمبا ہے، چنانچہ حدیثی کتابوں میں سب سے مختصر سند ''کتاب الآثار''، ''مسند امام اعظم'' اور ''مؤطا امام مالک'' کی ہیں، جبکہ سب سے لمبی سند بیہقیؒ (۴۵۸ھ) کی ہے، جس میں سات سے نو تک نام ہوتے ہیں۔

جب سند کا سلسلہ آگے بڑھا، اس میں مذکور راویوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا، جس کی وجہ سے کسی راوی کا اپنے استاذ سے سماع کا یقینی طور پر معلوم ہونا مشکل ہو گیا، تو راویانِ حدیث کے طبقات مقرر کیے گئے، اور انہیں مختلف طبقات اور درجات میں تقسیم کر کے سند کے حوالے سے کوئی رائے قائم کرنے کے لیے بنیاد فراہم کر دی گئی، اس سلسلے میں کبار صحابہؓ سے صغار تبع تابعین کے زمانے تک کے راویوں کو بارہ طبقات پر تقسیم کر دیا گیا۔(۲۷)
طبقات متعین کرنے کی افادیت یہ ہے کہ جب کسی راوی کے طبقہ کا تعین ہو گا تو اس کے زمانے کا تعین آسان ہو جائے گا۔ زمانہ معلوم ہونے سے اس بات کے طے کرنے میں آسانی ہو جائے گی کہ اس راوی نے جس طبقے کے راوی سے روایت کی، وہ روایت ممکن بھی ہے کہ نہیں؟

اس کے بعد سند کے علم کو مزید ترقی دینے کے لیے علم رجال کا فن وجود میں آیا، محدثین نے ہزاروں راویانِ حدیث کے حالاتِ زندگی، حصولِ علم اور طلبِ علم کی ہمہ معلومات مرتب کر دیں، ثقہ اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے ان کا فرق بتادیا، ان کے درجات بنا کر سند کی چھان بین آسان کر دی، سند کی بنیاد پر حدیث کو پرکھنے اور قبول کرنے کے لیے اصول اور ضوابط مقرر کیے، **جو اُصولِ حدیث کے نام سے معروف ہیں۔**

علمِ رجال کی تدوین کی وجہ یہ تھی کہ علمِ اسناد اور علمِ رجال کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ علمِ اسناد اس وقت سمجھ میں آسکتا ہے جب کہ رجال کی تفصیلات سامنے ہوں، اس لیے کہ حدیث کے خارجی نقد کی بنیاد علمِ روایت پر ہے، علمِ روایت کی اساس سند پر ہے اور سند کی اساس رجال پر ہے، رجال کی بنیاد پر حدیث کی سند کا تعین ہو گا اور سند کی بنیاد پر حدیث کے خارجی نقد پر بات ہو گی، جس کے نتیجے میں حدیث کا درجہ معلوم ہو گا۔(۲۸)
علمِ رجال میں پھر علمِ جرح و تعدیل جو علمِ رجال کا ایک اہم شعبہ ہے، اس کا علمِ اسناد کے ساتھ نہایت مضبوط تعلق ہے، اس لیے کہ سند کے رجال سے متعلق عموماً دو پہلو زیرِ بحث آتے ہیں:

۱:۔۔۔۔ ایک پہلو خود رجال کے بارے میں معلومات، ان کی شخصیت، کردار اور ان کی ذات سے متعلق امور، جیسے: ان کے نام، کنیت، نسبت اور پیدائش و وفات کی تفصیلات، اور ان کے اساتذہ، تلامذہ اور طبقہ و درجہ کا تعین ہے، یہ علمِ رجال کا عام پہلو ہے۔

۲:۔۔۔۔ دوسرا پہلو سند کے کسی راویِ حدیث کے قابلِ قبول یا نا قابلِ قبول ہونے کا فیصلہ، اس کے اصول و قواعد، اور ان اصول و قواعد کی روشنی میں بالآخر کسی راوی کے قابلِ قبول ہونے یا نہ ہونے کا حتمی فیصلہ جس فن کی روشنی میں کیا جاتا ہے، اس کو علمِ جرح و تعدیل کہا جاتا ہے۔

اسناد کی روایت اور مسلمانوں کی خصوصیت

احادیثِ رسول (ﷺ) کے متعلق محدثین کی احتیاط اور اہتمام کا مذکورہ بالا طرزِ عمل جو اسناد کے مطالبے کی شکل اختیار کر گیا، اس نے مسلمانوں میں احتیاط کا وہ ذوق پیدا کیا جو وقت کے ساتھ ساتھ ان کے علمی مزاج کا حصہ بن گیا، اور یہ اُن کی فطرتِ ثانیہ بن گئی کہ جو علمی بات کسی کے سامنے کہی

جائے پوری سند کے ساتھ کہی جائے۔

مسلمانوں کے ہاں نہ صرف علم حدیث، بلکہ تمام علوم وفنون میں سند کی روایت رواج پذیر ہو گئی، چنانچہ تمام تفسیری روایات، سیرت و مغازی کا ہر ہر واقعہ، قراءت کا ایک ایک طریق، اور فقہ کا ایک ایک جزئیہ سند کے ساتھ محفوظ ہے۔ اور یہ طرزِ عمل علوم دینیہ کے ساتھ ہی خاص نہ رہا، بلکہ ادب، شعر، بلاغت، صرف، نحو اور لغت سب کی سندیں محفوظ ہیں۔ سند کی مذکورہ روایت صرف مسلمانوں کی خصوصیت ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو نوازا ہے، کسی اور قوم کے ہاں اس کا تصور بھی نہیں۔

خطیب بغدادیؒ (۴۶۳ھ) امام محمد بن حاتمؒ کے حوالے سے ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں :

"اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو اسناد کے اعزاز سے نوازا ہے، پہلے کی قدیم یا جدید، کسی امت کے ہاں یہ خصوصیت نہیں، ان کے ہاں وہ صحیفے ہیں جن میں انہوں نے اپنی باتیں ملائی ہیں، اور اپنی باتوں کو تورات وانجیل کے کلام سے جدا کرنے کا ان کے پاس کوئی پیمانہ نہیں۔" (۲۹)

علامہ ابن حزمؒ (۴۵۶ھ) نے بھی "الفصل في الملل والأهواء والنحل" میں اس پر تفصیل سے کلام کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

"کسی قابلِ اعتماد راوی کا اپنے ہی جیسے راوی سے بات نقل کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا، جس میں مذکورہ راوی اپنے استاذ کا نام اور نسب بھی بتائے، دونوں کی ذات، صفات، زمانہ اور مکان بھی متعین ہوں، راویوں کی راست بازی اور سچائی بھی نمایاں ہو، یہ تنہا مسلمانوں کی خصوصیت ہے۔" (۳۰)

علامہ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) "منہاج السنۃ" میں رقم طراز ہیں :

"علم اسناد اور علم روایت - جس کی حیثیت علمِ درایت کے لیے زینے کی ہے - اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کی خصوصیت بنائی ہے، اس کے برعکس اہلِ کتاب اور اس اُمت کے راہ سے بھٹکے ہوئے بدعتی فرقوں کے ہاں نقل کرنے کے لیے اسناد کا کوئی پیمانہ نہیں۔" (۳۱)

اسناد صرف اہلِ اسلام اور اہلِ سنت پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے، جس سے وہ صحیح، غلط اور سیدھے ٹیڑھے کا فرق کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل اور صراحت کے ساتھ اس کی وضاحت مولانا رحمت اللہ کیرانوی (۱۳۰۸ھ) کی اظہار الحق میں ہے، انہوں نے اس سلسلے میں ایک پوری فصل قائم فرمائی (۳۲) کہ اہلِ کتاب کے ساتھ عہدِ جدید اور عہدِ قدیم کی کتابوں کی کوئی سند نہیں۔ موصوف توریت سے لے کر اناجیلِ مشہورہ تک کی ساری کتابوں پر انتہائی تفصیل کے ساتھ (۵۹) صفحات پر مشتمل کلام کرنے کے بعد اس پوری بحث کے آخر میں لکھتے ہیں :

"مذکورہ تفصیل سے اس بات کی وضاحت ہو گئی کہ اہلِ کتاب کے پاس نہ عہدِ قدیم کی کتابوں کی کوئی سند ہے اور نہ عہدِ جدید کی۔" (۳۳)

سند کے فوائد

۱:۔۔۔۔ سند کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ راوی کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ پیوستہ رہتا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آدمی کی نسبت قائم ہو جاتی ہے۔

۲:۔۔۔۔ مطابع کی ایجاد سے پہلے سند کا دوسرا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ راوی کو گزشتہ تمام شیوخ کی یافت و دریافت اور تحقیقات کی نشر واشاعت کا حق حاصل ہو جاتا تھا۔

۳:۔۔۔۔سند کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ سند جعل سازی سے حفاظت کی ضامن ہے۔سند سے جعل سازی کی قلعی کھل جاتی ہے،اور سند اس بات کا شاہد ہے کہ اس کے تمام راوی قابلِ اعتماد ہیں۔) ۳۴ (

حواشی وحوالہ جات

۱ -:القاموس المحیط:۷۳۷،ولسان العرب:۱۲۱/۳

۲ -:المنہل الروی:۸۱/۱،الخلاصۃ فی أصول الحدیث للطیبی:۳۳

۳ -:نزہۃ النظر للحافظ ابن حجر:۳۴،وفتح المغیث للسخاوی:۱۴/۱

۴ -: صحیح بخاری،کتاب الایمان:۱۲/۱ ۵:-توجیہ النظر لطاہر الجزائری:۲۵،والإسناد من الدین لأبی غدۃ:۱۴

۶ -:جیسے کہتے ہیں:"ہذا الطریق مروي من طریق الثوري: أي من سندہ" المیسر فی علم الرجال،ماجد الغوری:۱۶۰

۷" -:والوجہ "جیسا محدثین کا قول:"ھٰذا الحدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ۔"اسی آخری تعبیر کا استعمال امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی "جامع ترمذی"میں زیادہ کیا ہے۔المیسر فی علم الرجال،ماجد الغوری:۱۶۰

۸ -:ادب الاملاء والاستملاء:۷ ۹:-مقدمہ صحیح مسلم:۱۲/۱

۱۰ -:معرفۃ علوم الحدیث،حاکم،ص:۶

۱۱ -:مرقاۃ المفاتیح:۲۱۸/۱،الاسناد من الدین:۳۰ ۱۲:-محاضراتِ حدیث:۲۱۷،ڈاکٹر محمود احمد غازی

۱۳ -:فہرس الفہارس والأثبات للکتانی:۸۰/۱

۱۴ -:مقدمہ صحیح مسلم:۱۵/۱،وابن عدی:الکامل ۳۹/۱،وابن حبان:المجروحین من المحدثین:۲۷/۲

۱۵ -:مقدمہ صحیح مسلم:۱۳/۱ ۱۶:-شرح علل الترمذی لابن رجب:۲۵۵/۱

۱۷-:ابن عدی:۱۵۷/۱ ۱۸:-مقدمۃ ابن الصلاح:۳۸/۱

۱۹ -:ابن عدی:الکامل:۵۱/۱ ۲۰:-مصدرِ سابق:۵۱/۱

۲۱ -:المحدث الفاصل:۱۲/۱،بحوث فی تاریخ السنۃ المشرفۃ:۵۰ ۲۲:-حاکم معرفۃ علوم الحدیث:۶

۲۳ -:مقدمہ صحیح مسلم:۱۵/۱ ۲۴:-مقدمہ صحیح مسلم:۱۳/۱

۲۵ -:ابن حبان:المجروحین من المحدثین:۹/۱ ۲۶:-الاجوبۃ الفاضلۃ:۱۵۰

۲۷ -:محاضراتِ حدیث:۲۲۳ ۲۸:-محاضراتِ حدیث:۱۸۵-۱۸۳

۲۹ -:شرف أصحاب الحدیث:۴۰۔خطیب بغدادی،وفتح المغیث للسخاوی:۳۳۱/۱

۳۰ -:الفصل فی الملل والأہواء والنّحل لأبی محمد بن حزم:۸۳/۲-۸۲

۳۱ -:مجموعہ فتاوی شیخ الإسلام ابن تیمیۃ:۹/۱،وأیضاً:منہاج السنۃ النبویۃ لہ:۳۷/۷

۳۲ -:اظہار الحق:۱۰۹/۱-۱۶۷ ۳۳:-اظہار الحق:۴۲۵/۱-۶۲۵

۳۴ -:مقدمۃ فوائد جامعۃ شرح عجالۃ نافعۃ:۵۶-۵۵،مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی "

اقسام حدیث

حدیث وہ آسمانی روشنی Di vi negui dance ہے جو حضور اکرم ﷺ کے قلب مبارک میں بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لیے ودیعت کی گئی، اس کا مصدر ذات الٰہی تھی، آنحضرت ﷺ نے اسے اپنے الفاظ Words اپنے عمل Actions یا اپنی تائید Confirmation سے آگے پھیلایا۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے حدیث کی کسی طرح تقسیم نہیں کی؛ نہ آپ ﷺ کے صحابہؓ نے آپ کی تعلیم کو کسی تقسیم میں اُتارا؛ تاہم اس پہلے دور میں یہ بات مسلمانوں میں مسلم تھی کہ حضور ﷺ کی جملہ تعلیمات خواہ وہ کسی قسم کے تحت آتی ہوں، سب الٰہی ہدایت ہیں اور سب ضیاءِ رسالت سے مستنیر اور جملہ عالم کے لیئے جلوہ فگن اور فیض رساں ہیں۔ بعد میں جب فتنے پیدا ہونے شروع ہوئے اور تدلیس کی کوششیں کی جانے لگیں تو اس میدان میں علماء اُصول اُترے اور سہولت فہم کے لیئے انہوں نے ان کے انواع واقسام پر غور کیا؛ اسناد Chain of transmitters کے حالات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے مختلف جہات سے اس الٰہی ہدایت کا استقراء فرمایا اور مختلف اقسام حدیث تعیین کر دیں۔ انہوں نے اس فن پر اُصولی گفتگو کی، ان اصولوں کو قرآن وحدیث سے استنباط کیا، ان پر علمی بحثیں کیں، اختلافات پیدا کیئے اور حل کیئے۔ انکے اس تجربہ اور معرفت کے نتیجہ میں احادیث مختلف قسموں میں تقسیم ہوئی ہیں، حدیث کا تعلق چونکہ زیادہ تر اعمال، ان کے مسائل اور پھر فضائل سے ہے، اس لیئے حدیثیں ہر باب کی مناسبت اور ضرورت کے مطابق مختلف پیمانوں میں قبول ہوتی رہی ہیں۔

تقسیم حدیث کے مختلف اعتبارات

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ حدیث کی حیثیت جانے بغیر کسی حدیث کو لے کر تمام ذخائر حدیث اور محدثین پر انگشت نمائی کرتے ہیں، ایک حدیث جو خود محدثین کے ہاں ضعیف اور موضوع ہوتی ہے اسکی بنیاد پر اشکالات ومفروضوں کے محل کھڑے کیے جا رہے ہوتے ہیں اور اس سے وہ نتائج اخذ کیے جا رہے ہوتے ہیں جو اسکے متعلق ہوتے ہی نہیں۔ ایسا کرنے والوں کو شاید یہ معلوم نہیں ہوتا یا وہ اپنے مخصوص نظریے کی اشاعت کے لیے ایسا کرتے ہیں کہ اِس امّت نے اوّل روز سے اِس بات کا اہتمام کیا تھا کہ جس ذات پاکؐ کے اقوال وافعال قانون کا درجہ رکھتے ہیں اس کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہونے پائے۔۔ اور جتنا جتنا غلط باتوں کے اُس ذات کی طرف منسوب ہونے کا خطرہ بڑھتا گیا،، اتنا ہی اِس امّت کے خیر خواہ اِس بات کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرتے چلے گئے کہ صحیح کو غلط سے ممیّز کیا جائے۔۔ صحیح وغلط روایات کی تمیز کا یہ علم ایک بڑا عظیم الشان علم ہے جو مسلمانوں کے سِوا دنیا کی کسی قوم نے آج تک ایجاد نہیں کیا ہے۔۔ سخت بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اس علم کو حاصل کیے بغیر مغربی مستشرقین کے بہکائے میں آ کر حدیث وسنت کو ناقابلِ اعتبار ٹھیراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اپنی اِس جاہلانہ جسارت سے وہ اسلام کو کتنا بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔۔!!

حدیث کو چھونے سے پہلے یہ جاننا اشد ضروری ہوتا ہے کہ حدیث ہے کیا؟ راقم الحدیث نے اسے کس صنف میں کس خانے میں رکھ کر کیسے مرتب کیا

__ ہم اس موضوع کو حتی المقدور مختصر کر تا ہوتے تفصیل پیش کر رہے ہیں, مضمون خشک صحیح لیکن توجہ کا مستحق ضرور ہے۔

تقسیم حدیث

(1) باعتبارِ متن قدسی، مرفوع، مقطوع، موقوف۔
(2) باعتبارِ سند متصل، مرسل، منقطع، معلق۔
(3) باعتبارِ روایت صحیح، حسن، ضعیف۔
(4) باعتبارِ علم متواتر، مشہور، عزیز، واحد

سند اور متن

سند

یعنی سلسلہِ روایت __ رسول اللہ ﷺ سے لے کر صاحب کتاب تک روایت کرنے والوں کا سلسلہ
مثال کے طور پر _ حدثنا ابو الیمان، قال اخبر شعیب، قال حدثنا ابو الزناد الاعرج، عن ابی ھریرہ، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال...... ______

متن

حدیث کے الفاظ کو متن کہا جاتا ہے جو نبی ﷺ سے لے کے اب تک بجنسہ ہو بہو نقل ہو تا ہوا آئے ____
مثال کے طور لکھا ہوا آئے __ قال رسول اللہ: "والذی نفسی بیدہ لا یومن احد کم حتی ا کون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین".

(1) متن کے اعتبار سے احادیث تین اقسام میں بٹ جاتی ہیں

مرفوع

جس حدیث میں کسی قول، عمل، صفت یا تقریر (یعنی خاموش رہ کر اجازت دینے) کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کی گئی ہو۔ یہ نسبت کسی صحابی نے بیان کی ہو یا کسی اور نے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حدیثِ مرفوع بھی حسن، ضعیف اور موضوع ہو سکتی ہے.

موقوف

کسی صحابی کے قول، فعل یا تقریر کو حدیثِ موقوف کہتے ہیں۔ یا جس حدیث کا سلسلہ صحابی تک جا کے ختم ہو جائے موقوف کہلاتی ہے___ جیسے کہا جائے ام ہانی نے کہا، ابن عباس نے کہا، یا یہ کہا جائے یہ حدیث ابن عباس، ام ہانی پہ موقوف ہے______

مقطوع

کسی تابعی کے قول، فعل یا تقریر کو حدیثِ مقطوع کہتے ہیں یا وہ حدیث ہے جس میں سلسلہ سند کسی تابعی پر ختم ہو تا ہو جس حدیث کی سند تابعی تک جا کر ختم ہو جائے___ مقطوع کہلاتی ہے___ یعنی رسول اللہ ص کی نسبت سے قول فعل و تقریر کسی تابعی نے کی ہو کہ ایسا رسول اللہ نے کیا تھا___ اسے اثر، مقطوع کہا جاتا ہے____

(2)سند کے اعتبار سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں

متصل

حدیث جسکے راوی شروع سے لے کر آخر تک پورے ہوں درمیاں ایک بھی راوی نا چھوٹا ہو____

منقطع

منقطع ایسی حدیث ہوتی ہے جس کی سند ٹوٹی ہوئی ہو لیکن یہ معلق، مرسل اور معضل کے علاوہ ہو۔ یعنی شروع کی سند ٹوٹی ہوئی نہ ہو، جس میں سے صحابی کو حذف نہ کیا گیا ہو اور جس میں دو لگاتار راویوں کو حذف نہ کیا گیا ہو (النخبۃ و شرح لہ ص 44) سند ٹوٹی ہوئی ہو لیکن دو یا یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے بتصرف وبلا تصرف مصنف ساقط نہ ہوں___

معضل

معضل منقطع کے الٹ ہے___ یعنی ایک ہیب مقام سے دو راوی ساقط ہوں______

معلق

حدیث جس میں بتصرف وبل تصرف مصنف متعدد راوی ساقط ہوں____

مرسل

حدیث جس کی اخیر کی سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی ساقط ہو__ موجود نہ ہو___ جیسے کوئی تابعی روایت کرتے ہوئے صرف کہے

قال رسول اللہ ﷺ

"(3)مرتبہ واعتبار" کے لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں:

۱۔(صحیح) صحیح کی دو قسمیں ہیں(۱) صحیح لذاتہ (۲) صحیح لغیرہ؛

۲۔(حسن)حسن کی دو قسمیں ہیں(۱)حسن لذاتہ (۲)حسن لغیرہ؛

۳۔(ضعیف)ضعیف کی دو قسمیں ہیں(۱)قوی بتعدد طرق (۲)ضعیف متروک

صحیح

جو اعلی مرتبہ کی حدیث ہوتی سو فیصد متفقہ یعنی تمام راوی مصنف سے لے کر آنحضرت تک سب کے سب صاحبِ عدالت ہوں، صاحب ضبط ہوں حدیث کی روایت کے وقت عاقل اور بالغ ہوں نسیان کا احتمال نہ ہو___ جھوٹ نہ بولتا ہو، متقی ہو، بتقاضا بشریت گناہِ کبیر سرزد ہوا ہو تو توبہ کر لی ہو___صاحبِ مروت ہو، ننگے سر نا گھومتا ہو، سر راہ بیٹھ کے پیشاب نہ کرتا ہو__ سرِ بازار بیٹھ کے کھاتا نہ ہو_____ ہوشیار ہو اسے صحیح لزاتہ کہا جاتا ہے ، صحیح لغیرہ وہ حدیث ہے جس میں سب شرطیں صحیح لذاتہ کی پائی جاتی ہوں، علاوہ اس کے کہ کسی راوی کا حافظہ اتنا پختہ نہ ہو جتنا کہ صحیح لذاتہ کے راوی کا ہوتا ہے؛ مگر اس کمی کو تعددِ طرق نے پورا کر دیا ہو___

حسن

حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل وضابط تو ہوں؛ سند میں کسی جگہ سے کوئی راوی جھوٹا نہ ہو اور حدیث معلل اور شاذ نہ ہو لیکن کوئی راوی خفیف الضبط ہو. حدیث صحیح لغیرہ اور حسن لذاتہ کی تعریفوں سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اگر حدیث حسن لذاتہ میں ضبط کی کمی دیگر سندوں کی تائید سے پوری کر دی جائے تو وہی حدیث جو حسن لذاتہ تھی صحیح لغیرہ ہو جائے گی، بعض حدیثوں کی کتابوں میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ایک ہی

حدیث کو حسن اور صحیح لکھا ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ حدیث اگرچہ حسن لذاتہ ہے؛ لیکن دوسری سندوں کی تائید سے یہ صحیح لغیرہ کے درجہ کو پہنچ گئی ہے۔

حسن لغیرہ وہ حدیث ہے جس کی قبولیت میں تردد ہو، جیسے کوئی راوی مستور اور مجہول الحال ہو؛ لیکن دوسری سندوں سے اس کو تقویت حاصل ہو گئی، یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہوتی ہے؛ لیکن دوسری سندوں کی تائید سے قابلِ عمل اور لائق استدلال ہو جاتی ہے، امام نوویؒ (۶۷۶ھ) نے شرح مہذب میں اور سیدنا ملا علی قاری (۱۰۱۴ھ) نے اس سے استدلال کرنے کی تائید فرمائی ہے۔

ضعیف

حدیثِ ضعیف (قوی بتعدد طرق) وہ حدیث ہے جس کی سند موجود ہو (یعنی موضوع اور من گھڑت نہ ہو) لیکن اس کے راوی باعتبار یادداشت یا عدالت کے کمزور ہوں؛ لیکن اگر اسے دوسری سندوں سے تائید حاصل ہو تو یہ قبول کی جاسکتی ہے، حدیث ضعیف کا بھی اپنا ایک وزن ہے، یہ من گھڑت نہیں ہوتی۔

ضعیف حدیث کی سندیں گو وہ اپنی جگہ ضعیف ہوں؛ لیکن اس کے راویوں کا اگر ان پہلے راویوں سے مل کر روایت کرنے کا مظنہ نہ ہو تو اس تعدد طرق سے حدیث ضعیف قوی ہو کر حسن لغیرہ تک پہنچ جائے گی؛ لیکن اس کا فیصلہ حاذق محدثین ہی کر سکتے ہیں، نہ کہ ہر ایک کو اس کا حق دیا جائے نہ ہر ایک اس کا اہل ہے

حدیثِ ضعیف (متروک): ضروری نہیں کہ ضعیف حدیث کثرتِ طرق سے ہمیشہ قوی ہو جائے، بعض اوقات روایت کثرت طرق سے اور زیادہ ابنِ صلاحؒ (۶۴۳ھ) اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی جانب الفاظ جازمہ (قطع و یقین کے سے الفاظ) سے نہ کرے یوں نہ کہے "قَالَ رَسُوْلُ اللهِ كَذَا وَمَا أَشْبَهُ ذَلِكَ" (مقدمہ ابن صلاح) بلکہ یوں کہے "رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا" یا یوں کہے "بَلَغْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا وَمِثَالُ ذَلِكَ" اور یہی حکم ان حدیثوں کے بارے میں ہے جن کی صحت و ضعف میں شک ہو۔

علماء نے صرف پند و نصیحت، بیان قصص اور فضائل اعمال کے مواقع پر احادیث ضعیف کے بیان کرنے کو بلا اس کے ضعف بیان کیئے جائز رکھا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ کتبِ سیر میں آپ کو احادیثِ ضعیفہ بغیر تصریح کے بہت ملیں گی۔

(4) باعتبارِ علم حدیث کی چار قسمیں۔

متواتر، مشہور، عزیز، غریب

متواتر

متواتر وہ حدیث ہے جس کو ابتداءِ سند سے لے کر آخر سند تک ہر زمانہ میں اتنے لوگوں نے بیان کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃ محال نظر آئے اور سند کی انتہا ایسی چیز پر ہو جس کا تعلق محسوسات سے ہو۔

جیسے قرآن پاک بھی تواتر سے امت تک پہنچا ہے اور علم یقین کا درجہ رکھتا ہے، قرآن کریم متواتر طبقاتی ہے، ہر طبقہ امت نے اسے اپنے سے پہلے طبقے سے اسی طرح قبول کیا ہے، اب اس میں کسی شک وتردد کی گنجائش نہیں ہے، جو اس میں شک کرتا ہے وہ اسلام میں ہی شک کرتا ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ سے جو حدیثیں تواتر کے ساتھ منقول ہیں، ان کی تکذیب بھی حضور ﷺ کی تکذیب ہے، سو حدیث متواتر سے ثابت ہونے والے جملہ امور پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان میں سے کسی کا انکار کفر ہے، اُن میں سے کسی ایک کا انکار بھی کر دیا جائے تو انسان مسلمان نہیں رہتا۔ جیسے حدیث نزول عیسیٰ بن مریم اور حدیث لانبی بعدی

حضور اکرم ﷺ نے قصر نبوت کے ذکر میں بھی (مسلم:۲/۲۴۸۔ صحیح بخاری:۱/۵۰۱۔ مسند احمد:۲/۳۹۸۔ جامع ترمذی:۲/۵۴۴) انبیاء بنی اسرائیل کے ذکر میں بھی (صحیح بخاری:۱/۴۹۰۔ صحیح مسلم:۲/۱۲۶۔ مسند احمد:۲/۲۹۷) تیس دجالوں کی پیشگوئی میں بھی (جامع ترمذی:۲/۱۱۲) دیگر انبیاء کرام پر اپنے خصائص بیان کرتے ہوئے بھی (صحیح مسلم:۲/، صحیح بخاری) مبشرات خواب کے جاری رہنے کے ذکر میں بھی (صحیح بخاری:۲/۱۰۳۵۔ فتح الباری:۲/۳۳۲) حضرت علیؓ کو ہارونِ امت کہتے ہوئے بھی عیسیٰ بن مریم کی دوبارہ تشریف آواری کی خبر دیتے ہوئے بھی اور دیگر کئی مواقع پر بھی یہ بات کہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا "لانبی بعدی"؟ یہ حدیث ان پہلوؤں سے یقیناً درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ "لانبی بعدی" کے کلمات لفظاً بھی متواتر ہیں۔

مشہور

حدیث مشہور وہ ہے جس کے راوی پہلے طبقہ (یعنی طبقہ صحابہؓ) میں حدِ تواتر کو نہ پہنچے ہوں؛ لیکن دوسرے اور تیسرے طبقے (تابعین اور تبع تابعین) میں اسے اتنے راویوں نے روایت کیا ہو کہ ان کا جھوٹ پر اکٹھا ہونا عادتاً محال ہو، یہ تین طبقے (قرون ثلاثہ) مشہود لہا بالخیر ہیں، جن کے خیر ہونے کی حدیث میں شہادت دی گئی ہے، اِن طبقوں میں سے دو کے ہاں اسے تواتر کی سی شہرت حاصل ہو گئی؛ سو حدیثِ مشہور ان حضرات کے ہاں خبرِ واحد سے کچھ اوپر ہے اسے یہ خبرِ واحد نہیں کہتے، علماء اصول خبرِ واحد سے قرآن کریم کے کسی عام حکم کو خاص نہیں کرتے؛ لیکن حدیث مشہور سے ان کے ہاں عام کی تخصیص جائز ہے، محدثین کے ہاں حدیث مشہور بھی خبر واحد کی ہی ایک قسم ہے۔

عزیز

حدیثِ عزیز وہ حدیث جس کے راوی ابتداء سند سے لے کر آخر تک دو سے کم نہ ہوں (کسی جگہ دو سے زائد ہو جائیں تو بھی حدیث عزیز ہی رہے گی) جیسے حدیث: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"۔ (مسلم، کِتَاب الْإِيمَانِ، بَاب وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ، حدیث نمبر:۶۳، شاملہ، موقع الاسلام) اس حدیث کو حضور اکرم ﷺ سے دو صحابیوں نے ان میں سے ہر ایک سے دو تابعیوں نے اور پھر ان سے دو تبع تابعیوں نے روایت کیا ہے، اس تعدد رواۃ سے روایت بڑی قوی ہو جاتی ہے؛ لیکن اس سند سے بھی ایسا قطع ویقین حاصل نہیں ہوتا کہ اس کے منکر کو کافر کہا جا سکے

غریب

یہ خبرِ واحد ہے جس کی سند کسی مقام پر صرف ایک ہی راوی سے چلی ہو، مثلاً کسی صحابی سے ایک ہی تابعی نے روایت کیا ہو؛ گو اس کے بعد پھر تفرد نہ رہا ہو، جیسے بخاری کی یہ روایت ہے: "الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ"۔ اسے حضرت ابوہریرہؓ سے صرف ابوصالح تابعیؒ نے روایت کیا ہے اور ابوصالح سے حضرت عبداللہ بن دینار نے اس طرح کی حدیث غریب کو فرد بھی کہتے ہیں۔
حدیث کا غریب ہونا اس کی صحت کے منافی نہیں، حدیث غریب حدیث صحیح کی ہی ایک قسم ہے، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مقدمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں: ترجمہ: حدیث صحیح کا راوی اگر ایک ہی ہو تو اسے غریب کہیں گے، دو ہوں تو بھی اسے عزیز کہیں گے اور اگر راوی دو سے زیادہ ہوں تو اسے مشہور اور مستفیض کہیں گے اور اگر اسکے راوی کثرت میں اس درجے تک پہنچیں کہ عادۃ ان کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا محال ٹھہرے تو اسے متواتر کہیں گے، حدیث غریب کو فرد بھی کہتے ہیں (اکیلی) اور اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی حدیث کا غریب ہونا اس کے صحیح ہونے کے منافی نہیں اور ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث صحیح بھی ہو اور غریب بھی کہ راوی تو اس کے ایک ایک ہی ہوں لیکن سب ثقہ ہوں۔ (مقدمہ مشکوٰۃ:۶، دہلی، وقد یقع بمعنی الشاذ)

اب آئیں دور حاضر کے عظیم سپوت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کیا فرماتے ہیں؟

حدیثِ صحیح اور اُس سے متعلقہ ضروری مباحث کے بیان سے قبل میں چاہتا ہوں کہ بتوفیقِ الٰہی حدیث کی جملہ انواع کا ایک خلاصہ ایک اچھے نظم کے ساتھ بیان کر دوں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتب شرح نخبۃ الفکر، نزہۃ النظر اور النکت میں، امام ابن الصلاح کے مقدمہ میں، حافظ العراقی کی النکت میں، امام زرکشی کی النکت میں، امام سخاوی کی فتح المغیث میں، امام نووی کی التقریب میں اور امام سیوطی کی التدریب میں اقسامِ حدیث کے بیان میں دو اسلوب اختیار کئے گئے ہیں۔ میں اُن دونوں اسالیب کو جمع کر کے اس کا خلاصہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

1۔ راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی چار اقسام ہیں:

المتواتر، المشہور، العزیز، الغریب

حدیث کی یہ تقسیم پہلی بار حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کی ہے اور اس حوالے سے ایک جدت پیدا کی۔ اُن سے پہلے یہ تقسیم نہیں تھی۔ علماء کے ہاں ابن صلاح ہی مشہور ہیں کہ انہوں نے یہ تقسیم بیان کی جبکہ ایسا نہیں ہے، اُن سے پہلے تین اقسام بیان ہو چکی تھیں۔

تعدادِ رواۃ کے اعتبار سے حدیث کی اس تقسیم کی تفصیل میں بیان نہیں کروں گا، وہ چیزیں چھوڑ دوں گا جو عام طور پر آپ مدارس میں پڑھتے اور پڑھاتے ہیں:

(1) حدیثِ متواتر کی بحث محدثین کے ہاں کیوں نہیں؟

حدیثِ متواتر مباحثِ محدثین میں سے نہیں ہے۔ حدیثِ متواتر کی بحث مباحثِ اصولیین وفقہاء میں شامل ہے، وہ اسے اپنی بحث میں لاتے ہیں۔ اسے مباحثِ محدثین میں لانے کی یہ جدت حافظ ابن حجر عسقلانی نے پیدا کی، ان سے پہلے کسی محدث نے اس کو بیان نہیں کیا۔

دیگر محدثین کا حدیثِ متواتر کو اپنی مباحث میں شامل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب حدیث متواتر ہو گئی تو اُس سے علمِ یقینی حاصل ہو گیا اور اب وہ خبر ظنی نہ رہی بلکہ قطعی ہو گئی اور اُس سے حاصل ہونے والا علم علمِ یقینی بن گیا۔ جب وہ خبر علمِ یقینی اور علمِ قطعی دے رہی ہے تو اُس پر جرح وتعدیل کیسے ہو سکتی ہے؟ علماء اور محدثین تو جرح وتعدیل سے بحث کرتے ہیں کہ راوی کیسا ہے۔۔۔؟ سند میں اتصال ہے یا نہیں۔۔۔؟ سند منقطع تو نہیں ہے۔۔۔؟ راوی کا ضبط وحفظ کیسا ہے۔۔۔؟ شذوذ تو نہیں ہے۔۔۔؟ کوئی علتِ قادحہ تو نہیں ہے۔۔۔؟ گویا محدثین اِن اوصاف یا علل یا رواۃ اور سند کے احوال سے بحث کرتے ہیں اور اس بحث کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس حدیث کو مقبول سمجھا جائے یا مردود سمجھا جائے۔۔۔؟ مقبول ہے یا مطعون ہے۔۔۔؟ اس پر عمل کریں یا نہ کریں۔۔۔؟ الغرض اس حکم تک پہنچنے کے لئے محدثین، ائمہ جرح وتعدیل اور علماء مصطلحات الحدیث بحث کرتے ہیں۔

لیکن جب ہم نے کسی حدیث کو متواتر کہہ دیا اور اُس میں وہ تمام شرائط موجود ہیں جو متواتر کے لیے مقرر اور معین ہیں تو اب نہ اس حدیث کے اتصال کے پرکھنے کی ضرورت رہی، نہ اس میں انقطاع رہا، نہ ارسال رہا، نہ معضل رہی، نہ معلل رہی اور نہ منقطع رہی، نہ مرسل رہی اور نہ اُس میں کوئی ضبط کا مسئلہ رہا۔ اب اس حدیث میں یہ چیزیں زیرِ بحث ہی نہیں آتی، اس لیے کہ زیرِ بحث آنے کا تعلق قبول یا عدمِ قبول سے ہے اور جب متواتر ہونے کی وجہ سے اسے قرآن کی طرح قطعیت حاصل ہو چکی ہے اور اس سے حاصل ہونے والا علم ظنی نہیں رہا بلکہ علمِ یقینی ہو گیا ہے تو علمِ یقینی حاصل ہو جانے کے بعد اب اس پر جرح وتعدیل، اس کے رجال اور سند کی پرکھ کی کوئی حاجت نہیں۔ اس لئے حدیثِ متواتر محدثین کے مباحث میں شامل ہی نہیں ہے۔

عام طور پر طلبہ کو پڑھاتے ہوئے اساتذہ وعلماء یہی بتاتے ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی سے پہلے حدیثِ متواتر اور مشہور کی تقسیم نہیں تھی، اُنہوں نے جدت پیدا کی۔ مباحثِ محدثین میں اس بحث کے شامل نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ یہ نہیں بتاتے۔ جس طرح آپ سنتے، پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تو ہم بھی آپ کے اساتذہ سے بہت اونچے درجے کے اساتذہ سے پڑھے ہیں، جو اپنے وقت کے ائمہ تھے، انہوں نے بھی ہمیں یہ نہیں پڑھایا۔ اس لئے میں نے اس کی تصریح کو ضروری خیال کیا کہ محدثین کے مباحث میں حدیثِ متواتر کی بحث اس لیے شامل نہیں کہ جس غرض سے محدث بحث کرتا ہے، اُس غرض کا اطلاق ہی حدیثِ متواتر پر نہیں ہوتا۔

(2) حدیث مشہور، عزیز، غریب

حدیثِ مشہور، حدیثِ عزیزاور حدیثِ غریب عند المحدثین اخبارِ آحاد (خبر واحد) ہیں۔ محدثین یہ تقسیم نہیں کرتے۔ متواتر، مشہور، عزیزاور غریب میں سے ہر ایک کا حکم چونکہ الگ الگ ہے، اس لیے فقہاء کو اس تقسیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ محدثین ان تینوں اقسام کو متواتر کے بعد آحاد میں لے لیتے ہیں۔

2۔ قبول اور رد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

خبرِ واحد کے حوالے سے محدثین کی بحث ہے کہ اسے قبول کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ قبول اور رد کے اعتبار سے خبر آحاد کی دو اقسام ہیں:

خبر مقبول

خبر مردود

جس حدیث میں قبولیت کی شرائط پوری ہوں، اُسے خبرِ مقبول کہتے ہیں اور جس حدیث میں قبولیت کی شرائط میں کمی بیشی ہو، اُسے خبرِ مردود کہتے ہیں۔

(1) اصطلاحِ حدیث "مردود" سے مراد باطل نہیں ہے

علم الحدیث میں جب کسی حدیث کے لیے لفظِ مردود استعمال ہو گا تو اُس سے باطل، مکذوب اور موضوع مراد نہیں ہو گا۔ یعنی المختلق، المصنوع، الموضوع، المکذوب یہ چاروں چیزیں اُس حدیث سے مراد نہیں ہوں گی۔ مردود، مقبول کے مقابل میں ہے کہ جس میں قبولیت اور عمل کرنے کی شرائط میں کمی ہو، خواہ ایک شرط کم ہو یا زیادہ شرائط کم ہوں۔ ہر طرح کی کمی کو بیان کرنے کے لئے ایک ہی لفظ "المردود" استعمال ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ کتبِ حدیث، کتبِ جرح و تعدیل اور اصولِ حدیث کی کسی بھی کتاب میں یہ لفظ استعمال ہو کہ فلاں حدیث مردود ہے تو وہ شخص جاہل ہو گا جو کسی خبر کے بارے میں "مردود" پڑھ کر یہ کہے کہ "دیکھو یہ حدیث مردود ہے لہذا باطل اور ناقابلِ قبول ہے"۔ یہ پنجابی والا مردود نہیں ہے بلکہ یہ علم الحدیث کی اصطلاح ہے۔ اس اصطلاح میں ایسی حدیث بھی شامل ہے جو اصلاً ضعیف تھی اور بعض قرائن کی وجہ سے مقبول ہو گئی، لہذا اب وہ مردود نہ رہی۔ حدیث کی سند کی اصل ماہیت کی وجہ سے مقبول اور مردود کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ میں نے کئی بار سوچا کہ کاش اس کے لئے کوئی اور بہتر لفظ محدثین نے استعمال کیا ہوتا تاکہ نہ یہ مغالطہ پیدا ہوتا اور نہ مغالطے کا ازالہ کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ مگر ایک تقسیم کتابوں میں ہو گئی اور اس پر سیکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں، صدیوں بعد اب لفظ بدلنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا، لہذا مفہوم سمجھنا چاہیے۔

(2) "حدیث غیر صحیح" سے مراد موضوع یا باطل نہیں ہے

جس طرح لفظِ مردود سے مغالطہ پیدا ہوتا ہے، اسی طرح "غیر صحیح" بھی ایسی ہی اصطلاح ہے جس سے عامۃ الناس میں مغالطہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً: اگر کسی حدیث کے بارے میں لکھا جاتا ہے: ھذا حدیث غیر صحیح (یہ حدیث غیر صحیح ہے) تو حدیث کو غیر صحیح کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ موضوع ہے یا یہ باطل ہے۔ حتیٰ کہ "غیر صحیح" کہہ کر بھی اسے مردود نہیں کہہ سکتے۔

غیر صحیح کا مطلب یہ ہے کہ صحت کی جو مقررہ شرائط ہیں، وہ اس حدیث میں بتمام و کمال پوری نہیں ہوئیں۔ لہذا تھوڑی سی کمی کے ساتھ وہ حدیث حسن، حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہے۔ وہ حدیث ضعیف میں سے ہے لیکن تعددِ طرق کے ساتھ وہ درجہ حسن تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ لہذا اسباب اور قرائن کی وجہ سے اس کے درجات کا تعین ہوتا ہے۔ جس طرح غیر صحیح کا مطلب یہ نہیں کہ وہ باطل یا موضوع ہے، اسی طرح المقبول کے مقابلے میں المردود کا مطلب قطعی طور پر "موضوع" نہیں ہے۔ موضوع اُس "مردود" میں سے ایک قسم ہے اور اُس سے اوپر حدیث کی کئی اقسام ہیں۔

اس کو اس مثال سے سمجھیں کہ جیسے ہم کسی کے لیے یہ لفظ بولتے ہیں کہ یہ مریض ہے اور یہ صحت مند ہے۔ اب جس کو نزلہ وزکام ہے، اُس کو بھی مریض کہیں گے؛ جس کو کھانسی، بلغم، Infection ہے، اسے بھی مریض ہی کہیں گے؛ جس کو Hepatitis C ہو گیا، اُس کو بھی مریض کہیں گے؛ جس کے گردے جواب دے گئے، Dialysis ہو رہا ہے، اُس کو بھی مریض ہی کہیں گے؛ جسے Cancer ہو گیا، اسے بھی مریض کہیں گے؛ جو قریب المرگ ہے اُسے بھی مریض کہیں گے اور جس کی روح نے ابھی پرواز نہیں کی اور وہ حالتِ نزع میں ہے، اُسے بھی مریض کہیں گے۔ سوچنے کا مقام ہے کہ کہاں ایک معمولی ساز کام اور کہاں آخری درجے کا Cancer مگر لفظ سب پر ایک ہی استعمال ہو گا کہ یہ مریض ہے۔

ہمیں فرق کرنا ہو گا کہ اس کے مرض کا درجہ کیا ہے؟ اس کے مرض کی قسم کیا ہے؟ ہر ایک کا الگ الگ حکم ہو گا۔ TB والا بھی مریض ہے اور خارش والا بھی مریض ہے۔ گلے میں خراش والا بھی مریض ہے اور سر درد والا بھی مریض ہے۔

پس جس طرح لفظِ مریض بہت سارے درجاتِ مرض کو شامل ہے، اسی طرح "مردود" اور "غیر صحیح" بھی عام لفظ ہیں جو بہت سارے درجات کو محیط ہیں۔ ان میں ایک قسم ایسی ہے جو قطعی مردود ہے، جسے موضوع کہتے ہیں، اسے چھوڑ کر حدیث کی باقی جتنی اقسام ہیں، اُن کے اندر کوئی نہ کوئی ارتقاء ہو سکتا ہے جو قبولیت کا باعث بن سکتا ہے۔

مریض کا مطلب یہ نہیں کہ اب یہ شفایاب نہیں ہو سکتا۔ مریض کو دوائی دی تو وہ شفایاب ہو گیا، پہلے وہ مریض تھا لیکن اب نہ رہا۔ اسی طرح حدیث ضعیف تھی مگر اب اعلیٰ سند کی صورت میں اس کی دوائی ملی تو اُس کا درجہ بلند ہوا اور وہ حدیث حسن ہو گئی۔ مزید اسناد اور طرق کی صورت میں اُس کو اور دوائی ملی تو مزید تقویت ملی جس سے وہ حدیث صحیح کے زمرے میں چلی گئی۔ مریض تھا مگر ڈاکٹر کے علاج سے وہ شفایاب اور صحیح ہو گیا۔ اس طرح حدیث ضعیف تھی مگر اب صحیح ہے۔ ضعیف تھی مگر اب حسن ہے۔ مردود تھی مگر اب مقبول ہو گئی ہے۔

اصطلاحاتِ حدیث میں لفظِ مردود کی اس وضاحت کا مقصود یہ اشکال دور کرنا ہے کہ اگر کبھی عملی طور پر زندگی میں کسی کے ساتھ بات چیت ہو تو کوئی ہمیں لفظوں کے ساتھ دھوکا نہ دے سکے۔ ہم حدیث بیان کریں تو دوسرا کہے کہ "دیکھو لکھا ہوا ہے کہ یہ مردود ہے"، کسی نے کہا کہ یہ غیر صحیح ہے، "یہ صحیح نہیں ہے"۔ یاد رکھیں! غیر صحیح اور مردود ایسے الفاظ نہیں ہیں جن سے ترک کرنے کی قطعیت آ جائے۔

(3) خبرِ واحد اور حدیثِ صحیح میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے

بعض لوگوں کو یہ مغالطہ بھی ہے کہ جس حدیث کے بارے میں طبیعت میں آ جائے کہ اسے قبول نہیں کرنا تو کہہ دیتے ہیں کہ "یہ خبر واحد ہے"۔ یاد رکھیں! لفظ خبرِ واحد پر ایک ایسا شخص اعتراض کرے گا جو اس فنِ حدیث کو جاننے والا نہیں، جس کے پاس اس فن کا علم نہیں ہے، اُس نے اسے پڑھا نہیں اور نہ ہی اسے سمجھایا گیا ہے۔ یاد رکھ لیں! کثرت کے ساتھ تقریباً 99٪ تمام احادیثِ صحیحہ خبرِ واحد ہیں یعنی ہر حدیثِ صحیح بالعموم خبرِ واحد ہوتی ہے۔

محدثین کے ہاں خبرِ مشہور نام کی کوئی شے نہیں ہے۔ امام عسقلانی نے یہ تقسیم ضرور کی ہے مگر جب محدثین اس علم کا اطلاق کرتے ہیں اور اسانید پر بحث کرتے ہیں، جرح و تعدیل کرتے ہیں اور حدیث کے قبول اور عدمِ قبول کا فیصلہ کرتے ہیں تو اُس میں محدثین کے ہاں خبرِ مشہور اور خبرِ عزیز کی بحث نہیں آتی، یہ بحث فقہاء کے ہاں ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر ائمہ نے حدیثِ صحیح اور حدیثِ حسن کی تقسیم خبرِ واحد کے تحت ہی کی ہے۔

3۔ خبرِ مقبول کی اقسام

وہ خبر واحد جو مقبول ہے، اس کی چار اقسام ہیں:
صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ

1۔ صحیح لذاتہ

وہ حدیث جس میں درج ذیل شرائط پائی جائیں وہ صحیح لذاتہ ہے:

سند کا متصل ہونا

رواۃ کا عادل ہونا

رواۃ کا تام الضبط ہونا

حدیث شاذ نہ ہو

حدیث میں کوئی علتِ قادحہ نہ ہو۔

یہ پانچ شرائطِ صحت ہیں، جن احادیث میں یہ پانچوں شرائط بتمام و کمال پائی جائیں، وہ حدیث صحیح لذاتہ ہے۔

2۔ صحیح لغیرہ

وہ حدیث جو اپنی ذات میں خارجی مدد کے بغیر حسن تھی مگر دیگر طرق، شواہد اور متابعات کے ملنے سے وہ حدیث حسن ترقی پا کر حدیث صحیح بن گئی۔ اُس کو حدیث صحیح لغیرہ کہیں گے۔

حدیث صحیح لغیرہ اصل میں حدیثِ حسن ہوتی ہے۔ اس حدیث کا رتبہ اور درجہ چونکہ کئی اور شواہد، متابعات اور مددگار روایتوں اور اسناد کی مدد سے بلند ہو جاتا ہے، اس لیے یہ حسن لذاتہ کے بجائے صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے اور یہ حدیث ترقی پا کر حسن سے صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ صحیح کا Title لگ جاتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھ لیں کہ جب محدث کسی حدیث پر حکم لگائے گا (جس طرح ترمذی، ابوداؤد، نسائی یا دیگر کتب حدیث میں حدیث پر حکم لگایا جاتا ہے) تو وہ صحیح لذاتہ یا صحیح لغیرہ کا حکم اصلاً نہیں لگائے گا بلکہ جب اُس پر بحث کرے گا تو فرق کرنے کے لئے یہ ٹائٹل ساتھ لگا دے گا۔ جب کوئی حدیث صحیح ہو گئی تو لکھ دے گا: ہذا حدیث صحیح۔ لہذا جب کوئی حدیث حسن ہو کر شواہد و متابعات کی وجہ سے درجہ صحت کو پہنچ گئی تو اس کا صحیح بنا چونکہ شواہد و متابعات کی وجہ سے ہے، اس لیے اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔ یعنی یہ حدیث صحیح ہے مگر باہر کی مدد کی وجہ سے صحیح ہوئی، اس لیے صحیح لغیرہ ہو گئی۔

3۔ حسن لذاتہ

حسن لذاتہ کے اندر حدیثِ صحیح کی ایک شرط کے سواءبقیہ تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔حدیثِ صحیح اور حدیثِ حسن میں فرق راوی کا تام الضبط نہ ہونا ہے۔ حدیث حسن لذاتہ میں راوی تام الضبط نہیں ہوتا۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ راوی ضابط نہیں ہوتا، بلکہ راوی ضابط و ثقہ ہوتا ہے مگر تام الضبط نہیں ہوتا جبکہ حدیث صحیح کے درجے میں جانے کے لئے تام الضبط کی شرط ہے، بس اتنے معمولی سے فرق کی بنیاد پر وہ حدیث صحیح نہیں کہلا سکی، ورنہ ساری کی ساری صفات اُس کی حدیثِ صحیح کی ہیں۔حدیثِ صحیح کی شرطِ ضبط میں معمولی سی کمی کی بناء پر وہ حدیث حسن لذاتہ ہے۔
گویا حسن لذاتہ کی دو قسمیں ہیں:
وہ حدیث جو ضبط میں کمی کی وجہ سے حسن ہے۔
وہ حدیث جو اپنی ذات میں خارجی مدد کے بغیر حسن تھی مگر شواہد اور متابعات کے ملنے سے ترقی پاکر صحیح لغیرہ ہوگئی۔

4۔ حسن لغیرہ

یہ حدیث اصل میں ضعیف ہوتی ہے مگر اس کا ضعف خفیف ہوتا ہے۔جیسے کہ میں نے مثال سے واضح کیا تھا کہ نزلہ، زکام، کھانسی، پیٹ درد اور اس طرح کی چھوٹی چیزیں خفیف ضعف ہوتا ہے، اگر دوائی ملے تو یہ امراض دور ہو جاتے ہیں اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔اسی طرح حدیثِ ضعیف کو شواہد اور متابعات ملتے ہیں تو وہ حدیث ضعیف نہیں رہتی، ضعف کم ہو جاتا ہے اور وہ حدیث ترقی پاکر حدیثِ حسن بن جاتی ہے۔جب حدیث حسن بنتی ہے تو چونکہ شواہد، متابعات اور خارج کی مدد سے بنی، اس لئے اسے حدیث حسن لغیرہ کہتے ہیں۔
بالکل اُسی طرح جیسے حدیث حسن لذاتہ تھی مگر باہر سے شواہد و متابعات کی مدد کی وجہ سے ترقی پاکر صحیح بنی، اس لئے اُس کو صحیح لغیرہ کا ٹائٹل دے دیا گیا۔اسی طرح حدیث ضعیف تھی، اُس کو شواہد، متابعات اور تعددِ طرق کی مدد ملی، اُس خارجی مدد کے باعث وہ ضعیف نہ رہی بلکہ ترقی پاکر حسن ہوگئی۔ یہ حدیث حسن ہے مگر جس طریقے سے حسن بنی اُس کی وجہ سے اُس کو حسن لغیرہ کا نام دے دیا گیا۔
جو حدیث حسن سے ترقی پاکر صحیح بن چکی ہے، اُس پر حکم حدیثِ صحیح کا ہوگا، حدیثِ حسن کا نہیں۔قاری یا طالب علم یا عالم کو بتانے کے لئے لذاتہ اور لغیرہ کا لفظ اضافتاً لگایا گیا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ یہ حدیث شروع سے صحیح تھی اور یہ حدیث ان اسباب کی وجہ سے حسن سے ترقی پاکر صحیح ہوگئی۔
اسی طرح جو حدیث ضعف کے ارتفاع سے ترقی پاکر حسن ہوگئی، اس پر حکم حسن ہی کا ہوگا۔پس "لغیرہ" سے طالب اور عالم کو پتہ چل جاتا ہے کہ فلاں حدیث اس درجے پر کیسے پہنچی ہے۔حکم کے اعتبار سے صحیح لغیرہ، صحیح کے حکم میں اور حسن لغیرہ، حسن کے حکم میں ہوگی۔حکم میں فرق نہیں ہوگا۔
4۔ عمل کے اعتبار سے خبر مقبول کی اقسام
خبرِ واحد کی عمل کے اعتبار سے درج ذیل تقسیم کی گئی ہے کہ یہ حدیث معمول بہ ہوگی یا نہیں؟ اُس پر عمل کیا جائے گا کہ نہیں؟
معمول بہ، غیر معمول بہ

1۔ معمول بہ

وہ مقبول خبر واحد جو معمول بہ ہے (جس پر عمل کیا جائے گا) اُس کی درج ذیل اقسام ہیں:

المحکم

مختلف الحدیث

الناسخ

الراجح أو المحفوظ

2۔ غیر معمول بہ

وہ مقبول خبرِ واحد جس پر عمل چھوڑ دیا جائے گا وہ غیر معمول بہ ہے۔ یہ حدیث مقبول ہے اور عین ممکن ہے کہ اپنے درجہ میں صحیح ہو مگر غیر معمول بہ ہو گئی ہے۔ کسی حدیث کا صحیح ہونا، اس بات کو ثابت نہیں کرتا کہ یہ معمول بہ بھی ہے۔ مثلاً: حدیث صحیح ہے مگر منسوخ ہے۔ ناسخ بھی حدیثِ صحیح ہے اور منسوخ بھی حدیث صحیح تھی۔ صحیح بخاری و مسلم میں متفق علیہ کئی احادیث ایسی ہیں جن پر عمل نہیں کیا جاتا، اس لیے وہ منسوخ ہیں۔ یہ متفق علیہ اور اصح درجے کی حدیثیں ہیں مگر معمول بہ نہیں ہیں کیونکہ اُن کی ناسخ احادیث موجود ہیں۔ اسی طرح مرجوع اور متوقف فیہ بھی خبر واحد مقبول ہیں مگر غیر معمول بہ ہیں۔

اب آئیں آخر میں احادیث کی کتب کی اقسام پر بات کرتے ہیں

کتب حدیث کی اقسام

کتب حدیث کی گیارہ (۱۱) اقسام ہیں:

1- جامع

محدثین کی اصطلاح میں جامع اس حدیث کی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں ہر موضوع سے متعلق حدیثیں موجود ہوں مثلاً: ایمان، عقائد، احکام، آداب، تفسیر، شمائل، تاریخ، سیر، مغازی، مناقب، زہد و سلوک، الرقاق، اور بدء الخلق وغیرہ۔

اور صحاح ستہ [وہ چھ حدیث کی کتابیں جن میں اکثر حدیثیں صحیح ہیں اور وہ یہ ہیں 1- بخاری 2- مسلم: (ان دونوں کتابوں کی تمام حدیثیں صحیح ہیں، ان میں کوئی بھی ضعیف یا موضوع (من گھڑت) روایت موجود نہیں ہے) 3- ترمذی 4- ابوداود 5- نسائی 6- ابن ماجہ] میں حدیث کے صرف دو مجموعے ایسے ہیں جن کو جامع کہا جاتا ہے، اور وہ صحیح بخاری اور جامع ترمذی ہیں صحیح مسلم شریف میں اگرچہ ہر طرح کی حدیثیں موجود ہیں، لیکن اس میں تفسیر اور قراءت سے متعلق روایات کم ہیں، اسی لیے اس کو جامع نہیں کہا جاتا ہے (مقدمہ تحفۃ الاحوذی: ۱/ ۵۳) ان کے علاوہ علامہ ابن اثیر کی جامع

الاصول، علامہ ہیثمی کی مجمع الزوائد، حافظ جلال الدین سیوطی کی جمع الجوامع، اور الجامع الازھر من حدیث النبی الانور، اور علامہ علی متقی حنفی کی کنز العمال وغیرہ کتابیں بھی جامع میں داخل ہیں۔

2- سنن

سُنَن سنت کی جمع ہے، محدثین کی اصطلاح میں سنن حدیث کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کی جمع وترتیب فقہی ابواب پر ہو، ان کتابوں کا آغاز کتاب الطھارۃ اور کتاب الصلاۃ سے ہو، صحاح ستہ کی صرف چار کتابیں سنن میں داخل ہیں اور وہ یہ ہیں 1 : ترمذی2ابوداود3نسائی4ابن ماجہ۔ صحاح ستہ میں موجود سنن کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی سنن میں شامل ہیں: امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی کی "سنن دارمی"۔ امام دار قطنی کی "سنن دار قطنی امام بیہقی کی "سنن بیہقی" جسے السنن الکبری بھی کہا جاتا ہے، اور انہی کی "السنن الکبیرۃ" بھی ہے۔ سنن سعید بن منصور، وغیرہ۔ ان کے علاوہ محدثین نے سنن کی کئی کتابیں لکھی ہیں جو تعداد میں جامع سے کہیں زیادہ ہیں۔

3- مستخرج

اس حدیث کے مجموعے کو کہتے ہیں جس کا مولف کسی ایک خاص حدیث کی کتاب کو سامنے رکھ کر، اس کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے بیان کرے، محدثین نے اس قسم کی کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں امام یعقوب بن اسحاق اسفرائینی رحمہ اللہ کی مستخرج ابو عوانہ ہے جسے صحیح ابو عوانہ بھی کہتے ہیں، اس کتاب کو امام اسفرائینیر حمہ اللہ نے صحیح مسلم کی احادیث پر مستخرج کیا ہے، اسی طرح امام اسماعیلی نے صحیح بخاری شریف کی احادیث کو اپنی سند سے بیان کیا ہے اور ان کی اس کتاب کا نام "مستخرج اسماعیلی" ہے۔

4- مستدرک

اس حدیث کی کتاب کو کہا جاتا ہے جس کا مولف کسی خاص ایک یا دو حدیث کی کتابوں کو سامنے رکھ کر، اسی صاحب کتاب کی شروط پر احادیث درج کرتا ہے جو اُس کتاب کے موضوع میں شامل ہونے سے رہ گئی تھیں، اور پھر اپنی کتاب میں ان احادیث کو الگ کرکے جمع کردیتا ہے، اس عمل کو استدراک، اور اس کتاب کے مجموعے کو مستدرک کہتے ہیں، اس قسم کی سب سے مشہور کتاب امام حاکم رحمہ اللہ کی مستدرک حاکم ہے، جو انہوں نے بخاری و مسلم پر استدراک کرتے ہوئے تالیف فرمائی۔

5- مسند

اس حدیث کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جس میں ہر صحابی کی تمام روایات کو چاہے وہ کسی بھی موضوع سے متعلق ہوں ایک جگہ جمع کر دی گئی ہوں، اور صحابہ کرام کی ترتیب بھی تین لحاظ سے ہو گی:

١ (حروف تہجی کے اعتبار سے: مثلاً جن صحابہ کرام کا نام "ا" سے شروع ہو تا ہو، ان تمام کی احادیث ایک جگہ، پھر جن صحابہ کرام کا نام "با" سے شروع ہو تا ہو، ان کی احادیث ایک جگہ، الیٰ آخرہ

٢ (باعتبار سبقت اسلام: یعنی جن صحابہ کرام نے پہلے پہل اسلام قبول کیا، سب سے پہلے ان کی احادیث، مثلاً: پہلے عشرہ مبشرہ کی روایات، (عشرہ مبشرہ سے مراد وہ دس صحابہ کرام جنہیں دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دی گئی تھی، اور وہ یہ ہیں: سیدنا ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہ، ابو عبیدہ بن جراح، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید) پھر اصحاب بدر 'جو تعداد میں ٣١٣ ہیں۔ پھر اہل بیعت رضوان 'جو تعداد میں تقریباً ١۴٠٠ ہیں، اور پھر ان صحابہ کرام کی روایات ہوں گی جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔

٣۔ باعتبار شرف نسب: جیسے سب سے پہلے خاندان نبوت بنو ہاشم کی احادیث لائی جائیں گی، پھر ان کی جن کا تعلق بنو ہاشم سے ہو، جیسے سیدنا عثمان رضي اللہ عنہ، اس لیے کہ آپ کی والدہ ہاشمیہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی تھیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضي اللہ عنہ کی، اس لیے کہ آپ کی بیٹی ام المومنین سیدہ عائشہ رضي اللہ عنھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، اور ان کے بعد ان کی احادیث لائی جاتی ہیں جو شرف نسب میں زیادہ فضیلت والے ہوں۔

کتب مسانید بہت سی ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب امام اھل السنۃ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جمع کردہ مسند احمد بن حنبل ہے، اس کے علاوہ مسانید میں مسند ابو بکر بن ابی شیبہ، مسند بزار، مسند عبد بن حمید، مسند ابو داود طیالسی، مسند ابو یعلیٰ، مسند یعقوب بن شیبہ، اور مسند ابن ابی اسامہ، وغیرہ ہیں۔

6- معجم

اصطلاح محدثین میں اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو بترتیب شیوخ واساتذہ لکھا جائے، اور شیوخ کی ترتیب بھی تین لحاظ سے ہو گی:

1- ترتیب وفات کے لحاظ سے۔

2- تقویٰ اور علم کے لحاظ سے۔

3- حروف تہجی کے اعتبار سے۔

معجم میں سب سے مشہور کتاب امام ابو القاسم طبرانی رحمہ اللہ کی المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر ہے۔

7- الجزء

محدثین کی اصطلاح میں اس حدیث کی کتاب کو کہتے ہیں، جس میں کسی ایک صحابی کی، یا کسی ایک خاص موضوع یا خاص مسئلے پر احادیث جمع کی جائیں مثلاً اگر سیدنا ابو بکر صدیقص کی احادیث جمع کر دی جائیں تو وہ کتاب "جزء ابی بکر" ہو جائے۔ اجزاء میں سب سے مشہور جزء امام بخاری رحمہ اللہ کی 'جزء رفع الیدین' ہے، جس میں آپ نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کی احادیث جمع فرمائی ہیں، نیز آپ نے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی تمام احادیث کو "جزء القراءۃ" کے نام سے ایک کتاب میں جمع فرمادیا ہے۔ اسی موضوع پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی "کتاب القراءۃ" کے نام سے ایک مجموعہ حدیث جمع فرمایا ہے جسکا شمار بھی جزء ہی میں ہوتا ہے۔

8-اربعین

محدثین کی اصطلاح میں اربعین اس مجموعہ حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک راوی کی ایک ہی موضوع پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے، یا متعدد راویوں کی مختلف موضوع پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے، اس قبیل کی کتابوں میں سب سے مشہور کتاب امام نووی رحمہ اللہ کی "اربعین نوویہ" ہے

۔

9-کتب علل

ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں احادیث کے ضعف (FALT) کی وجوہات کو بیان کیا جائے، مثلاً: کوئی روایت اگر ضعیف ہے تو کیوں ہے؟ کیا اس کا کوئی راوی ضعیف ہے، یا اس سند کا سلسلہ ٹوٹا (منقطع) ہے، یا اور کوئی وجہ ہے۔ غرضیکہ احادیث کو ان کی علتوں (FALTS) کے ساتھ بیان کیا جائے، اس موضوع پر امام ابن جوزی رحمہ اللہ کی "العلل المتناہیۃ" اور امام دار قطنی رحمہ اللہ کی "کتاب العلل" اور امام ابن حاتم رحمہ اللہ کی "علل ابن حاتم" ہے۔

10-اطراف

محدثین کے نزدیک اطراف کی شکل یہ ہوتی ہے کہ ایک خاص حدیث کی تمام سندیں، یا کئی مخصوص احادیث کی اسانید کو جمع کر دیا، جہاں تمام اسانید ایک جگہ جمع ہو جائیں تو وہاں سے آگے ایک سند نقل کر دی جائے، اس قسم کی کئی کتابیں ہیں: مثلاً ابن عساکر رحمہ اللہ کی "الاشراف علی معرفۃ الاطراف" حافظ جمال الدین مِزّی رحمہ اللہ کی "تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف" حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی "تحاف المھرۃ باطراف العشرۃ" وغیرہ ہیں۔

11- مسلسل

اصطلاحِ محدثین میں مسلسل اس مجموعہ حدیث کو کہتے ہیں جس میں وہ احادیث جمع کی جائیں جن کے اندر ایک خاص راوی، یا کئی راویوں کی کوئی صفت، کوئی فعل (کام) یا کسی قول کا تسلسل موجود ہو، مثلاً: ایک راوی نے ایک حدیث بیان کی اور اس کے بعد وہ ہنس پڑے اور فرمانے لگے کہ: اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد میرے شیخ نے بھی اسی طرح ہنسا تھا، اور ان کے شیخ نے بھی یہ فعل کیا تھا اور فلاں صحابی نے بھی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد یہ عمل دہرایا تھا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد تبسم فرمایا تھا۔

اس قسم کی روایات کو جسمیں کسی حدیث کو بیان کرنے کے بعد کوئی خاص فعل یا عمل کیا گیا ہو تو اسے روایت "مسلسل بالفعل" کہا جائے گا، اگر کسی خاص صفت والی روایات جمع کی جائیں تو انہیں "مسلسل بالصفۃ" کہا جائے گا۔

اور اسی سلسلے کی ایک اور قسم ہے جسے حدیث "مسلسل باوّلیہ" کہتے ہیں، ان میں ہر راوی اپنی خاص روایت بیان کرنے کے بعد کہتا ہے کہ میرے شیخ نے یہ حدیث مجھے پہلی ملاقات میں بیان فرمائی ہے، اور اسی طرح ان کو بھی ان کے شیخ نے پہلی ملاقات میں یہ حدیث بیان کی تھی، الیٰ آخرہ۔

اسی کی ایک قسم "مسلسل بتحریک الشفتین" ہے کہ جب راوی اس حدیث کو بیان کرے تو اپنے ہونٹ ہلائے اور کہے کہ: میرے شیخ نے بھی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا، اسی طرح سیدنا ابن عباس رضي اللہ عنہ نے کیا تھا اور اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک لبوں کو حرکت دی تھی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العلمین خالق السموت والارضین والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیآءِ والمرسلین وعلیٰ الہ الطیبین واصحابہ الطّاھرین۔

اَمَّابَعۡدُ جاننا چاہیے کہ اسلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رسول اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔ کیوں نہ ہو کہ اللہ کے بعد رسول اللہ کا مرتبہ ہے۔ قرآن گویا لیمپ کی بتی ہے اور حدیث اس کی رنگین چمنی، جہاں قرآن کا نور ہے وہاں حدیث کا رنگ ہے۔ قرآن سمندر ہے حدیث اس کا جہاز، قرآن موتی ہیں اور مضامینِ حدیث ان کے غوّاص، قرآن اجمال ہے حدیث اس کی تفصیل، قرآن ابہام ہے حدیث اُس کی شرح، قرآن رُوحانی طعام ہے، حدیث رحمت کا پانی کہ پانی کے بغیر نہ کھانا تیار ہو نہ کھایا جائے، حدیث کے بغیر نہ قرآن سمجھا جائے نہ اُس پر عمل ہو سکے۔ قدرت نے ہمیں داخلی خارجی دو نوروں کا محتاج کیا ہے۔ نورِ

بصر کے ساتھ نور قمر وغیرہ بھی ضروری۔ اندھے کے لیے سورج بے کار، اندھیرے میں آنکھ بے فائدہ۔ ایسے ہی قرآن گویا سورج ہے حدیث گویا مومن کی آنکھ کا نور یا قرآن ہماری آنکھ کا نور ہے اور حدیث آفتابِ نبوت کی شعاعیں، کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہ ہو تو ہم اندھیرے میں رہ جائیں۔ اسی لیے ربّ العلمین نے قرآن کو کتاب فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نُور۔ " قَدۡ جَآءَ كُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيۡنٌ" یقین کرو کہ کتاب اللہ خاموش قرآن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی شریف بولتا ہوا قرآن۔ وہ قال ہے یہ حال۔ حضور کی ہر ادا قرآنی آیات کی تفصیل ہے۔ ع

تیرے کردار کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں

غرضیکہ قرآن و حدیث اسلام کی گاڑی کے دو پہیے ہیں یا مومن کے دو پر۔ جن میں سے ایک کے بغیر نہ یہ گاڑی چل سکتی ہے نہ مومن پرواز کر سکتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے تراجم کا بہت شوق ہے ہر شخص چاہتا ہے کہ میں اپنے ربّ اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سمجھوں یہ جذبہ نہایت قابلِ قدر ہے مگر بعض پڑھے لکھوں نے اس سے غلط فائدے اٹھائے کہ قرآن و حدیث کے ترجموں کے بہانوں سے بُرے عقائد اَور غلط خیالات پھیلا دیئے۔ آج مسلمانوں کے بیسیوں فرقے اور ان کا آپس میں ڈھول جوتا ان ہی ترجموں کا نتیجہ ہیں۔ پھر شامتِ اعمال سے اب وہ بھی پیدا ہوگئے جو سرے سے حدیث کا انکار ہی کرنے لگے، اُن کا فتنہ بہت پھیل رہا ہے۔ انکارِ حدیث پر بے شمار دلائل قائم کئے جانے لگے۔ مگر سب کی بنیاد چار شبہوں پر ہے۔ اگر یہ زائل ہو جائیں تو تمام اعتراضوں کی عمارت خود بخود ہی گر جاتی ہے۔

شُبہ نمبر۱:۔ قرآن مکمل کتاب ہے اور اس میں ہر چیز کا بیان ہے پھر حدیث کی کیا ضرورت، نیز اس کا سمجھنا بھی آسان ہے۔ رب فرماتا ہے: " وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡآنَ لِلذِّكۡرِ "

شُبہ کا ازالہ :۔ بے شک قرآن مکمل کتاب ہے مگر اس مکمل کتاب سے لینے والی کوئی مکمل ہستی چاہیے۔ اَور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سمندر سے موتی ہر شخص نہیں نکال سکتا شناور کی ضرورت ہے۔ قرآن حفظ کے لیے آسان ہے کہ بچے بھی یاد کر لیتے ہیں نہ کہ مسائل نکالنے کے لیے اِسی لیے لِلذِّكۡرِ فرمایا گیا یعنی یاد کرنے کے لیے۔

شبہ نمبر ۲:۔ رسُول ربّ کے قاصد ہیں جن کا کام ڈاکئے کی طرح رب کا پیغام پہنچانا ہے۔ نہ کہ کچھ سمجھانا اور بتانا۔ رب فرماتا ہے: "لَقَدۡجَآءَ كُمۡ رَسُوۡل"

شبہ کا ازالہ :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں خدائی کے معلّم بھی، مسلمانوں کو پاک سُتھرا فرمانے والے بھی رب نے فرمایا: "وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ" کیا بعض آیات پر ایمان ہے بعض پر نہیں۔ مشین کا استعمال سکھانے کے لیے مشین والوں کو کارخانے کی طرف سے کتاب بھی دی جاتی ہے اور معلّم بھی بھیجے جاتے ہیں۔

کارخانۂ قدرت کی طرف سے ہمیں جسم کی مشین دی گئی۔ اس کا استعمال سکھانے کے لیے کتاب قرآن شریف اور معلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے۔

معلّم خدائی کے وہ بن کے آئے جھکے اُن کے آگے سب اپنے پرائے

شبہ نمبر ۳:۔ موجودہ حدیثیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی نہیں ہیں یہ تو بعد میں لوگوں نے گھڑ کے بنالی ہیں۔ کیونکہ زمانۂ نبوی میں لکھنے کا اتنا رواج ہی نہ تھا۔

شبہ کا ازالہ :۔ پھر قرآن کی بھی خیر نہیں کہ زمانۂ نبوی میں سارا قرآن لکھا نہ گیا نہ کتابی شکل میں جمع ہوا۔ خلافتِ عثمانیہ میں اسے جمع کیا گیا۔ جناب زمانۂ نبوی میں قلم سے زیادہ حافظے پر اعتماد تھا۔ رب نے صحابہ کرام کو غضب کے حافظے عطا فرمائے تھے۔ بعد میں ضرورت پیش آنے پر قرآن بھی سینوں اور کاغذ کے پرچوں وغیرہ سے جمع کیا گیا۔ اور احادیث بھی حضرت علی مرتضٰی کے پاس بہت سی حدیثیں لکھی ہوئی تھیں۔ جنہیں آپ تلوار کے پر تلے میں رکھتے تھے اور لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ خیال رہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ
۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مسندِ امام اعظم رحمۃاللہ علیہ اور آپ کے شاگرد امام محمد نے مؤطا امام محمد اور آپ کے بد امام مالک نے رحمۃاللہ علیہ جو ۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مؤطا امام مالک رحمۃاللہ علیہ وغیرہ کتب حدیث لکھیں پھر اُن سے قریب ہی امام بخاری وغیرہم کا زمانہ ہے جنہوں نے بہت احتیاط سے احادیث چھانٹیں اور جمع کیں۔

شبہ نمبر ۴:۔ بعض حدیثیں بعض کے متعارض ہیں اور بعض عقل کے بھی خلاف ہیں لہٰذا گھڑی ہوئی ہیں۔

اس کا ازالہ :۔ حدیثیں صحیح ہیں آپ کی فہم میں غلطی ہے۔ سرسری نظر سے تو قرآن کی آیتیں بھی آپس میں

مخالف معلوم ہوتی ہیں کیاان کا بھی انکار کروگے۔قرآن وحدیث باقاعدہ علماء سے پڑھنی چاہیں محض ترجموں سے نہیں آتیں۔
آخری گزارش:۔منکرینِ حدیث سے ایک گزارش ہے کہ ہم لمبی بحث میں نہیں پڑتے صرف دو مسئلے قرآن کے ذریعہ آپ سے حل کراتے ہیں:۔

ا۔اسلام کاسب سے عام حکم ہے" اَقِيمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ " نماز قائم کرواور زکوۃ دو۔براہ مہربانی قرآنی نماز۔قرآنی زکوۃ ادا کر کے دکھادیجئے، جس میں حدیث سے امداد نہ لی گئی ہو۔نماز کل کتنے وقت کی ہے اور کتنی رکعتیں ہیں۔زکوۃ کتنے مال پر کتنی ہے۔
۲۔قرآن نے صرف سوٴر کا گوشت حرام کیاہے۔کُتّے،بلّے، گدھے اور سوٴر کے کلیجی گردوں کی حرمت قرآن سے دکھادیجئے۔
غرضیکہ چکڑالویّت صرف قولی مذہب ہے جس پر عمل ناممکن ہے۔(مراۃالمناجع)
ایک اور بڑامسئلہ یہ ہے کہ لوگ آسانی کے خاطر اہل تشیع کی طرف بھی رجوع کرنے لگے ہیں۔یہ ایک عجیب معاملہ تھا۔بندۂ فقیر کے دل میں یہ بات آئی کہ جب امام اعظم ابوحنیفہؒ، سیدناامام جعفرالصادقؓ کے شاگرد رشید ہیں تو کیاوہ علم جوآپ سے امامؒ نے حاصل کیااس میں توفرق نہیں آنا چاہیئے۔بندہ کے خیال میں چنداں فرق تو ہوسکتاہے لیکن شرق غرب کا نہیں۔اس لئے جو مراجع فقیر کو میسر آئے ان سے سیدناامام الجعفرالصادقؓ کی احادیث کو جمع کیاتو یہ مسند معرض وجود میں آئی جس کو المرویات ابو عبداللہ امام جعفرالصادق بن محمد بن علی بن حسینؓ کا نام دیا جبکہ اس کا نام مسندامام الجعفرالصادق بھی ہوگا۔اس سارے سلسلہ میں ایک اور بات سامنے آئی کہ اس پر سوائے ایک شیعہ کے کسی نے کام نہیں کیا تھا۔
جب مطلوبہ مجموعہ بناتو یہ بات اظہر من الشّمس ہوگئی کہ ماشاء اللہ امام اعظمؒ نے وہی علم ظاہر فرمایا جو امامؓ سے حاسل کیا تھا۔لہٰذا فقہ حنفی اور میسر امامؓ میں کوئی خاص فرق نہیں۔
یہ ایک ابتدائی کوشش ہے۔اس پر مزید کام ہوسکتاہے۔اس میں جو عمدہ کام ہواسب اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ہے اور جو کوتاہیاں اور کمزوریاں ہے وہ بندہ فقیر کی طرف سے ہیں۔اللہ کریم کی جناب میں دست بستہ معافی کی درخواست ہے کہ وہ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے معاف فرمادے آمین! بجاہ نبیہ الکریم الامین ﷺ!
بارالہا! اسے قبول عام عطافرمااور ہمارے لئے توشۂ آخرت بنااور ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطافرماآمین!

بندۂ ناچیز
محمد طاہر ہاشمی بن نور احمد ہاشمی
ایم اے اسلامیات، ایم اے ہسٹری
سکنہ سمبڑیال

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

نام و نسب

آپ کا نام: حضرت جعفرِ طیار رضی اللہ عنہ کی نسبت سے "جعفر" رکھا گیا۔ کنیت: ابو عبد اللہ، ابو اسماعیل اور ابو موسیٰ ہے۔ لقب: صادق ،فاضل، طاہر، اور کامل ہے۔ سلسلہ نسب اسطرح ہے: امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن علی امام زین العابدین بن سید الشہداء امام حسین بن حضرت علی المرتضیٰ (رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)۔ آپکی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی امِ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے۔ یعنی آپ والدہ کی طرف سے "صدیقی" اور والد کی طرف سے" علوی فاطمی سید" ہیں۔ آپ کے نانا سیدنا قاسم بن محمد مدینہ منورہ کے سات فقہا میں سے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ سیدہ ام فروہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی بھی تھیں اور پڑنواسی بھی۔ اس لیے آپ فرمایا کرتے تھے "ولدنی ابو بکر مرتین" یعنی مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دوہری ولادت ہونے کا شرف حاصل ہے۔

تاریخِ ولادت

بروز جمعۃ المبارک، 17/ ربیع الاول، 80ھ، بمطابق، 24/ اپریل، 702ء۔ مدینۃ الرسول ﷺ کی پر نور فضا میں ولادت ہوئی۔

تحصیلِ علم

آپ نے خاندانی روایات کی مطابق ظاہر و باطنی علوم کی تحصیل و تکمیل اپنے والدِ گرامی سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور اپنے دادا گرامی سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور اپنے نانا جان فقیہِ اعظم مدینۃ المنورہ سیدنا امام قاسم بن محمد سے حاصل کی۔ ان کے علاوہ صحابیِ رسول ﷺ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی تحصیلِ علم کیا۔

بیعت و خلافت

اپنے والدِ گرامی سے روحانی تربیت حاصل کی۔ ان کے علاوہ اپنے نانا جان فقیہِ اعظم مدینۃ المنورہ، سیدنا امام قاسم بن محمد سے بھی اکتساب فیض کیا۔ امام قاسم کو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فیض ملا ہے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے فیضِ صحبت کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی فیض حاصل ہوا۔

سیرت و خصائص

ملتِ نبوی کے سلطان، دینِ مصطفیٰ ﷺ کے پاسبان، علومِ نبویہ کے مظہر ووارثِ کامل ، اہلِ حق کے امام، اہلِ ذوق کے پیشرو، صاحبانِ عشق و محبت کے پیشوا، عابدوں کے مقدّم، زاہدوں کے مکرم، خاندانِ نبوت کے چشم وچراغ حضرت سید نا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۔ آپ کے کمالات اس قدر ہیں کہ دائرہ تحریر سے باہر ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کمال ہو سکتا ہے کہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس دو سال رہ کر درجۂ کمال تک پہنچ گئے اور نعرہ لگایا! "لولا السنتان لهلك النعمان" (اگر مجھے امام موصوف کی صحبت کے دو سال نہ ملتے تو میں ہلاک ہو جاتا)۔

عبید بن رافع فرماتے ہیں: کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔ آپ درمیانہ قد، خوبصورت جسم، اور چہرہ ایسا حسین کہ جیسے سورج آپ کے چہرہ انور میں گردش کر رہا ہو۔ کالی سیاہ زلفیں، اور ان زلفوں میں چہرہ ایسے نظر آرہا تھا جیسے اندھیری میں رات میں چودھویں کا چاند نظر آتا ہے۔

عمرو بن مقدام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ جب میں امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتا تھا، تو آپکے چہرہ انور کی زیارت کرتے ہی یہ خیال آتا کہ اس نورانی شخصیت کا تعلق انبیاء کے پاک گھرانے سے ہے۔

سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اہل بیت میں امام جعفر بن محمد سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہیں دیکھا۔ مشہور محدث حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: کہ میں نے آپ جیسا عالم، زاہد، حسین، اور سخی نہیں دیکھا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپ کی ذات اخلاق وعاداتِ مصطفیٰ ﷺ اور حسنِ مصطفیٰ ﷺ کا حسین امتزاج تھی۔ اور تمام علوم میں درجہ کمال حاصل تھا۔ تمام نسبتوں اور فضیلتوں کے باوجود آپ سب سے زیادہ خوفِ خدا کے مالک تھے۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے فرزند رسول ﷺ! مجھے نصیحت فرمائیں کیونکہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ فرمایا: یا ابا سلیمان! آپ تو زاہدِ زمانہ ہیں۔ آپ کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے۔ داؤد نے عرض کیا اے فرزند رسول ﷺ! آپ کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔ اس لیے آپ پر واجب ہے کہ سب کو نصیحت کریں۔ فرمایا: یا ابا سلیمان! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جد بزرگوار انبیاء کے سردار ﷺ میرا دامن پکڑیں اور یوں فرمادیں کہ میرا حق متابعت کیوں نہ ادا کیا: کیونکہ یہ کام نسب کی شرافت پر موقوف نہیں۔ بلکہ درگاہِ رب العزت میں عمل کی پسندیدگی معتبر ہے۔ یہ سن کر داؤد بہت روئے۔ اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی: کہ اے پروردگار! جس شخص کی سرشت نبوت کے آب و گل سے ہے، اور جس کی طبیعت کی ترکیب آثارِ رسالت ﷺ سے ہوئی ہے، اور جس کے جدِ بزرگوار رسول کریم ﷺ ہیں، اور ماں حضرت فاطمہ بتول ہیں۔ جب وہ ایسی حیرانی میں ہے تو داؤد کس شمار میں ہے۔

وصال

آپ کا وصال 15/ رجب 148ھ، بمطابق 765ء مدینۃ المنورہ میں ہوئی، اور جنت البقیع میں قبہ اہلبیت میں مدفون ہوئے۔

نوٹ: حدیث مبارکہ کا نمبر آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔ یہ نمبر میرے سورس کا ہے۔

كتاب مَا جَاءَ فِي الإِيمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

کتاب: اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَاب عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 15

ابوالخطاب زیاد بن یحییٰ البصری، عبداللہ بن میمون، جعفر بن محمد، ان کے والد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو چیز اسے ملنے والی تھی وہ اسے ہی ملی کسی اور کے پاس نہیں جاسکتی تھی اور جو چیز اسے نہیں ملنی وہ کسی صورت اسے نہیں مل سکتی اس باب میں حضرت عبادہ جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث جابر کی حدیث سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

كتاب خَيْرِ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ

کتاب: سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 45

سوید بن سعید واحمد بن ثابت جحدری، عبدالوہاب ثقفی، جعفر بن محمد، محمد، جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خطاب فرماتے تھے توآنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر سے خوف دلا رہے ہیں فرماتے تمہاری صبح ایسی ہے تمہاری شام ایسی ہے (ایسی ہو گی) اور فرماتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے، پھر

فرماتے اما بعد ! سب سے بہتر امر اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے، سب سے بدترین کام دین میں نئی باتوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور فرماتے تھے جس شخص نے بعد وفات مال چھوڑا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا عیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہے۔

أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 1583

عتبہ بن عبداللہ، ابن مبارک، سفیان، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے جیسے کہ اس کا حق ہے۔ پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ یقین رکھو سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔ سب سے بری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر فرماتے میں اور قیامت اتنی قریب ہیں جتنی یہ دو انگلیاں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رخسار مبارک سرخ ہو جاتے آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں کہ صبح یا شام کے وقت تم لوگوں کو

لشکر لوٹ لے گا۔ جو شخص مال چھوڑ کر مرے گا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ کر مرے گا اس کا قرض اور بچوں کی پرورش کا میں ذمہ دار ہوں کیونکہ کہ میں مسلمانوں کا ولی ہوں۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

سنن دارمی: جلد اول: حدیث نمبر 208

امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر یہ ارشاد فرمایا بیشک سب سے افضل ہدایت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی لائی ہوئی ہدایت ہے اور سب سے برا کام نیا پیدا شدہ کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ

سنن دارمی: جلد اول: حدیث نمبر 636

امام جعفر صادق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں تحریر پڑھ کر سنانا اور حدیث بیان کرنا ایک جیسی حثیت رکھتے ہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ قَالَ يَحْيَى

وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ أَعْلَى بِهَا صَوْتَهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَأَوْمَأَ وَصَفَ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 313

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے سب سے افضل طریقہ محمد کا طریقہ ہے بدترین چیز نوایجاد ہیں پھر جوں جوں آپ قیامت کا تذکرہ فرما رہے تھے آپ کی آواز بلند ہوتی جاتی اور جوش میں اضافہ ہوتا جاتا اور ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں پھر فرمایا کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یہ کہہ کر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيَخْطُبُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَيَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا أَوْ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 859

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا اللہ جس شخص کو ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے

سب سے افضل طریقہ محمد کا طریقہ ہے بدترین چیزیں نو چیزیں ہیں اور ہر نو ایجاد چیز بدعت ہے پھر جوں جوں آپ قیامت کا تذکرہ فرماتے جاتے آپ کی آواز بلند ہوتی جاتی چہرہ مبارک سرخ ہوتا جاتا اور جوش میں اضافہ ہوتا جاتا اور ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں اور پھر فرمایا کہ تم پر صبح کو قیامت آ گئی یا شام کو جو شخص مال و دولت چھوڑ جائے وہ اس کے اہل خانہ کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ جائے وہ میرے ذمے ہے اور میں مسلمانوں پر ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔

كتاب النبى أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِين

کتاب: نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اہل ایمان کے بہت قریب ہیں

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ وَإِلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 574

علی بن محمد، وکیع، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو مال چھوڑے تو وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جو قرضہ یا عیال چھوڑے تو ان کا ذمہ مجھ پر ہے۔ اور وہ عیال میرے سپرد ہیں اور میں اہل ایمان کے بہت قریب ہوں۔

أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ

الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 1583

عتبہ بن عبداللہ، ابن مبارک، سفیان، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے جیسے کہ اس کا حق ہے۔ پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ یقین رکھو سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔ سب سے بری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر فرماتے میں اور قیامت اتنی قریب ہیں جتنی یہ دو انگلیاں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رخسار مبارک سرخ ہو جاتے آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں کہ صبح یا شام کے وقت تم لوگوں کو لشکر لوٹ لے گا۔ جو شخص مال چھوڑ کر مرے گا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ کر مرے گا اس کا قرض اور بچوں کی پرورش کا میں ذمہ دار ہوں کیونکہ کہ میں مسلمانوں کا ولی ہوں۔

قَالَ وَكَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 507

پھر فرمایا کہ میں مسلمانوں پر ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص مال دولت چھوڑ جائے وہ اس کے اہل خانہ کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ جائے وہ میرے ذمے ہے۔

کتابُ محبتِ رسولِ اللہ ﷺ واھل بیت

کتاب: رسول ﷺ اور اہل بیت کی محبت

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1699
نصر بن علی جہضمی، علی بن جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر بن محمد، علی بن حسین، ان کے والد، حضرت علی بن ابی طالب (رض) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت حسن (رض) وحسین کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا جو مجھ سے محبت کرے گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں، ان کے والدین (یعنی علی اور فاطمہ (رض) سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مسند احمد: جلد اول: حدیث نمبر 543

حضرت امام حسین (رض) سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک مرتبہ حضرات حسنین (رض) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو شخص مجھ سے محبت کرے، ان دونوں سے محبت کرے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

كتاب تَرَكْتُ فِيكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

کتاب: میں تم میں کتاب اللہ اور اپنی عترت اہل بیت چھوڑ رہا ہوں

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ الْأَنْمَاطِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ

فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1755

نصر بن عبدالرحمٰن کوفی، زید بن حسن، جعفر بن محمد، محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حج کے موقع پر اپنی اونٹنی قصوی پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے لوگو! میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اگر انھیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک قرآن مجید اور دوسرے میرے اہل بیت۔ اس باب میں حضرت ابوذر، ابوسعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید (رض) سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ زید بن حسن سے سعد بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

كتاب شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

کتاب: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لئے ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ

فَمَالَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 334

محمد بن بشار، ابوداؤد طیالسی، محمد بن ثابت بنانی، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لیے ہے محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر نے فرمایا اے محمد جو کبیرہ گناہوں والے ہوں گے ان سے شفاعت کا کیا تعلق یہ حدیث اس سند سے غریب ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

سنن ابن ماجہ: جلد سوم: حدیث نمبر 1190

عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی، ولید بن مسلم، زہیر بن محمد، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ارشاد فرماتے تھے کہ روز قیامت میری شفاعت ان لوگوں کیلئے ہوگی جو میری امت میں سے بہت گناہ گار ہیں یعنی صلحاء اور اولیاء کرام کی شفاعت ترقی کے درجات کیلئے ہوگی۔

كِتَاب الْعِلْم

کتاب: علم کے مسائل

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنْ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنْ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلْ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 187

عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز، حضرت یزید بن ہرمز (رض) سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس (رض) سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تو ابن عباس (رض) نے کہا اگر مجھے علم چھپانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہ لکھتا، ان کی طرف نجدہ نے لکھا کہ آپ مجھے خبر دیں کیا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے اور کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے لیے حصہ مقرر فرماتے تھے اور کیا آپ بچوں کو قتل کرتے تھے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ کس کا حق ہے۔ ابن عباس (رض) نے اس کی طرف (جواباً) تحریر فرمایا تو نے مجھ سے پوچھنے کے لیے لکھا، کیا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انھیں جہاد میں ساتھ لے جاتے تھے اور وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور انھیں مال غنیمت میں سے کچھ عطا بھی کیا جاتا تھا بہر حال مال غنیمت میں سے ان کے لیے حصہ مقرر نہ کیا جاتا تھا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بچوں کو قتل نہ کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کرنا اور تو نے مجھ سے پوچھنے کے لیے لکھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہو جاتی ہے، تو میری عمر کی قسم بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی داڑھی نکل آتی ہے لیکن وہ اپنے لینے اور دینے میں کمزور ہوتے ہیں پس جب وہ باسلیقہ لوگوں کی طرح اپنا فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں تو اس کی مدت یتیمی ختم ہو جائے گی اور تو نے مجھ سے مال غنیمت میں پانچواں حصہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا ہے کہ اس کا حقدار کون ہے ہم کہا کرتے تھے کہ وہ ہمارا حق ہے لیکن قوم نے ہمیں یہ حق دینے سے انکار کر دیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلْ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنْ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 188

ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز، اس سند سے یہ حدیث مروی ہے حضرت یزید بن ہرمز سے ہے کہ نجدہ نے ابن عباس (رض) کی طرف لکھا اور اس نے چند باتوں کے بارے میں پوچھا باقی حدیث اسی طرح ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بچوں کو قتل نہ کیا کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے بھی وہ علم حاصل ہو جائے جو حضرت خضر (علیہ السلام) کو اس بچے کے بارے میں عطا ہوا تھا جسے انھوں نے قتل کر دیا دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ تو مومن کی تمیز کر کافر کو قتل کر دے اور جو مومن ہو اسے چھوڑ دے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2917

عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان ابن بلال، جعفر، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک مرتبہ بازار سے گزرتے ہوئے کسی بلندی سے مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے اور صحابہ کرام (رض) آپ کے دونوں طرف تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھیڑ کا ایک بچہ جو چھوٹے کانوں والا تھا اسے مرا ہوا دیکھا آپ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ کرام (رض) نے عرض کیا ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ صحابہ کرام (رض) نے عرض کیا اللہ کی قسم اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے حالانکہ اب تو یہ مردار ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ کے ہاں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس طرح تمہارے نزدیک یہ مردار ذلیل ہے۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2918

محمد بن مثنی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ سامی، عبدالوہاب ثقفی، جعفر (رض) حضرت جابر (رض) نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے صرف لفظی فرق ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

سنن ابوداؤد: جلد اول: حدیث نمبر 185

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن ابن بلال، جعفر، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "عالیہ" کی جانب سے داخل ہوتے ہوئے ایک بازار سے گذرے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دونوں جانب لوگ تھے راستہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بکری کا ایک مردہ بچہ ملا جس کے دونوں کان چھوٹے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ تم میں سے کون شخص پسند کرے گا اس بات کو کہ یہ بکری کا بچہ اس کو مل جائے راوی نے یہ حدیث آخر تک بیان کی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 1187
محمد بن کثیر، سفیان، جعفر، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے تھے کہ میں مسلمانوں سے خود ان کے نفس سے زیادہ قریب ہوں پس (اگر کوئی شخص مرنے کے بعد) مال چھوڑ جائے تو اس کے حقدار اس کے گھر والے ہیں اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ جائے تو اس کے بال بچوں کی پرورش اور قرض کی ادائیگی میری ذمہ داری ہے۔

كتاب طَهَارَة

کتاب: طہارت

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ لِي جَابِرٌ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عَمِّكَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا فَقَالَ إِنِّي كَثِيرُ الشَّعْرِ فَقُلْتُ مَهْ يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 312
ایک مرتبہ حسن بن محمد نے حضرت جابر (رض) سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین مرتبہ اپنے ہاتھوں سے اپنے سر پر پانی بہاتے تھے وہ کہنے لگے کہ میرے تو بال بہت لمبے ہیں حضرت جابر (رض) نے فرمایا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک میں تعداد کے اعتبار سے بھی تم سے زیادہ بال تھے اور مہک کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ يَصُبُّ عَلَى

رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 926

حضرت جابر (رض) سے غسل جنابت کے متعلق مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین مرتبہ اپنے سر سے پانی بہاتے تھے وہ کہنے لگے کہ میرے تو بال لمبے بہت ہیں حضرت جابر (رض) نے فرمایا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک میں تعداد کے اعتبار سے تم سے زیادہ بال لمبے تھے اور مہک کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ لمبے تھے۔

كِتَاب الْحَيْضِ والنَّفَاسِ

کتاب: حیض کے احکام ومسائل

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 217

محمد بن قدامہ، جریر، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس کی حالت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا کہ جب ان کو نفاس کا خون جاری ہوا مقام ذوالحلیفہ میں تو رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ تم ان کو غسل کرنے کا حکم کرو اور احرام باندھنے کا حکم کرو۔

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 294

عمرو بن علی و محمد بن مثنی و یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، حضرت جعفر صادق (رض) سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے نقل فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کس طریقہ سے فریضہ حج انجام دیا؟ انھوں نے بیان فرمایا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (مدینہ منورہ سے حج کرنے کے واسطے روانہ ہوئے) جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تو ہم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ روانہ ہوگئے۔ جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابی بکر نامی لڑکے کی ولادت ہوگئی۔ انھوں نے کسی کو خدمت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھیجا کہ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ تم غسل کرلو اور لنگوٹ کس لو۔ اس کے بعد لبیک پکارو۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ

عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 394

محمد بن قدامہ، جریر، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس کو جس وقت مقام ذوالحلیفہ میں نفاس جاری ہو گیا تو رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ان کے شوہر) حضرت ابو بکر صدیق سے کہا کہ ان کو غسل کرنے اور احرام باندھنے کا حکم دو۔

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 431

عمرو بن علی و محمد بن مثنی، ویعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعد، جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا انھوں نے کہا ہم لوگ جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجہ الوداع کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے فرمایا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ سے نکلے جس وقت ماہ ذی القعدہ کے پانچ روز گزرے تھے اور ہم لوگ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ نکلے جس وقت ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو اسماء بنت عمیس (اہلیہ ابو بکر) کو بچہ کی ولادت ہو گئی کہ جن کا نام محمد بن ابی بکر تھا۔ انھوں نے کسی کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں روانہ کیا اور پوچھا اب مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم غسل کر کے لنگوٹ باندھ لو۔ اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لبیک پکارا (یعنی اب احرام باندھ لو)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُهِلَّ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 1073

علی بن محمد، یحییٰ بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، جابر فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کی ولادت کے بعد نفاس آیا انھوں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیغام بھیج کر مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا غسل کرلے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ لے۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتْ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 1932

ابراہیم بن ہارون بلخی، حاتم، جعفر بن محمد (رض) سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے والد محمد باقر سے سنا کہ حضرت ابن علی بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ گزرا لوگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حضرت حسن نے فرمایا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو برا لگا سر کے اوپر سے یہودی کے جنازہ کا جانا اس وجہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوگئے۔

كتاب فِي أَرْضٍ بَارِدَةٍ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

کتاب: سرد علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِي أَرْضٍ بَارِدَةٍ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأَحْثُو عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 577

ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، محمد، حضرت جابر (رض) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم سرد علاقہ میں رہتے ہیں تو غسل جنابت کیسے کریں؟ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں۔

كتابُ الصّلوٰةِ

نماز کے احکام و مسائل

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 547

ابراہیم بن ہارون، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد بن علی بن حسین، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز فجر اس وقت ادا فرمائی جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو علم ہوگیا کہ صبح کا وقت ہوگیا ہے (مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی نظر آگئی)

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 1316

عمرو بن علی، یحیٰ، جعفر بن محمد، جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز کے دوران تشہد کے پڑھنے کے بعد فرماتے تھے سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام اور سب سے بہتر ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہدایت ہے۔

أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 1395

ہارون بن عبداللہ، یحییٰ بن آدم، حسن بن عیاش، جعفر بن محمد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر جس وقت ہم لوگ واپس آتے تو ہم لوگ اپنے اونٹوں کو آرام پہنچاتے۔ حضرت امام محمد نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ کونسا وقت ہوتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ سورج کے زوال کے بعد ہی۔

كتاب نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا

کتاب: مجھے میرے محبوب نے منع فرمایا ہے کہ میں رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے قرأت کروں

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1074

زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابوعامر عقدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ابن عباس (رض) حضرت علی (رض) بن ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب نے منع فرمایا ہے کہ میں رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے قرأت کروں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ح إِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجْلَانَ فَإِنَّهُمَا زَادَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمْ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1075

یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن نافع، عیسیٰ بن حماد مصری، لیث ،یزید بن ابی حبیب، ہارون بن عبداللہ، ابن ابی فدیک، ضحاک ابن عثمان، مقدامی یحییٰ، یحییٰ قطان، ابن عجلان، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ بن زید، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد، ابن عمر (رض)، ہناد بن سری، عبدہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ضحاک، ابن عجلان، ابن عباس (رض) حضرت علی (رض) سے روایت ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رکوع کرتے ہوئے قرآن کی قرأت سے منع فرمایا ہے ان حضرات کی روایت میں سجدہ سے نہی کا ذکر نہیں ہے۔

حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1076

قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، محمد بن منکدر، عبداللہ بن حنین، حضرت علی (رض) سے ہی ایک اور سند سے یہی حدیث مذکور ہے لیکن اس میں سجدہ کا ذکر نہیں۔

حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1664

حجاج بن شاعر، معلیٰ بن اسد، وہیب بن خالد، جعفر بن محمد، عقیل، ام ہانی (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فتح مکہ والے سال ان کے گھر میں آٹھ رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں ایک ہی کپڑے میں کہ جس کے دائیں حصے کو بائیں جانب اور بائیں حصہ کو دائیں جانب ڈال رکھا تھا۔

كتاب أَكَلَ كَتِفًا وَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

کتاب بکری / بھیڑ کے شانے کا گوشت کھایا اور بغیر وضو نماز پڑھی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ

سَلَمَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 491

محمد بن صباح، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، محمد، علی بن حسین، زینب بنت ام سلمہ، حضرت امّ سلمہ (رض) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں بکری کا شانہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے تناول فرمایا اور نماز پڑھنے لگے پانی کو چھوا تک نہیں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

مسند احمد: جلد نہم: حدیث نمبر 6408

حضرت ام سلمہ (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے شانے کا گوشت تناول فرمایا اسی دوران حضرت بلال آگئے اور نبی علیہ السلام پانی کو ہاتھ لگائے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

كتاب لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ

کتاب نماز کھانے اور دوسرے کاموں کے لئے موئخر نہ کریں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 366

محمد بن حاتم بن بزیع، معلیٰ، ابن منصور، محمد بن میمون، جعفر، بن محمد، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ نماز کھانے یا کسی دوسرے کام کے واسطے موخر نہ کیا جائے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا فَجَائَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 184

محمد بن مثنی، یحییٰ، جعفر بن محمد، علی بن حسین، زینب بنت ام سلمه (رض) سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں (یعنی وضو وغیرہ نہیں کیا)

قَالَ عَبْد اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَابْنُ الْقِشْبِ يُصَلِّي فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَهُ وَقَالَ يَا ابْنَ الْقِشْبِ تُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا أَوْ مَرَّتَيْنِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَشُكُّ

مسند احمد: جلد نہم: حدیث نمبر 32930

حضرت ابن بحینہ (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

كِتَاب الْجُمُعَة

کتاب جمعہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2000

عبد بن حمید، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ کے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے فرماتے تھے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز بلند ہو جاتی پھر اسی طرح حدیث بیان کی جیسے گزر چکی۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2001، 2007

ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، جعفر، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی وہ حمد و ثنا بیان فرماتے جو اس کے شایان شان ہے پھر فرماتے کہ جس کو اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے پھر آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری۔

حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1984

قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، حضرت جعفر (رض) سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حضرت جابر (رض) بن عبداللہ سے پوچھا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ کی نماز کب پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے پھر ہم اپنے اونٹوں کو آرام دلانے کے لیے لے جاتے تھے راوی عبداللہ نے اپنی حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ سورج کے ڈھلنے تک۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1999

محمد بن مثنی، عبدالوہاب بن عبدالمجید، جعفر بن محمد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز بلند ہو جاتی اور غصہ شدید ہو جاتا (اور یوں معلوم ہوتا) گویا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ وہ صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے اور فرماتے ہیں کہ قیامت کو اور مجھے اس طرح بھیجا گیا جس طرح یہ دو انگلیاں اور شہادت والی اور درمیانی انگلی ملا کر فرماتے اما بعد کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت ہے اور سارے کاموں میں بدترین کام نئے نئے طریقے ہیں (یعنی دین کے نام سے نئے طریقے جاری کرنا) اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر فرماتے ہیں کہ میں ہر مومن کو اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں جو مومن مال چھوڑ کر مرا وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جو مومن قرض یا بچے چھوڑ جائے اس کی تربیت وپرورش اور ان کے خرچ کی ذمہ داری مجھ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2020

عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، ابن بلال، جعفر، ابن ابی رافع فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ (رض) کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ نکل گیا حضرت ابوہریرہ (رض) نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو انھوں نے سورت الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورت (إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ) پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ (رض) نے دو سورتیں ملا کر پڑھی ہیں جیسا کہ حضرت علی (رض) بن ابی طالب کوفہ میں پڑھتے تھے حضرت ابوہریرہ (رض) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جمعہ کے دن یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي

السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2021

قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، ح، قتیبہ، عبدالعزیز دراوردی، جعفر، عبیداللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ (رض) کو اپنا نائب مقرر کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی، صرف اتنا فرق ہے کہ حاتم کی روایت میں ہے کہ آپ نے پہلی رکعت میں سورت الجمعہ اور دوسری رکعت میں (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ) پڑھی اور عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح ہے۔

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

سنن ابوداؤد: جلد اول: حدیث نمبر 1121

قعنبی، سلیمان بن بلال، جعفر، ابن ابی رافع (رض) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوہریرہ (رض) نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو سورت جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں "إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ" ابن ابی رافع کہتے ہیں کہ میں نماز سے فراغت کے بعد ابوہریرہ (رض) سے ملا تو کہا آپ نے وہ دو سورتیں پڑھیں جو کوفہ میں حضرت علی (رض) پڑھتے تھے۔ اس پر ابوہریرہ (رض) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 505

قتیبہ، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد بن عبیداللہ بن ابورافع سے روایت کہ مروان حضرت ابوہریرہ (رض) کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر کے مکہ چلا گیا حضرت ابوہریرہ (رض) نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورت الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورت المنافقوں پڑھی عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ (رض) سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ آپ نے یہ دونوں سورتیں اس لیے پڑھیں کہ حضرت علی کوفہ میں یہی پڑھتے تھے حضرت ابوہریرہ (رض) نے فرمایا میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے اس باب میں حضرت ابن عباس نعمان بن بشیر اور ابوعنبسہ خولانی سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی (رح) فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ (رض) کی حدیث حسن صحیح ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ کی نماز میں سورت الاعلی اور سورت الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ خُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَجَلَسَ بَيْنَهُمَا

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 226

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو خطبے پڑھے جمعہ کو اور بیٹھے درمیان میں ان کے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو النَّضْرِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ فَقَالَ كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ جَعْفَرٌ وَإِرَاحَةُ النَّوَاضِحِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 425

محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر (رض) سے پوچھا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ کی نماز کب پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ کہ ہم لوگ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے بعد اپنے گھر واپس لوٹ آتے تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام کرنے کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَعَلَا صَوْتُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ صَبَّحْتُمْ مَسَّيْتُمْ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 506
حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ جوں جوں آپ قیامت کا تذکرہ فرماتے جاتے آپ کی آواز بلند ہوتی جاتی چہرہ مبارک سرخ ہوتا جاتا اور جوش میں اضافہ ہوتا جاتا اور ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1983
ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، یحیٰی بن دم، حسن بن عیاش، جعفر بن محمد، حضرت جابر (رض) بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں ہم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹ کر اپنے اونٹوں کو آرام دلاتے تھے راوی حسن نے کہا کہ میں نے جعفر سے پوچھا کہ کس وقت تک تو انھوں نے فرمایا کہ سورج ڈھلنے تک۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهُ

يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 743 / 742

محمد بن مثنی، عبدالوہاب ثقفی، جعفر، جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غسل جنابت فرماتے تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتے حسن بن محمد (رض) نے کہا میرے بال تو زیادہ ہیں تو جابر (رض) کہتے ہیں میں نے کہا اے بھتیجے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بال مبارک تیرے بالوں سے زیادہ اور بہت پاکیزہ تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2077

عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، عطاء بن ابی رباح، زوجہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سیدہ عائشہ (رض) سے روایت ہے کہ آندھی اور بارش کے دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرہ اقدس پر اس کے آثار معلوم ہوتے تھے کبھی فکر ہوتی اور کبھی جاتی رہتی، جب بارش ہو جاتی تو اس سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خوش ہو جاتے اور فکر چلی جاتی، سیدہ عائشہ (رض) فرماتی ہیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کیا گیا ہو، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بارش کو دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

كتاب الصيام

کتاب :صیام کے احکام ومسائل

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمْ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 174

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، شعیب، لیث، ابن ہاد، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس سال فتح مکہ ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ماہ رمضان میں مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (وادی) کراع الغمیم پہنچ گئے اور لوگ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے۔ روزے رکھتے رہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس کی اطلاع ملی کہ روزہ رکھنا لوگوں کو دشواری اور تکلیف کا سبب بن گیا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک پیالہ پانی طلب فرمایا نماز عصر کے بعد اور پی لیا۔ لوگ دیکھ رہے تھے۔ اس پر بعض حضرات نے روزہ افطار کر لیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ کر اور بعض حضرات نے روزہ رکھا۔ جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ اطلاع ملی کہ بعض حضرات روزہ رکھے ہوئے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا وہ نافرمان ہیں۔

كتاب السفر

کتاب: سفر کے احکام و مسائل

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ حَتَّى رَأَى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةَ إِذَا صَامَ

فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ أَفْضَلُ وَإِنْ أَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وقَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلِهِ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هَذَا إِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللَّهِ فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 693

قتیبہ، عبدالعزیز بن محمد، جعفر بن محمد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فتح مکہ کے سال مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے توآپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا یہاں تک کہ کراع الغمیم کے مقام تک پہنچے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ لوگوں نے بھی روزے رکھے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فعل کے منتظر ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ رہے تھے پس بعض نے روزہ افطار کر لیا اور بعض نے مکمل کیا جب یہ خبر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پہنچی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں اس باب میں کعب بن عاصم ابن عباس اور ابوہریرہ (رض) بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی (رح) فرماتے ہیں کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مروی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں اہل علم کا سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ نہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا امام احمد اور اسحاق بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے ہیں بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے اور اگر نہ رکھے تب بھی بہتر ہے عبداللہ بن مبارک اور مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارشاد سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں اور اسی طرح آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ وہ نافرمان ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور اسے طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے پسند ہے

كِتَاب الْحَجِّ

کتاب حج

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَ عَنْ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى
إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ
زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا
يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ
فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا
كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى
جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنْ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ

لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا
عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ
سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى
وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ
الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَا كْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ
إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي
أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ
الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ
الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ
الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ

هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتْ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ
مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ
تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى
عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ
الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ
وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ
قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ
دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ
هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ
بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا

يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا
غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ
فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ
تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ
وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى
النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ
نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ
الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا
لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ
السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنْ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى
أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ

يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ يَصْرِفُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ

فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

صحیح مسلم : جلد دوم : حدیث نمبر 456

ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، حاتم، ابو بکر، حاتم بن اسماعیل مدنی، حضرت جعفر بن محمد (رض) نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ (رض) کے پاس گئے تو انھوں نے ہم لوگوں کے بارے میں پوچھا یہاں تک کہ میری طرف متوجہ ہوئے میرے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی بن حسین (رض) ہوں تو حضرت جابر (رض) نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور انھوں نے میری قمیص کا سب سے اوپر والا بٹن کھولا پھر نیچے والا بٹن کھولا پھر حضرت جابر (رض) نے اپنی ہتھیلی میرے سینے کے درمیان میں رکھی اور میں ان دنوں ایک نوجوان لڑکا تھا تو حضرت جابر (رض) نے فرمایا اے میرے بھتیجے خوش آمدید جو چاہے تو مجھ سے پوچھ تو میں نے حضرت جابر (رض) سے پوچھا اور حضرت جابر نابینا ہو چکے تھے اور نماز کا وقت بھی آگیا تو حضرت جابر (رض) ایک چادر اوڑھے ہوئے کھڑے ہوگئے جب بھی اپنی اس چادر کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تو چادر چھوٹی ہونے کی وجہ سے دو کنارے نیچے گرجاتے اور ان کے بائیں طرف ایک کھونٹی کے ساتھ ایک چادر لٹکی ہوئی تھی حضرت جابر (رض) نے ہمیں نماز پڑھائی پھر میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں خبر دیں پھر انھوں نے اپنے ہاتھ سے نو کا اشارہ کیا اور فرمانے لگے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نو سال تک مدینہ میں رہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے بہت لوگ آگئے اور وہ سارے کے سارے اس بات کے متلاشی تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ حج کے لیے جائیں تاکہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اعمال حج کی طرح اعمال کریں۔ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ نکلے جب ہم ذوالحلیفہ آئے تو حضرت اسماء بنت عمیس (رض) کے ہاں محمد بن ابی بکر کی پیدائش ہوئی حضرت اسماء (رض) نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تم غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر اپنا احرام باندھ لو تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اونٹنی بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے انتہائی نظر تک اپنے سامنے دیکھا تو مجھے سواری پر اور پیدل چلتے ہوئے لوگ نظر آئے اور میرے دائیں بائیں اور پیدل چلتے ہوئے لوگوں کا ہجوم تھا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے ساتھ تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن نازل ہوتا تھا جس کی مراد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی زیادہ جانتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو عمل

کرتے تھے تو ہم بھی وہی عمل کرتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے توحید کے ساتھ تلبیہ کے کلمات پر اضافہ پڑھا (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ) اور لوگوں نے بھی اسی طرح پڑھا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان تلبیہ کے کلمات پر اضافہ نہیں فرمایا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہی تلبیہ کے کلمات پڑھتے رہے حضرت جابر (رض) فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو نہیں پہچانتے تھے یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ آئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود کا استلام فرمایا اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور باقی چار چکروں میں عام چال چلے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام ابراہیم کی طرف آئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) 2۔البقرۃ: 125) اور تم بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دو رکعتوں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُونَ) پڑھی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استلام کیا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دروازہ سے صفا کی طرف نکلے تو جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا کے قریب ہوگئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میں وہاں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صفا سے آغاز فرمایا اور صفا پر چڑھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کی اور فرمایا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی ملک ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے سارے لشکروں کو شکست دی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دعا کی اور تین مرتبہ اسی طرح فرمایا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم مبارک بطن وادی میں پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوڑے یہاں تک کہ ہم بھی چڑھ گئے اور پھر آہستہ چلے یہاں تک کہ مروہ پر آ گئے اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ لوگوں میں اس طرف پہلے متوجہ ہو جاتا جس طرف کہ بعد میں متوجہ ہوا ہوں تو میں ہدی نہ بھیجتا اور میں اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا تو تم میں سے جس آدمی کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اسے عمرہ کے احرام میں بدل لے تو سراقہ بن جعثم کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! کیا یہ حکم اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے دو مرتبہ نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور حضرت علی (رض) یمن سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اونٹ لے کر آئے تو انھوں نے حضرت فاطمہ (رض) کو بھی انھیں میں پایا جو کہ حلال ہو گئے، احرام کھول دیا ہے اور حضرت فاطمہ (رض) نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے تو حضرت علی (رض) نے ان پر اعتراض فرمایا تو حضرت فاطمہ (رض) نے فرمایا کہ مجھے میرے ابا نے اس کا حکم دیا راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی (رض) عراق میں یہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت فاطمہ (رض) کے احرام کھولنے کی شکایت لے کر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف گیا اور فاطمہ (رض) نے جو کچھ مجھے بتایا اس کی خبر میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دی اور اپنے اعتراض کرنے کا بھی ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ (حضرت) فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا جس وقت تم نے حج کا ارادہ کیا تھا تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی (رض) نے کہا کہ میں نے کہا اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں کہ جس کے ساتھ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے احرام باندھا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے پاس تو ہدی ہے تو تم حلال نہ ہونا راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی (رض) یمن سے جو اونٹ لے کر آئے تھے اور جو اونٹ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے سارے جمع کر کے سو اونٹ ہو گئے تھے راوی کہتے ہیں کہ پھر سب لوگ حلال ہو گئے اور انھوں نے بال

کٹوالئے سوائے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی تو جب ترویہ کا دن ہوا آٹھ ذی الحجہ تو انھوں نے منیٰ کی طرف جا کر حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی سوار ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے منٰی میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو نمرہ کے مقام پر لگانے کا حکم فرمایا پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چلے اور قریش کو اس بات کا یقین تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مشعر حرام کے پاس ٹھہریں گے جس طرح کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کرتے تھے پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیار ہوئے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرفات کے میدان میں آگئے وہاں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نمرہ کے مقام پر اپنا لگا ہوا خیمہ پایا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس خیمے میں ٹھہرے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی اونٹنی قصوی کو تیار کرنے کا حکم فرمایا اور بطن وادی میں آکر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تمہارا خون اور تمہارا امال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ آج کا دن یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہیں آگاہ رہو کہ جاہلیت کے زمانہ کے کاموں میں سے ہر چیز میرے قدموں کے نیچے پامال ہے اور جاہلیت کے زمانہ کے خون معاف کرتا ہوں اور وہ خون ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جب کہ نبو سعد دودھ پیتا بچہ تھا جسے ہذیل نے بنو سعد سے جنگ کے دوران قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ کا سود بھی پامال کر دیا گیا ہے اور میں اپنے سود میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں تم لوگ عورتوں کے حقوق ادا کرنے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ کی امانت کے ساتھ انھیں حاصل کیا ہے اور تم نے اللہ کے حکم سے ان کی شرم گاہوں کو حلال سمجھا ہے اور تمہارے لیے ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے کسی آدمی کو نہ آئے دیں کہ جن کو تم ناپسند کرتے ہوا گر وہ اس طرح کریں تو تم انھیں مار سکتے ہو مگر ایسی مار کہ ان کو چوٹ نہ لگے اور ان عورتوں کا تم پر بھی حق ہے کہ تم انھیں حسب استطاعت کھانا پینا اور لباس دو اور میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور تم لوگ اللہ کی کتاب قرآن مجید کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں اللہ کے احکام کی تبلیغ کر دی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا فرض ادا کر دیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیر خواہی کی یہ سن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے شہادت والی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور لوگوں کی طرف منہ موڑتے ہوئے فرمایا اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، گواہ رہنا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی نفل وسنن وغیرہ نہیں پڑھی پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہو کر موقف میں آئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی اونٹنی قصوی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا جو کہ جبل رحمت کے دامن میں بچھے ہوئے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جبل المشاہ کو سامنے لے کر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا اور کچھ زردی جاتی رہی یہاں تک کہ ٹکیہ غروب ہو گئی۔ اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت اسامہ (رض) کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چل پڑے اور اونٹنی قصویٰ کی مہار اتنی کھنچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے اے لوگو آہستہ آہستہ چلو اور جب کوئی پہاڑ کا ٹیلہ آ جاتا تو مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے تھے تاکہ اونٹنی آسانی سے اوپر چڑھ سکے یہاں تک کہ مزدلفہ آگیا تو یہاں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی اور جس وقت کہ صبح

ظاہر ہوئی توآپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام آئے اور قبلے کی طرف رخ کر کے دعا، تکبیر اور تہلیل و توحید میں مصروف رہے دیر تک وہاں کھڑے رہے جب خوب اجالا ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت فضل بن عباس (رض) کو اپنے پیچھے سوار کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے حضرت فضل بن عباس خوبصورت بالوں والے اور گورے رنگ والے ایک خوبصورت آدمی تھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب انھیں ساتھ لے کر چلے تو کچھ عورتوں کی سواریاں بھی چلتی ہوئی انھیں ملیں تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا ہاتھ مبارک فضل کے چہرپر رکھ کر ادھر سے چہرہ پھیر دیا فضل دوسری طرف بھی عورتوں کی سواریاں دیکھنے لگے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرف سے بھی فضل کا چہرہ پھیر دیا یہاں تک کہ وادی محسر میں پہنچ گئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور اس درمیانی راستہ سے چلنا شروع کیا کہ جو جمرہ کبری کی طرف جانکلتا ہے یہاں تک کہ درخت کے پاس جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچ گئے اور اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرمایا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہر کنکری وادی کے اندر سے شہادت والی انگلی کے اشارہ سے ماری جیسے چٹکی سے پکڑ کر کوئی چیز پھینکی جاتی ہے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قربان گاہ کی طرف آئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھوں سے تریسٹھ اونٹ قربان کئے (ذبح کئے) پھر حضرت علی (رض) کو برچھا عطا فرمایا اور انھوں نے باقی قربانیاں ذبح کیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی قربانیوں میں حضرت علی (رض) کو شریک کر لیا تھا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ قربانی کے ہر جانور میں سے ایک ایک بوٹی کٹوا کر ہانڈی میں پکوائی جائے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی (رض) نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور شوربہ بھی پیا پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے طواف افاضہ فرمایا اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر بنو عبدالمطلب کے پاس آئے جو کہ زم زم پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے عبدالمطلب کے خاندان والو! پانی زم زم سے کھینچتے رہو اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے اس پانی پلانے کی خدمت پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا تو لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایک ڈول پانی کا دیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس میں سے کچھ پیا۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتْ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمُزْدَلِفَةِ

بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 457

عمر بن حفص بن غیاث، حضرت جعفر بن محمد (رح) بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ (رض) کے پاس آیا اور میں نے آپ سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں پوچھا اور پھر انھوں نے حاتم بن اسماعیل کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی (اس حدیث میں ہے) کہ عرب کا دستور تھا کہ ابو سیارہ گدھے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر ان کو مزدلفہ واپس لاتا تھا تو جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مزدلفہ سے مشعر حرام کی طرف بڑھ گئے تو اہل قریش کو کوئی شک نہ رہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مشعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور اسی جگہ پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پڑاؤ ہوگا لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس جگہ پر کوئی توجہ نہ دی یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرفات کے میدان میں آگئے

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 458 حدیث مرفوع مکررات 7 متفق علیہ 1

عمر بن حفص بن غیاث، جعفر، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ ساری کی ساری قربانی کی جگہ ہے تو تم جہاں اترو وہیں قربانی کرلو اور میں یہاں ٹھہرا اور یہ سارے کا سارا میدان عرفات ہے اور ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں یہیں ٹھہرا مزدلفہ اور یہ ساری کی ساری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 459

اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب مکہ تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود کو استلام بوسہ کیا پھر اپنی دائیں طرف چلے اور طواف کے تین چکروں پر عمل کیا اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چل کر طواف کیا۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 116

محمد بن مثنی، عبدالوہاب، ابن عبدالمجید، جعفر، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فتح مکہ والے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا جب آپ کراع الغمیم پہنچے تو لوگوں نے بھی روزہ رکھا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا پھر اسے بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا پھر آپ نے وہ پی لیا اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا گیا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ لوگ نافرمان ہیں یہ لوگ نافرمان ہیں

حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 117

قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، حضرت جعفر (رض) سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ دشوار ہو رہا ہے اور وہ اس بارے میں انتظار کر رہے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا کرتے ہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔

حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 415

ابوغسان، محمد بن عمرو، جریر بن عبدالحمید، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس (رض) کو جس وقت ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس شروع ہو گیا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت ابو بکر (رض) کو حکم فرمایا کہ حضرت اسماء کو حکم دیں کہ وہ غسل کرے اور احرام باندھ لے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 559

عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک، یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا یہاں تک کہ اس تک تین چکر ہو گئے۔

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنْ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

صحیح مسلم: جلد دوم: حدیث نمبر 560

ابوطاہر، عبداللہ بن وہب، مالک، ابن جریج، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود سے حجر اسود تک پہلے تین چکروں میں رمل فرمایا۔

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِي تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 49

قعنبی، مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر (رض) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تلبیہ یہ تھا لَبَّیْکَ اللَّھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا

شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ عبداللہ بن عمر (رض) اس میں یہ اضافہ کرتے تھے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَیْکَ وَالْعَمَلُ۔ اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں سب تعریف اور نعمت تیرے لیے ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنْ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَلَا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئًا

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 50

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، جعفر، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے احرام باندھا (حضرت جابر نے) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تلبیہ اسی طرح ذکر کیا جس طرح عبداللہ بن عمر (رض) نے بیان کیا ہے اور کہا کہ لوگ اپنی طرف سے چند الفاظ کا اضافہ بھی کر لیا کرتے تھے جس کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سنتے تھے اور کچھ نہیں کہتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيَّانِ وَرُبَّمَا زَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ

وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا
يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ
فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا يَعْنِي ثَوْبًا مُلَفَّقًا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ
طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا فَصَلَّى بِنَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ
فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ
فَعَقَدَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ
سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ
أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ
حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ قَالَ جَابِرٌ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ

مِثْلَ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ
شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيدِ
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ
عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا
نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا
وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ
قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ وَعُثْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ
رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا
دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ

بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللَّهَ وَوَحَّدَهُ وَقَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا
صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَنَعَ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا
حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ الطَّوَافِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي
مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقْ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ
مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ
جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ
لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى
ثُمَّ قَالَ دَخَلَتْ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ لَا بَلْ
لِأَبَدٍ أَبَدٍ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا

صَبِيغًا وَا كْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَقَالَ مَنْ أَمَرَكِ بِهَذَا
فَقَالَتْ أَبِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي
أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ
مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ
وَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَدِينَةِ مِائَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا
إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَلَمَّا كَانَ
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ
ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتْ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ
بِنَمِرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

بِالْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ
فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ
حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا
أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا دَمُ قَالَ عُثْمَانُ دَمُ ابْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ
سُلَيْمَانُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ بَعْضُ هَؤُلَاءِ
كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ
وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ
اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ
فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا
تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا
بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ

قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ثُمَّ قَالَ
بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ
وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا
حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حِينَ غَابَ الْقُرْصُ
وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَهُوَ
يَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ كُلَّمَا
أَتَى حَبْلًا مِنْ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ
فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ قَالَ عُثْمَانُ وَلَمْ
يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ قَالَ
سُلَيْمَانُ بِنِدَاءٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ

الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ عُثْمَانُ وَسُلَيْمَانُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ زَادَ عُثْمَانُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ
دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ
الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ
يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ
الْفَضْلِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ وَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى
الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ
الْوُسْطَى الَّذِي يُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ
الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى
الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَأَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ
يَقُولُ مَا بَقِيَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي
قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ رَكِبَ

ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 141

عبداللہ بن محمد نفیلی، عثمان بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار، سلیمان بن عبدالرحمٰن، حضرت محمد باقر (رض) سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم جابر بن عبداللہ (رض) کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے پوچھا کہ کون کون ہے؟ یہ نابینا تھے اس لیے سوال کیا) یہاں تک کہ میری باری آئی۔ میں نے کہا میں محمد بن علی بن حسین ہوں، پس انھوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا پھر نیچے کا دامن اٹھایا اور اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھا ان دنوں میں جوان لڑکا تھا اور فرمایا تجھ کو خوشی ہو۔ تو اپنے لوگوں میں آیا اے بھتیجے جو تیرا جی چاہے پوچھ تو میں نے ان سے سوالات کئے وہ نابینا تھے جب نماز کا وقت آیا تو ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے جو اس قدر چھوٹا تھا کہ ایک کندھے پر ڈالتے تو دوسرا کندھا کھل جاتا آخر کار اس کپڑے کو رکھ کر نماز پڑھائی اور ان کی چادر برابر میں ایک تپائی پر رکھی تھی (نماز سے فراعنت کے بعد) میں نے ان سے کہا کہ مجھے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کا اصول بتائیے۔ انھوں نے ہاتھ کے اشارہ سے نو کا عدد بتلایا اور فرمایا کہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ طیبہ میں نو سال تک رہے مگر حج نہیں فرمایا اس کے بعد دسویں سال لوگوں میں اعلان کر دیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حج کو جانے والے ہیں۔ یہ سن کر بہت سے لوگ مدینہ میں آکر جمع ہوگئے ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرے اور جو عمل آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کیا وہی عمل خود بھی کرے پس رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (حج کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے) ہم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے جب ہم ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی پیدائش ہوئی انھوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے معلوم کروایا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا غسل کر کے کپڑے کا ایک لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ پھر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ذوالحلیفہ کی مسجد میں) نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اونٹنی بیداء کے میدان پر کھڑی ہوئی تو جابر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا جہاں تک میری نگاہ جاتی تھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دائیں بائیں آگے پیچھے پیدل اور سواروں کا ہجوم تھا اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے درمیان میں تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن نازل ہوتا جاتا تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے معنی سمجھتے تھے اور ہم لوگ تو وہی کام کرتے تھے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کرتے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پکار کر لبیک کہا۔ یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سلطنت بھی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔ اور لوگوں نے بھی اسی طرح لبیک کہی جس طرح دوسروں نے لبیک کہی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو منع نہ فرمایا اور آپ اپنی لبیک کہتے رہے جابر کہتے ہیں کہ ہم نے

صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم (ایام حج میں) عمرہ کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ بیت اللہ پر آئے پہلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے پھر آگے مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت پڑھی (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى) 2۔البقرۃ: 125) یعنی مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ مقام ابراہیم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کعبہ کے درمیان میں تھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو رکعتوں میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھیں (یعنی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور اس کو بوسہ دیا اس کے بعد مسجد کے دروازے سے کوہ صفا کی طرف نکلے جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا کے قریب پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِاللّٰهِ) 2۔البقرۃ: 158) یعنی صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ شروع کرتے ہیں ہم سعی کو اس پہاڑ سے جس کا نام پہلے اللہ نے لیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سعی شروع کی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ کی تکبیر کہی اور اس کی توحید بیان کی اور فرمایا کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ تنہا ہے اس کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تعریف اسی کو سجتی ہے وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اس کے اور وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد) کی مدد کی اور کافروں کے گروہوں کو شکست سے ہمکنار کیا۔ اور یہ کام تن تنہا کیا۔ پھر اس کے درمیان میں دعا کی اور انہی کلمات کو دہرایا۔ اس کے بعد مروہ جانے کے لیے پہاڑ سے اتر آئے جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم نشیب میں پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وادی کے اندر دوڑ کر چلے۔ جب نشیب سے نکل کر اوپر چڑھنے لگے تو معمولی چال سے چلے یہاں تک کہ مروہ پر آئے اور وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ صفا پر کیا تھا پھر جب آخر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا تو فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کے بدلہ عمرہ کرتا لیکن تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ میں بدل دے سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کتروائے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اور جس کے ساتھ ہدی تھی اس نے احرام نہیں کھولا۔ سراقہ بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (حج کو عمرہ میں بدل دینے کا حکم) اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا دو مرتبہ عمرہ حج میں شریک ہوگیا۔ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی یمن سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اونٹ لے کر آئے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ نے احرام کھول ڈالا ہے اور وہ رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگا رکھا ہے حضرت علی (رض) نے اس کو فعل منکر خیال کیا اور پوچھا تمہیں ایسا کرنے کے لیے کس نے حکم دیا؟ انھوں نے جواب دیا کہ میرے والد محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی عراق میں کہتے تھے کہ میں فاطمہ کی شکایت کرنے کی غرض سے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس گیا کہ انھوں نے ایسا کیا ہے اور جب میں نے منع کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام لینے لگی۔ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔ سچ کہتی ہیں پھر پوچھا تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟ حضرت علی نے کہا میں نے یہ نیت کی تھی کہ اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس چیز کا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے احرام باندھا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔ میرے ساتھ تو ہدی ہے پس اب احرام نہ کھولنا جابر نے کہا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہدی کے جتنے جانور مدینہ سے لائے تھے اور جتنے علی (رض) یمن سے لائے تھے سب ملا کر سو ہوئے پس سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کتروائے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اور جن کے ساتھ ہدی تھی انھوں نے احرام نہیں کھولا۔ جب یوم الترویہ ہوا (یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی) تو سب لوگ منیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور حج کا احرام باندھا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہوئے اور منیٰ پہنچ کر ظہر وعصر کی اور مغرب وعشاء کی

نماز پڑھی پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیمہ لگانے کا حکم فرمایا جو بالوں کا بنا ہوا تھا۔ وادی نمرہ میں (یہ حرم کی حد ہے) پھر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منیٰ سے عرفات کی طرف چلے اور قریش کو اس بات کا یقین تھا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس ٹھہریں گے جیسا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ٹھہرے نہیں بلکہ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچے تو دیکھا کہ وادی نمرہ میں قبہ تیار ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس میں اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو قصواء (اونٹنی کا نام) کو لانے کا حکم فرمایا اس پر پالان کسا گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پر سوار ہوئے یہاں تک کہ وادی کے اندر آئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ فرمایا تمہاری جانیں اور مال تم پر حرام ہیں جیسا کہ اس شہر میں اس مہینہ میں آج کا دن حرمت والا ہے سنو آج زمانہ جاہلیت کی ہر بات میرے قدموں تلے پامال ہوگئی ہے اور زمانی جاہلیت کے سب خون معاف کر دیئے گئے اور سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ جو بنی سعد کا ایک دودھ پیتا بچہ تھا اور جس کو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے قتل کر ڈالا تھا اور جتنے سود زمانہ جاہلیت کے تھے سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں وہ میرے چچا (عباس بن عبدالمطلب) کا سود ہے کیونکہ اب سود ختم ہو چکا ہے اور عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو (یعنی ان کی حق تلفی نہ کرو) کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے قبضہ میں لیا ہے اور اللہ کے حکم سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کیا ہے اور ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی تمہاری مرضی واجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دیں) اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو مگر اس طرح کہ نہ ان کی ہڈی ٹوٹے اور نہ کوئی زخم آئے اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ ان کو دستور کے مطابق کھانا کپڑا دو اور میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور قیامت کے دن تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا (کہ تم تک اللہ کا ٹھیک ٹھیک پیغام پہنچایا یا نہیں) تو بتاؤ تم کیا کہو گے؟ اس پر سب لوگ بول اٹھے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اس کا حق ادا کر دیا اور نصیحت کی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ، پھر حضرت بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قصواء پر سوار ہوئے اور عرفات کے میدان میں آئے تو اپنی اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل مشاہ کو (ایک جگہ کا نام) اپنے سامنے رکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور شام تک ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہو گیا اور تھوڑی زردی کم ہو گئی جب سورج غروب ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھایا اور عرفات سے مزدلفہ کی طرف لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کے سرے سے آلگا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے جاتے تھے کہ آہستہ چلو، اے لوگو آہستہ چلو، اے لوگو جب کسی بلندی پر آتے تو اونٹ کی باگ ذرا ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جائے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مزدلفہ میں آگئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہاں مغرب اور عشاء کو جمع کیا ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ عثمان راوی نے کہا کہ دونوں نمازوں کے بیچ میں کچھ نہ پڑھا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی جب ان پر فجر کھل گئی تب فجر کی نماز پڑھی سلیمان نے کہا اذان اقامت کے ساتھ (اسکے بعد کے مضمون پر سب راوی متفق ہیں) کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہوگئے قصواء پر یہاں تک کہ مشعر حرام میں آئے اور اس پر چڑھے عثمان اور سلیمان نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قبلہ کی طرف رخ کیا اللہ کی حمد بیان کی اور تکبیر کہی اور عثمان نے یہ اضافہ کیا کہ اس کی توحید بیان کی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے اور اپنے پیچھے فضل بن عباس کو بٹھایا فضل خوبصورت

اور اچھے بالوں والے تھے جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہاں سے روانہ ہوئے تو عورتیں ہودوں میں بیٹھی تھیں فضل ان عورتوں کی طرف دیکھنے لگے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا ہاتھ فضل کے منہ پر رکھ دیا اور فضل نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ادھر ہاتھ رکھا انھوں نے دوسری طرف منہ پھیر لیا اور دیکھتے رہے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وادی محسر میں آئے جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہاں پہنچے تو اپنی سواری کو تھوڑی سے حرکت دی (یعنی تیز چلایا) پھر دوسرے بیچ والے راستہ سے چلے جو جمرہ عقبہ پر لے جاتا ہے یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے پھر اس پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر کہا اور ہر کنکری ایسی تھی جسے انگلی میں رکھ کر پھینکتے ہیں لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وادی کے اندر سے کنکریاں ماریں پھر وہاں سے لوٹ کر اپنے نحر کرنے کی جگہ آئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹوں کی نحر کی اور باقی کے واسطے حضرت علی (رض) کو حکم فرمایا پس حضرت علی (رض) نے باقی اونٹوں کو نحر کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی ہدی میں حضرت علی (رض) کو شریک کیا پھر حکم کیا ہر اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ گوشت لینے کا وہ سب پارچے دیگ میں پکائے گئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اور حضرت علی (رض) نے ان کو کھایا اور ان کا شوربا پیا سلیمان نے کہا کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہوئے بیت اللہ کی طرف چلے اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد بنی عبدالمطلب کے پاس آئے اس حال میں کہ وہ زمزم کا پانی پلا رہے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب پانی کھینچو اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے پر تمہیں مغلوب کر لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا انھوں نے ایک ڈول کھینچ کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف بڑھایا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس میں سے پانی پیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَإِقَامَتَيْنِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ أَسْنَدَهُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ فِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ وَوَافَقَ حَاتِمَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَلَى إِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 142

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، جعفر بن محمد، حضرت امام محمد باقر (رض) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑھیں اور ان کے درمیان کے نفل نہیں پڑھے لیکن تکبیریں دو کہیں۔ اسی طرح مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھا اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی امام ابوداؤد (رح) کہ اس روایت کو حاتم بن اسماعیل نے طویل حدیث میں مسندا روایت کیا ہے جس پر محمد بن علی جعفی نے بروایت جعفر بواسطہ والد (محمد بن علی) حضرت جابر سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت بھی کی ہے بجز اس کے محمد بن علی جعفی نے اس میں یہ کہا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت سے ادا کی ابوداؤد (رح) کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ اس طویل حدیث میں حاتم بن اسماعیل نے خطاء کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَابِرٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرْتُ هَا هُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَا هُنَا وَمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 143

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، جعفر، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ پھر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور سارا منیٰ نحر کا مقام ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرفہ میں ٹھہرے اور فرمایا میں اس جگہ ٹھہرا اور سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مزدلفہ میں ٹھہرے اور فرمایا سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ بِإِسْنَادِهِ زَادَ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 144

مسدد حفص بن غیاث، حضرت جعفر (رض) سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے اس میں فانحروا فی رحالکم کا اضافہ ہے۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا وَذَكَرَ قِصَّةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَاب الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 145

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، قطان، جعفر، حضرت جابر (رض) سے یہ طویل حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ مروی ہے مگر اس میں وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى پڑھنے کے بعد یہ ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دو رکعتوں میں توحید (قُل ہو اللہ احد) اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا اور اس میں حضرت علی (رض) کا قول (بجائے عراق کے) کوفہ میں مذکور ہے نیز اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ میں ان کی شکایت کرنے گیا بلکہ تمام قصہ حضرت فاطمہ (رض) کا ذکر کیا۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَفْتُ هَاهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 172

مسدد، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں عرفات میں یہاں پر ٹھہرا۔ اور عرفات سارا کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں مزدلفہ میں یہاں پر ٹھہرا اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے (اور منیٰ میں فرمایا کہ) میں نے یہاں قربانی کی اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے پس تم اپنے اپنے ٹھکانوں پر قربانی کرو۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُضَحِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 1030

یحییٰ بن معین، حفص، جعفر، حضرت ابوسعید (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قربانی کرتے تھے صحت مند سینگ دار دنبہ کی جو سیاہی میں دیکھتا تھا اور سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کی آنکھیں اور پاؤں سیاہ ہوتے تھے)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 578

عبداللہ بن محمد، حاتم بن اسماعیل، نصر بن عاصم، یحییٰ بن سعید جعفر بن محمد اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى" پڑھا (واتخذ صیغہ امر کے ساتھ)

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ

الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 988

ابراہیم بن ہارون، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد بن علی بن حسین (رض) فرماتے ہیں کہ میں نے جابر (رض) سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے درخت کے پاس والے جمرہ کو وادی کے درمیان سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارتے وقت تکبیر پڑھی پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قربانی کی جگہ تشریف لے گئے اور قربانی کی۔

أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 991

ہارون بن اسحاق ہمدانی کوفی، حفص، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، علی بن حسین، ابن عباس، فضل بن عباس (رض) فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ سوار تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے تک لبیک فرمانا نہیں چھوڑا پھر اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے وقت تکبیر فرمائی۔

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ

بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 608

ابراہیم بن ہارون، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام منیٰ سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میدان عرفات میں پہنچے۔ (مقام عرفات کے نزدیک دیکھا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے خیمہ مقام نمرہ میں لگا ہوا ہے نمرہ ایک جگہ ہے مقام عرفات کے نزدیک لیکن وہ جگہ عرفات میں داخل نہیں ہے (اب اس جگہ ایک مسجد تعمیر ہو گئی ہے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس جگہ ٹھہرے پس جس وقت ڈھل گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو بلایا۔ چنانچہ وہ اونٹنی تیار کی گئی اور جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وادی (عرفہ) میں داخل ہوئے تو خطبہ سنایا لوگوں کو۔ پھر حضرت بلال نے تکبیر پڑھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز ظہر پھر نماز عصر ادا فرمائی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ مراد یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سنت نہیں پڑھی۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِّلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 659

ابراہیم بن ہارون، حاتم بن اسماعیل جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس

وقت مقام عرفات پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے مقام نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی جگہ ٹھہرے جس وقت کہ سورج ڈھل گیا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ جس وقت وادی کے اندر داخل ہوگئے تو انھوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا پھر حضرت بلال نے اذان دی اور اقامت کہی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر بلال نے تکبیر پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز عصر ادا فرمائی اور درمیان میں کوئی نماز نہیں پڑھی (یعنی نفل نماز اور دوسری کوئی سنتیں نہیں پڑھیں)۔

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر 660

ابراہیم بن ہارون، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوگئے تو اس جگہ پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ پڑھیں ایک ہی اذان اور دو تکبیر سے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقْ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 623

محمد بن مثنی، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد (رض) کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر (رض) کے پاس پہنچے اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں ہم نے دریافت کیا تو انھوں نے بیان کیا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا یعنی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جو کچھ مجھے اب معلوم ہوا ہے اگر مجھے اس سے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کر آتا اور میں عمرہ کرتا۔ اس وجہ سے جس شخص کے پاس قربانی کا جانور (یعنی ہدی نہ ہو) وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول ڈالے۔ اسی وجہ سے حضرت علی (رض) ملک یمن سے اور مدینہ منورہ سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے ان حضرات نے دفعتاً حضرت فاطمہ (رض) کو دیکھا کہ وہ رنگین لباس زیب تن کئے ہوئے تھیں اور انھوں نے سرمہ بھی لگا رکھا تھا۔ اور میں نے خدمت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت فاطمہ (رض) نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور انھوں نے سرمہ بھی لگا رکھا ہے پھر یہ بات ہے کہ وہ یہ بھی فرما رہی ہیں کہ مجھ کو میرے والد ماجد نے اس طرح کا حکم فرمایا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جی ہاں یہ بات درست ہے وہ سچ کہہ رہی ہیں میں نے ہی اس طرح کا حکم دیا تھا۔

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجٍّ هَذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقِعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 651

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دن حضرت جابر بن عبداللہ (رض) کے پاس گئے اور ہم نے حج نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے متعلق معلوم کیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ منورہ میں نو حج گزارے اور اس کے بعد دسویں مرتبہ یہ اعلان کیا گیا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سال حج بیت اللہ شریف کے واسطے تشریف لے جائیں گے۔ اس بات پر مدینہ منورہ میں کافی لوگ جمع ہوگئے اور ان تمام ہی حضرات کا یہ خیال تھا کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تقلید میں حج کریں اور اس طریقہ سے حج کریں کہ جس طریقہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حج کریں۔ اس وجہ سے جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے مکمل ہونے میں صرف پانچ روز باقی رہ گئے۔ تو رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روانہ ہوئے ہم لوگ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ تھے حضرت جابر (رض) فرماتے ہم لوگوں کے درمیان رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات گرامی پر نزول قرآن ہوتا تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرآن مجید کی تفسیر اور اس کے مفہوم سے بخوبی واقف تھے۔ اس لیے جس طریقہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عمل فرماتے تھے اسی طریقہ سے ہم لوگ بھی عمل کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جس وقت ہم لوگ روانہ ہوئے تو صرف حج کی نیت سے روانہ ہوئے تھے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنْ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَدِينَةِ هَدْيًا قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا

أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 654

محمد بن مثنی، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ جابر (رض) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا علی (رض) ملک یمن سے اپنی قربانی کے واسطے جانور (ھدی) لے کر آئے تھے۔ اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ منورہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے علی (رض) سے دریافت کیا کہ تم نے کیانیت کی تھی؟ انھوں نے کہا میں نے اس طریقہ سے کہا کہ اے اللہ! میں بھی اس چیز کی نیت کرتا ہوں کہ جس چیز کی رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نیت فرمائی ہے اور میں اپنے ہمراہ قربانی کا جانور بھی لے کر آیا ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں پھر احرام نہیں کھولتا۔

أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى وَهُوَ صَامِتٌ حَتَّى أَتَى الْبَيْدَاءَ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 667

عمران بن یزید، شعیب، ابن جریج، جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ جابر (رض) سے حج نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام ذوالحلیفہ پہنچے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز ادا فرمائی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاموش رہے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس وقت مقام بیداء پہنچ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لبیک کہنا شروع کیا۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي

النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا إِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 672

محمد بن عبداللہ بن حکم، شعیب، لیث، ابن ہاد، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نو سال تک حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سال حج ادا فرمائیں گے۔ اس وجہ سے جس آدمی میں بھی سوار ہونے یا پیدل چلنے کی طاقت تھی وہ شخص لازمی طور پر حاضر ہوا اور لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ جانے کے واسطے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں مشغول ہو گئے جس وقت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابی بکر کی ولادت مبارکہ ہوئی اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں عرض کرایا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم لوگ غسل کرو اور ایک کپڑا رکھ کر لبیک لبیک کہو اس کے بعد انھوں نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا (زیر نظر حدیث طویل حدیث کا خلاصہ ہے)۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا وَتُهِلَّ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 673

علی بن حجر، اسماعیل، ابن جعفر، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت محمد بن ابی بکر کو جنم دیا تو رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دریافت کرایا گیا کہ کیا کیا جائے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو غسل کر کے کپڑا باندھنے اور تلبیہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِي حَجِّهِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 709

عمران بن یزید، شعیب بن اسحاق، ابن جریج، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حج ادا کرنے کے واسطے قربانی کا جانور ساتھ لے گئے۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 851

عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی، یحیٰی بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو چھونے کے بعد دائیں طرف روانہ ہوئے پھر تین چکروں میں تیز تیز اور کندھے پھیلاتے ہوئے چلے پھر چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت کریمہ " وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى " پڑھی پھر اسی طریقہ سے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ مقام ابراہیم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر دو رکعات نماز ادا کر کے خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد صفا (پہاڑ) کی جانب روانہ ہوگئے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحِجْرِ إِلَى الْحِجْرِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 856

محمد بن سلمہ و حارث بن مسکین، ابن قاسم، مالک، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تیز تیز چلتے (یعنی رمل کرتے)۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي

بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنْ الطَّوَافِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 873

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، شعیب، لیث، ابن ہاد، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت کریمہ " وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى "تلاوت فرمائی۔ یہ آیت کریمہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہوگئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سے قدیر تک۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدر ہوا اللہ تعالیٰ سے مانگا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوڑے یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سے قدیر تک۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا دعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَابْدَئُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 874

علی بن حجر، اسماعیل، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے طواف میں سات چکر لگائے تین رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر یہ آیت " وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى "تلاوت فرمائی پھر اس طرح سے دو رکعات ادا فرمائیں کہ مقام آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود کو چھوا اور وہاں سے یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے گزرے "۔ یعنی صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پھر فرمایا تم لوگ اس جگہ سے شروع کرو کہ جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے۔

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْوَلِيدِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ عَادَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 875

عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، ولید، مالک، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس وقت مقام ابراہیم کے پاس پہنچے تو یہ آیت کریمہ " وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ "تلاوت فرمائی پھر دو رکعت ادا کی اور ان میں سورت فاتحہ کے بعد سورت کافرون اور سورت اخلاص تلاوت فرمائی پھر حجر اسود کی جانب تشریف لے گئے اور اس کو بوسہ دیا پھر صفا روانہ ہوگئے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنْ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 881

محمد بن سلمہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، مالک، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مسجد سے نکل کر صفا کی جانب جاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 882

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو فرمایا ہم لوگ بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمائی ہے اس کے بعد یہ آیت "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ" تلاوت فرمائی۔

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 883

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ جس وقت خانہ کعبہ دکھلائی دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ٹھہر کر) تکبیر پڑھی۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 884

محمد بن سلمہ و حارث بن مسکین، ابن قاسم، مالک، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس وقت صفا پہاڑ پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھنے کے بعد اس طریقہ سے فرماتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر دعا مانگتے اور مروہ پر اسی طریقہ سے کرتے۔

أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو بَيْنَ ذَلِكَ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 885

عمران بن یزید، شعیب، ابن جریج، جعفر بن محمد، جابر فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجۃ الوداع کے موقع پر صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر لَا إِلَہَ إِلَّا اللَّہُ ارشاد فرمایا اور دعا مانگی۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنْ الطَّوَافِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 886

محمد بن عبداللہ بن الحکم، شعیب، لیث، ابن الہاد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے، جابر (رض) اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنْ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 893

محمد بن سلمہ وحارث بن مسکین، ابن قاسم، مالک، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا پہاڑ سے نیچے کی طرف تشریف لاتے تو عادت کے موافق چلتے تھے لیکن جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچتے تو دوڑنے لگتے۔ یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 894

محمد بن مثنی، سفیان، جعفر، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس وقت کوہ صفا سے اترتے تو عادت کے موافق چلتے لیکن جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رمل کرتے یہاں تک کہ اس سے باہر نکل گئے۔

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِي عَنْ الصَّفَا حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 895

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس وقت صفا سے نیچے کی طرف اترتے تو عادت کے موافق چلتے۔ لیکن جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رمل کرتے۔ پھر جس وقت صفا پر چڑھنے لگے تو عادت کے موافق چلنے لگے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنْ الطَّوَافِ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 896

محمد بن عبداللہ بن حکم، شعیب، لیث، ابن ہاد، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کوہ مروہ کی جانب تشریف لائے تو اس پر چڑھے پھر جس وقت خانہ کعبہ نظر آنے لگا تو تین مرتبہ اس طریقہ سے کہا لا الہ الا اللہ سے لے کر قدیر تک۔ پھر ذکر الہی کا تذکرہ کیا اس کی تسبیح و تحمید بیان فرمائی اور اس کے بعد جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا دعا فرمائی اور فراغت تک اسی طریقہ سے کیا۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى قَضَى طَوَافَهُ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 897

علی بن حجر، اسماعیل، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو اس پر چڑھ گئے۔ جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خانہ کعبہ نظر آنے لگا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر تکبیر پڑھی اور اس وحدہ لاشریک ہونے کا اقرار کیا پھر اس طریقہ سے پڑھا لَاإِلَہَ إِلَّا اللَّہُ سے لے کر قدیر تک۔ پھر عادت کے موافق چلتے ہوئے وادی کے درمیان پہنچ گئے جس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم مبارک وہاں پہنچ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوڑنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ قدم مبارک اوپر چڑھنے لگے۔ یہاں سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عادت کے مطابق چلتے ہوئے مروہ پہاڑ تک تشریف لائے اور یہاں پر بھی اسی طریقہ سے کیا کہ جس طریقہ سے صفا پہاڑ پر کیا تھا یہاں تک فراغت ہو گئی۔

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 927

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر (رض) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے نقل کیا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ (مقام) عرفات پورا کا پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 957

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا مزدلفہ پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنْ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

سنن نسائی: جلد دوم: حدیث نمبر 966

ابراہیم بن ہارون، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ (رض) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل روانہ ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ساتھ حضرت فضل بن عباس (رض) کو لے لیا (یعنی سوار کر لیا) جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وادی محسر میں پہنچ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک اونٹ کو تیز کر لیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس راستہ پر چلے جو کہ درخت کے نزدیک ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارتے وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تکبیر پڑھتے تھے یعنی اللہ اکبر فرماتے یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 803

ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، جعفر، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔ لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے احرام باندھا، اس باب میں حضرت ابن عمر انس اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی (رح) فرماتے ہیں کہ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ

فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 845

محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر داہنی طرف چل دیئے (یعنی طواف شروع کیا) تین چکر بازوؤں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کئے اور چار چکروں میں (اپنی عادت کے مطابق) چلے پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور آیت کریمہ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى) 2۔ البقرۃ: 125) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں اس وقت مقام ابراہیم آپ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ آیت پڑھی (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَا ىِٕرِ اللّٰهِ) 2۔البقرۃ: 158) یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس باب میں حضرت ابن عمر سے بھی روایت ہے۔امام عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا تَرَكَ الرَّمَلَ عَمْدًا فَقَدْ أَسَاءَ

وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيمَا بَقِيَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَلَا عَلَى مَنْ أَحْرَمَ مِنْهَا

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 846

علی بن خشرم، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی (رح) فرماتے ہیں کہ حدیث جابر (رض) حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے، امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر رمل (تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں اور اگر پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں بھی رمل نہ کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ ہی اس پر رمل واجب ہے جس نے مکہ سے احرام باندھا ہو۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَأَتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَإِنْ بَدَأَ بِالْمَرْوَةِ قَبْلَ الصَّفَا لَمْ يُجْزِهِ وَبَدَأَ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى أَتَى بِلَادَهُ أَجْزَأَهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى بِلَادِهِ فَإِنَّهُ لَا يُجْزِيهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 851

ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب مکہ تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی " وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى " (اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا پھر فرمایا ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کرنے کا حکم کیا اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) 2۔البقرۃ: 158) یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے لہذا اگر مروہ سے شروع کرے گا تو وہ سعی نہیں ہوگی۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو طواف کعبہ کر کے بغیر سعی کئے واپس آجائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر طواف کعبہ کیا اور سعی صفا و مروہ کئے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس آجائے اور سعی کرے۔ اگر اپنے وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے بعض علماء حج نہیں ہوا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا

أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ قِرَائَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَافِ بِسُورَتَيْ الْإِخْلَاصِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 858

ابومصعب، عبدالعزیز بن عمران، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں قُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 859

ہناد وکیع سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں قُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُونَ اور قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنا پسند کرتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی (رح) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اصح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابر سے مرفوعاً روایت ہے عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 898

ابن ابی عمر، سفیان، جعفر بن محمد، محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی " وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى " 2۔ البقرۃ: 125) (اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دو) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع) کیا اور یہ آیت پڑھی "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ۔ " 2۔البقرۃ: 158) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مَقَامُ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَهَكَذَا قَرَأَ وَاتَّخِذُوا قَالَ نَعَمْ

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 1008

عباس بن عثمان دمشقی، ولید بن مسلم، مالک بن انس، جعفر بن محمد، محمد، حضرت جابر (رض) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے۔ حضرت عمر (رض) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہمارے جد امجد سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک (رح) سے عرض کیا وَاتَّخِذُوا پڑھا تھا۔ فرمایا جی۔

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

سنن ابن ماجہ : جلد دوم : حدیث نمبر 1079

زید بن احزم، مومل بن اسماعیل، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تلبیہ یہ تھا لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعُكْلِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحِجْرِ إِلَى الْحِجْرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

سنن ابن ماجہ : جلد دوم : حدیث نمبر 1111

علی بن محمد، ابو حسین، مالک بن انس، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام انداز سے چلے۔

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مَقَامُ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ الْوَلِيدُ

فَقُلْتُ لِمَالِكٍ هَكَذَا قَرَأَهَا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ نَعَمْ

سنن ابن ماجہ : جلد دوم : حدیث نمبر 1120

عباس بن عثمان، ولید بن مسلم، مالک بن انس، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم میں آئے۔ حضرت عمر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہمارے والد ابراہیم کا مقام ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) حدیث کے راوی ولید کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ مالک سے کہا کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ! (خاء کے کسرہ کیساتھ) پڑھا تھا۔ فرمایا جی ہاں۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

سنن ابن ماجہ : جلد دوم : حدیث نمبر 1126

ہشام بن عمار، عبدالعزیز، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حج مفرد کیا۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَحَلَّ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ حَلَّ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ

مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا
وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَانِبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنَا عَنْ حَجَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا وَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ فَأَذَّنَ فِي
النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ
الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَأَتَيْنَا ذَا
الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي
وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ
قَالَ جَابِرٌ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ بَيْنَ رَاكِبٍ وَمَاشٍ
وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ
وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللَّهَ وَهَلَّلَهُ وَحَمِدَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ مِثْلَ هَذَا

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ فَمَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا يَعْنِي قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا فَلَمَّا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقْ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ قَالَ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتْ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ فَقَالَتْ أَمَرَنِي أَبِي بِهَذَا فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ عَنْهُ وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ

صَدَقْتَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا
أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ
قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِائَةً ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ
وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَتَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ
ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ
بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ
وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ أَوِ الْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ
الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ
بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ حَتَّى أَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ
أَضَعُهُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ
هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ
أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ
فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَمْ تَضِلُّوا إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ
اللَّهِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ
بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا
إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ
نَاقَتِهِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا

حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ خَلْفَهُ فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ الْقَصْوَاءَ بِالزِّمَامِ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا
لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ
السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ ثُمَّ
أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ
يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ
رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَرَقِيَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ
وَهَلَّلَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعَرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظُّعُنُ يَجْرِينَ فَطَفِقَ
يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ
الْآخَرِ فَصَرَفَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا
حَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ
الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ

مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ وَأَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزَعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 1234

ہشام بن عمار، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو پوچھا کون لوگ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ آپ نے (ازراہ شفقت) میرے سر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور میری قمیض کی اوپر والی گھنڈی کھولی پھر نیچے والی گھنڈی کھولی پھر میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اس وقت میں جوان لڑکا تھا۔ فرمایا مرحبا تم جو چاہو پوچھو۔ میں نے ان سے کچھ باتیں دریافت کیں وہ نابینا ہو چکے تھے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو وہ ایک بنا ہوا کمبل لپیٹ کر کھڑے ہوگئے جونہی میں چادر ان کے کندھوں پر ڈالتا اس کے دونوں کنارے ان کی طرف آ جاتے کیونکہ کمبل چھوٹا تھا اور ان کی بڑی چادر کھونٹی پر رکھی ہوئی تھی۔ انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی میں نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کا احوال سنائیے۔ تو انھوں نے ہاتھ سے نو کے عدد کا اشارہ کیا (چھنگلیا اس کے ساتھ والی اور بڑی انگلی ہتھیلی پر رکھ کر) اور فرمایا کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نو برس مدینہ میں رہے حج نہیں کیا (ہجرت کے بعد) دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حج کرنے والے ہیں تو مدینہ میں بہت لوگ آئے ہر ایک کی غرض یہ تھی کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کریں اور تمام اعمال آپ کی مانند کریں۔ آپ سفر پر نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی انھوں نے کسی کو بھیج کر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دریافت کیا کہ کیا کروں؟ فرمایا نہالو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ لو۔ خیر آپ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی میدان میں سیدھی ہوئی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ تو میں نے آپ کے سامنے تاحد نگاہ سوار و پیادہ کا ہجوم دیکھا اور دائیں بائیں پیچھے ہر طرف یہی کیفیت تھی (کہ تاحد نگاہ انسانوں کا

ٹھاٹھیں مارتا سمندر رہے) اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے درمیان تھے آپ پر قرآن اتر رہا تھا اور آپ اس کے معنی خوب سمجھتے تھے آپ جو بھی عمل کرتے ہم بھی وہی عمل کرتے۔ آپ نے کلمہ توحید پکارا یعنی یہ کہا لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ کیا جو آپ نے کیا آپ جو بھی کہتے ہیں تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان پر رد نہ فرمایا اور مسلسل اپنا تلبیہ کہتے رہے۔ حضرت جابر نے فرمایا ہماری نیت صرف حج کی تھی اور عمرہ کا خیال تک نہ تھا جب ہم بیت اللہ پہنچے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم میں آئے اور فرمایا (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) اور آپ نے اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم کو کیا حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا (اور میں یہی جانتا ہوں کہ انھوں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہی روایت کیا) کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دو رکعتوں میں (قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُونَ) اور (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) پڑھی پھر بیت اللہ کے قریب واپس آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی طرف نکلے جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) 2۔ البقرۃ: 158) ہم بھی اسی سے ابتدا کریں گے جسے اللہ نے پہلے ذکر فرمایا چنانچہ آپ نے صفا سے ابتدا کی صفا پر چڑھے جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو اللہ اکبر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ پھر اس کے درمیان دعا کی اور یہی کلمات تین بار دہرائے پھر مروہ کی طرف اترے جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیب میں اترنے لگے تو آپ نے نشیب میں رمل کیا (کندھے ہلا کر تیز چلے) جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر معمول کی رفتار سے چلنے لگے اور مروہ پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا جب آپ نے مروہ پر آخری طواف کر لیا تو فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ کر دیتا تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس حج کو عمرہ بنا ڈالے تو سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جن لوگوں کے پاس ہدی تھی حلال نہ ہوئے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ حکم ہمیں اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے دو بار یہی فرمایا پھر فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ حکم ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ (یمن سے) نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قربانیاں لے کر پہنچے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ (رض) حلال ہو کر رنگین کپڑے پہنے ہوئے سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو انھیں حضرت فاطمہ کا یہ عمل اچھا نہ لگا۔ حضرت فاطمہ نے کہا کہ میرے والد نے مجھے یہی حکم دیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد میں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فاطمہ کے اس عمل پر غصہ کی حالت میں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وہ بات پوچھنے کے لیے جو فاطمہ نے ان کے حوالہ سے ذکر کی اور مجھے عیب اور بری لگی (کہ ایام حج میں حلال ہو کر رنگین کپڑے پہنیں اور سرمہ لگائیں) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس نے سچ کہا اس نے سچ کہا جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا اے اللہ میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آپ کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو ہدی ہے تو تم بھی حلال مت ہونا اور حضرت علی یمن سے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ سے جو اونٹ لائے تھے سب ملا کر سو ہو گئے الغرض سب لوگوں نے احرام کھولا اور بال کترائے مگر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لائے تھے حلال نہ ہوئے ترویہ کے دن (ذی الحجہ کو) سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا احرام باندھا اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر عصر مغرب عشاء اور صبح کی نمازیں ادا فرمائیں پھر کچھ ٹھہرے جب آفتاب طلوع ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ بالوں کا ایک خیمہ لگایا جائے چنانچہ نمرہ میں لگا دیا گیا پھر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چلے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں یا

مزدلفہ میں ٹھہریں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں قریش کا معمول تھا لیکن اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہاں سے آگے بڑھ گئے حتی کہ عرفہ میں آئے تو دیکھا کہ آپ کے لیے خیمہ نمرہ میں لگا ہوا ہے آپ وہیں اترے جب سورج ڈھل گیا تو حکم دیا قصواء پر زین لگائی جائے آپ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمایا بلاشبہ تمہارے خون اور مال حرام (قابل احترام اور محفوظ) ہیں جیسے اس شہر میں اس ماہ میں اس یوم کو تم حرام (قابل احترام) سمجھتے ہو غور سے سنو جاہلیت کی ہر بات میرے ان دو قدموں کے نیچے (کچلی ہوئی) پڑی ہے اور جاہلیت کے سب سب سے پہلا خون جسے میں لغو قرار دیتا ہوں ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے (یہ بنو سعد میں دودھ پیتے تھے تو ان کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا) اور جاہلیت کے سب سود ختم اور سب سے پہلے جس سود کو میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارا یعنی عباس بن عبد المطلب کا سود ہے وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لیے کہ تم نے عورتوں کو اللہ کی امان و عہد سے اپنے عقد میں لیا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کو اپنے لیے حلال کیا اور تمہارا حق ان کے ذمہ یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (گھر میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم برا سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مار بھی سکتے ہیں لیکن اتنا سخت نہ مارنا کہ ہڈی پسلی ٹوٹ جائے اور تمہارے ذمہ ان کا کھانا کپڑا دستور کے موافق ہے اور میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ کا حکم پوری طرح پہنچا دیا اور حق رسالت و تبلیغ ادا کیا اور خیر خواہی کی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ کا اے اللہ آپ گواہ رہئے اے اللہ آپ گواہ رہئے پھر حضرت بلال نے اذان دی کچھ دیر بعد اقامت کہی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی پھر حضرت بلال نے اقامت کہی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز عصر پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز (نفل وغیرہ) نہیں پڑھی پھر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہو کر عرفات میں موقف تک آئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی اونٹنی کا پیٹ صحرات کی طرف کر دیا اور جبل مشاہ (لوگوں کے چلنے کے راستہ) کو سامنے کی طرف رکھا اور قبلہ رو ہو گئے پھر مسلسل ٹھہرے رہے یہاں تک سورج ڈوب گیا اور زردی بھی کچھ ختم ہونے لگی جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور عرفات سے واپس ہوئے اور قصواء کی نکیل کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اتنا کھینچا کہ اس کا سر زین کی پچھلی لکڑی سے لگنے لگا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان اور سکون سے چلو جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی اونچی جگہ پہاڑ ٹیلہ وغیرہ پر پہنچتے تو اس کی نکیل ڈھیلی کر دیتے تاکہ آسانی سے چڑھ جائے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مزدلفہ پہنچے اور وہاں ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب وعشاء پڑھائی اور ان دو نمازوں کے درمیان بھی کچھ نماز نہ پڑھی پھر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آرام فرما ہوئے۔ یہاں تک صبح طلوع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خوب روشنی ہونے کے بعد ایک اذان واقامت سے نماز صبح پڑھائی پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے) آئے اس پر چڑھ کر تحمید و تکبیر اور تہلیل میں مشغول ہو گئے اور مسلسل ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہو گئی پھر سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا وہ انتہائی خوبصورت بالوں والے گورے رنگ کے حسین مرد تھے جب اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس ہوئے تو اونٹوں پر سوار عورتیں گزرنے لگیں۔ فضل بن عباس ان کی طرف دیکھنے لگے تو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دوسری طرف سے اپنا ہاتھ رکھ دیا اس پر فضل نے چہرہ پھیر کر دوسری طرف سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وادی محشر میں آئے اور اپنی سواری کو کچھ تیز کر دیا پھر درمیان راستہ پر ہو لئے جس سے تم جمرہ کبری پر پہنچ جاؤ پھر اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ آپ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں اور آپ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں پھر آپ نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کئے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے باقی نحر کئے

اور ان کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی ہدی میں شریک کرلیا پھر آپ کے حکم مطابق ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ایک دیگ میں ڈال کر پکایا گیا پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا پھر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیت اللہ کی طرف واپس ہوئے آپ نے مکہ میں نماز ظہر پڑھائی آپ اولاد عبدالمطلب کے پاس آئے وہ لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا عبدالمطلب کے بیٹو! پانی خوب نکالو اور پلاؤ اگر لوگوں کے تمہاری پانی پلانے کی خدمت پر غالب آنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا انھوں نے آپ کو ایک ڈول دیا آپ نے اس سے پیا (آپ کا مقصد یہ تھا کہ اگر میں خود پانی نکالوں گا تو لوگ اس کو مسنون سمجھ کر پانی نکالنا شروع کردیں گے پھر یہ خدمت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی ورنہ میں بھی اولاد عبدالمطلب میں سے ہوں مجھے بھی پانی نکالنا چاہیے)

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حَجَّاتٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنْ الْمَدِينَةِ وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِائَةَ بَدَنَةٍ مِنْهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ قِيلَ لَهُ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 1236

قاسم بن محمد، ابن عباد، عبداللہ بن داؤد، سفیان کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے تین حج کئے دو ہجرت سے قبل اور ایک ہجرت مدینہ کے بعد اور اس آخری حج میں حج اور عمرہ کا قران فرمایا اور نبی جو قربانیاں لائے اور حضرت علی جو قربانیاں لائے سب مل کر سو ہو گئیں ان میں ابو جہل کا اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ تھا نبی نے چھتیس اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کئے اور باقی حضرت علی نے نحر کئے حضرت سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ حدیث کس نے بیان کی؟ فرمایا جعفر نے اپنے والد سے انھوں نے جابر اور ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حکم سے انھوں نے مقسم سے انھوں نے حضرت ابن عباس (رض) سے روایت کی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ

سنن ابن ماجہ: جلد سوم: حدیث نمبر 9

محمد بن عبداللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، حضرت ابوسعید خدری (رض) فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سینگوں والے نر مینڈھے کی قربانی دی جس کا منہ، پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَأَكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ

سنن ابن ماجہ: جلد سوم: حدیث نمبر 39

ہشام بن عمار، سفیان بن عیینہ، جعفر بن محمد، حضرت جابر بن عبداللہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حکم دیا تو قربانی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ہنڈیا میں ڈال دیا گیا۔ سب گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ مِنْ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 727

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رمل کرتے تھے حجر اسود تک تین پھیروں میں اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ خَرَجَ مِنْ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 744

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب نکلتے مسجد حرام سے صفا کی طرف فرماتے تھے شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے شروع کیا اللہ جل جلالہ نے تو شروع کی سعی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صفا سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 745

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب کھڑے ہوتے صفا پر تین بار اللہ اکبر کہتے اور فرماتے نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ پاک کے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے وہ ہر شئے پر قادر ہے، تین بار اس کو کہتے تھے اور دعا مانگتے تھے پھر مروہ پر پہنچ کر ایسا ہی کرتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنْ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 749

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفااور مروہ میں جب آتے تو معمولی چال سے چلتے جب وادی کے اندر آپ کے قدم آتے تو دوڑ کر چلتے یہاں تک کہ وادی سے نکل جاتے۔

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِك عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنْ الْهَدْيِ شَاةٌ

حَدَّثَنِي عَنْ مَالِك أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنْ الْهَدْيِ شَاةٌ

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 781

حضرت علی فرماتے تھے کہ مَا اسْتَيْسَرَ مِنْ الْهَدْيِ سے مراد ایک بکری ہے۔ امام مالک کو پہنچا کہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے مَا اسْتَيْسَرَ مِنْ الْهَدْيِ سے ایک بکری مراد ہے۔

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِك عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ هَدْيِهِ وَنَحَرَ غَيْرُهُ بَعْضَهُ

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 800

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی ہدی کے بعض جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بعضوں کو اوروں نے ذبح کیا۔

أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ

بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

سنن دارمی: جلد اول: حدیث نمبر 1737

حضرت جابر (رض) بیان کرتے ہیں سیدہ اسماء بنت عمیس ذوالحلیفہ کے مقام پر حالت نفاس میں آئیں تو نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت ابوبکر (رض) کو ہدایت کی وہ انھیں ہدایت کریں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

سنن دارمی: جلد اول: حدیث نمبر 1769

حضرت جابر (رض) بیان کرتے ہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود سے رکن یمانی تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَ عَنْ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى زِرِّي الْأَعْلَى وَزِرِّي الْأَسْفَلِ ثُمَّ وَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي سَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفُهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ

إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ فَنَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَخَلْفَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَلَبَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا أَتَى الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ يَعْنِي فَرَمَلَ حَتَّى إِذَا

صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقْ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلَّ وَيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَوْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ فَشَبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى فَقَالَ دَخَلَتْ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هَكَذَا مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنٍ مِنْ الْيَمَنِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابَ صَبِيغٍ وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلِيٌّ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَبِي أَمَرَنِي فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَرِّشُهُ عَلَى فَاطِمَةَ فِي الَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَتْ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ مَا فَعَلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنْ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَحَلَّ

النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهَ إِلَى مِنًى فَأَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ لَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْمُزْدَلِفَةِ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ يَعْنِي الشَّمْسَ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِّلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ وُضِعَ دِمَاؤُنَا دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ

وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ
فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي
فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِنِدَاءٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَةٍ
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
حَتَّى وَقَفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصُّخَيْرَاتِ وَقَالَ إِسْمَعِيلُ
إِلَى الشُّجَيْرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتْ الشَّمْسُ وَذَهَبَتْ الصُّفْرَةُ حَتَّى غَابَ
الْقُرْصُ فَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ ثُمَّ دَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ
حَتَّى إِنَّهُ لَيُصِيبُ رَأْسُهَا مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى السَّكِينَةَ
السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنْ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى
أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ ثُمَّ
اضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الْفَجْرَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ

الْقَصْوَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللهَ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ثُمَّ دَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا
فَلَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالظُّعُنِ يَجْرِينَ فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَوَضَعَهَا
عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ رَأْسَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ حَتَّى إِذَا أَتَى مُحَسِّرَ حَرَّكَ
قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى
حَتَّى إِذَا أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَهَا الشَّجَرَةُ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ
عَلَى كُلِّ حَصَاةٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ ثُمَّ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا
فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي بُدْنِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي
قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ فَأَفَاضَ
إِلَى الْبَيْتِ فَأَتَى الْبَيْتَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَكَّةَ وَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
وَهُمْ يَسْتَقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا

يَغْلِبُكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا

سنن دارمی: جلد اول: حدیث نمبر 1778

امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد بن باقر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں امام باقر فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے تمام حاضرین کا تعارف دریافت کیا جب میری باری آئی تو میں نے کہا میں علی بن حسین بن علی کا بیٹا "محمد" ہوں۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ نے اپنا ہاتھ میرے اوپر والے اور نیچے والے بٹن کی طرف بڑھایا اور پھر اپنا منہ میرے سینے کے اوپر رکھ دیا میں ان دنوں نوجوان تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرمایا اے میرے بھتیجے تمہیں خوش آمدید ہو تم جو چاہو سوال کر سکتے ہو میں نے انس (رض) سے سوال کیا وہ نابینا ہو چکے تھے اور نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ انھوں نے چھوٹی چادر لپیٹ کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ وہ جب بھی اس چادر کو اپنے کندھوں کے اوپر ڈالتے تو اس کے ایک طرف والا حصہ ڈھلک جاتا کیونکہ وہ چھوٹی چادر تھی حالانکہ ان کی بڑی چادر ایک طرف کھونٹی کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی جب انھوں نے نماز ادا کرلی تو میں نے دریافت کیا آپ ہمیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے بارے میں بتائیں انھوں نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نو برس تک کوئی حج نہ کیا پھر دسویں سال آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حج کے لیے تشریف لے جارہے تھے کہ مدینہ منورہ سے بہت سے لوگ حج کے لیے روانہ ہوئے ان میں سے بہت سے لوگوں کی خواہش تھی کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرح حج کریں جیسے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کریں گے۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچ گئے وہاں حضرت اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابو بکر کو جنم دیا انھوں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں کسی کو بھیجا کہ اب میں کیا کروں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انھیں ہدایت کی کہ تم غسل کرلو اور کپڑے کے ذریعے خون کے مقام کو باندھ لو اور احرام باندھ لو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہاں کی مسجد میں نماز ادا کی پھر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے جب اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی میں نے یہ دیکھا کہ حد نگاہ تک نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آگے سوار اور پیدل لوگوں کا ہجوم ہے آپ کے دائیں طرف بھی اسی طرح لوگ تھے اور بائیں طرف بھی اتنے ہی لوگ تھے اور آپ کے پیچھے بھی اتنے ہی لوگوں کا ہجوم تھا۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے درمیان موجود تھے آپ پر قرآن نازل ہو رہا تھا آپ کو اس کے مفہوم کا بخوبی علم تھا آپ نے کلمہ توحید کے ذریعے تلبیہ پڑھا اور کہا میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بیشک حمد اور نعمت تیرے لیے ہے اور بادشاہی بھی تیرا کوئی شریک نہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو تلبیہ پڑھا تھا لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہی تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم آپ کی ہمراہی میں بیت اللہ تک پہنچ گئے۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں ہماری نیت صرف حج کرنے کی تھی ہمیں عمرے کا کوئی خیال نہیں تھا جب ہم بیت اللہ ان کے ہمراہ پہنچ گئے آپ نے رک کر ان کا استلام کیا تین مرتبہ رمل کیا اور چار مرتبہ چل کر گزرے پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس تشریف لائے وہاں نماز ادا کی اور یہ آیت پڑھی۔ "مقام ابراہیم کو مصلی (جائے نماز) بنالو۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا تھا میرے والد صاحب نے یہ بات بتائی

تھی کہ میرا خیال ہے انھوں نے حضرت جابر کے حوالے سے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حدیث کے طور پر نقل کی ہو گی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دو رکعات میں سورت اخلاص اور سورت کافرون کی تلاوت کی۔ پھر نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکن کے پاس واپس تشریف لائے آپ نے اس کا استلام کیا پھر آپ دروازے سے ہو کر صفا کی طرف تشریف لے گئے صفا تشریف لا کر آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں اس سے آغاز کروں گا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صفا سے آغاز کیا آپ اس پر چڑھ گئے جب آپ نے بیت اللہ کی طرف نظر کی تو اللہ کی وحدانیت اور کبریائی بیان کی اور یہ پڑھا۔ "اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی ہے حمد و نعمت اسی کے لیے مخصوص ہے وہ زندہ کرتا ہے۔ وہ موت دیتا ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے صرف ایک اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے خاص بندوں کی مدد کی اور دشمنوں کے گروہوں کو تنہا اس نے پسپا کیا۔ پھر نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کے درمیان دعا کی اور یہی کلمات تین مرتبہ پڑھے پھر آپ اتر کر مروہ کے پاس آ گئے جب آپ بطن وادی میں پہنچے امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی فرماتے ہیں یعنی وہاں پہنچ کر آپ دوڑ کر گزرے یہاں تک کہ آپ بلندی کی طرف چڑھنے لگے تو آپ پھر چلنے لگے۔ ہم لوگ جب مروہ پر آئے تو آپ نے مروہ پر بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ جب آپ نے مروہ کا آخری چکر لگایا تو یہ فرمایا جو بات بعد میں میرے ذہن میں آئی اگر مجھے پہلے خیال آ جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آتا اور اس عمل کو عمرہ بنا لیتا تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرے میں تبدیل کر دے۔ حضرت سراقہ بن مالک نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ اسی سال کے لیے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لیے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کرتے ہوئے ارشاد فرمایا عمرہ حج میں داخل ہو گیا یہ بات آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ حضرت علی (رض) یمن سے قربانی کے کچھ جانور لے کر آئے تو انھوں نے سیدہ فاطمہ کو دیکھا کہ وہ احرام کھول چکی ہیں انھوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے حضرت علی (رض) نے اس بات پر ان کا انکار کیا کہ حضرت فاطمہ نے بتایا کہ میرے والد نے مجھے یہ ہدایت کی ہے حضرت علی (رض) نے فرمایا میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں گیا تاکہ حضرت فاطمہ کی شکایت کروں جو انھوں نے عمل کیا ہے اس کے بارے میں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دریافت کروں اور جو بات بتائی ہے اس کے بارے میں بھی دریافت کروں اور میں نے جو انکار کیا ہے اس کا بھی ذکر کروں تو نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا نیت کی تھی حضرت علی (رض) کہتے ہیں میں نے عرض کی میں نے یہ نیت کی تھی کہ اے اللہ میں وہی نیت کرتا ہوں جو تیرے رسول نے کی ہے۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور بھی ہے تو تم احرام نہ کھولو۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں حضرت علی (رض) یمن سے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک سو قربانی کے اونٹ لے کر۔ سب لوگوں نے احرام کھول لیے اور بال کٹوا لیے سوائے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور ان لوگوں کے جن کے ہمراہ قربانی کے جانور موجود تھے۔ ترویہ کے دن نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے منیٰ کا رخ کیا تو ہم لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہوئے منیٰ پہنچ کر آپ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور صبح کی نماز ادا کی پھر آپ نے وہاں کچھ دیر قیام کیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے نمرہ میں ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا پھر نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوار ہو کر روانہ ہوئے قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ مشعر حرام کے نزدیک قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش مزدلفہ کے نزدیک قیام کیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہاں سے گزر کر عرفہ آ گئے وہاں آپ کے لیے نمرہ میں خیمہ لگایا جا چکا تھا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سواری سے اترے جب سورج ڈھل گیا تو آپ کے حکم کے ذریعے قصواء پر پالان رکھا گیا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پر سوار ہو کر بطن وادی میں

تشریف لائے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ " بیشک تمہارے خون اموال اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے آج کا دن یہ مہینہ اور یہ شہر قابل احترام ہے خبردار زمانہ جاہلیت کے تمام تر معاملات میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں جو ربیعہ بنت حارث کے صاحبزادے کا تھا۔ جو بنو سعد میں دودھ پی رہا تھا اسے ہذیل قبیلے کے لوگوں نے قتل کردیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کا تمام سود معاف ہے میں سب سے پہلے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وصول کرنے والے سود کو معاف کرتا ہوں وہ سب معاف ہیں۔ خواتین کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ کی امانت کے ذریعے انھیں حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کی پٹائی کرو لیکن زیادتی کئے بغیر اور ان کا تم پر حق ہے کہ تم ان کے کھانے پینے اور لباس کا مناسب طور پر انتظام کرو اگر تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے تو تم کیا جواب دو گے لوگوں نے عرض کی ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے تصدیق کردی ہے اپنا فریضہ انجام دے دیا ہے اور خیر خواہی کی ہے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی اے اللہ تو گواہ ہو جا اے اللہ تو گواہ ہو جا اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ پھر حضرت بلال نے ایک ہی اذان کہی پھر امامت کہی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر کی نماز ادا کی پھر حضرت بلال نے اقامت کہی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عصر کی نماز ادا کی آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں کی۔ پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور کھڑے ہوگئے آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ "م خیرات" اور ایک روایت میں ہے "شجیرات" کی طرف کیا جبل مشات آپ کے سامنے تھا آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور وہاں کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب رہ گیا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اس کی زردی رخصت ہوگئی جب سورج کی ٹکیہ غروب ہوگئی آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور روانہ ہوگئے آپ نے قصواء اونٹنی کی لگام کھینچی ہوئی تھی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کے ساتھ مل رہا تھا آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے یہ فرمارہے تھے آرام سے چلو، آرام سے چلو، جب آپ کسی ٹیلے کے پاس آتے تو اس کی لگام ڈھیلی کردیتے تاکہ وہ اوپر چڑھ جائے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامت کے ذریعے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت ہوا تو آپ نے فجر کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی پھر آپ قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعر حرام کے قریب آکر آپ نے قیام کیا۔ آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کی اس کی کبریائی بیان کی اس کی معبودیت کا ذکر کیا اس کی وحدانیت کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ جب اچھی طرح سے روشنی پھیل گئی تو سورج طلوع ہونے کے بعد آپ وہاں سے روانہ ہوئے آپ نے حضرت فضل بن عباس کو پیچھے بٹھا لیا وہ خوبصورت آدمی تھے ان کے بال بھی بہت خوبصورت تھے جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روانہ ہوئے تو کچھ خواتین آپ کے پاس سے گزریں جو جارہی تھیں۔ حضرت فضل نے ان کی طرف دیکھنا شروع کردیا نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا ہاتھ ان کے چہرے پر رکھا اور حضرت فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا یہاں تک کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محسر پہنچے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی رفتار تیز کردی اور اس کے درمیانی راستے پر ہو لیے جس سے تم لوگ جمرہ کبری کی طرف جاتے ہو جب آپ اس جمرہ کے پاس سے تشریف لائے جس کے پاس درخت ہیں تو وہاں آپ نے چھوٹی چھوٹی سات کنکریوں کے ذریعے رمی کی۔ پھر آپ نے بطن وادی سے رمی کی پھر آپ واپس قربان گاہ کی طرف لائے وہاں آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے اور پھر بقیہ حضرت علی (رض) کو دے دیئے جو انھوں نے قربان کئے آپ نے حضرت علی (رض) کو اپنی قربانی میں شریک کرلیا۔ پھر آپ کے حکم کے تحت ہر قربانی کے اونٹ کے کچھ حصہ لے کر ایک ہنڈیا میں پکایا گیا ان دونوں حضرات نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا پھر آپ سوار ہوئے۔ بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے جب آپ بیت اللہ تشریف لائے تو آپ نے مکہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے وہ لوگ زم زم میں سے پانی نکال رہے تھے آپ نے فرمایا بنو

عبدالمطلب پانی نکالتے رہو اگر لوگ تمہارے پلانے کے کام پر غالب نہ آگئے ہوتے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول آپ کی طرف بڑھایا تو آپ نے اسے نوش فرمالیا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام جعفر صادق کے حوالے سے امام محمد باقر سے حضرت جابر (رض) سے منقول ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ فِي بَنِي سَلِمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ هَذَا الْعَامَ قَالَ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلَ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَشْرٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَذْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَبَّى النَّاسُ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنْ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ شَيْئًا

فَنَظَرْتُ مَدَّ بَصَرِي وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِهِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ فَاسْتَلَمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةً وَمَشَى أَرْبَعَةً حَتَّى إِذَا فَرَغَ عَمَدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي جَعْفَرًا فَقَرَأَ فِيهَا بِالتَّوْحِيدِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّفَا ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَصَدَقَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى هَذَا الْكَلَامِ ثُمَّ نَزَلَ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى نَظَرَ

إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ عَلَيْهَا كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا فَلَمَّا كَانَ السَّابِعُ عِنْدَ
الْمَرْوَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ
لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ
وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ
وَهُوَ فِي أَسْفَلِ الْمَرْوَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَشَبَّكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فَقَالَ لِلْأَبَدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ
الْيَمَنِ فَقَدِمَ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ مِنَ
الْمَدِينَةِ هَدْيًا فَإِذَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ حَلَّتْ وَلَبِسَتْ ثِيَابَهَا
صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَمَرَنِي
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ قَالَ جَعْفَرٌ
قَالَ أَبِي هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ قُلْتُ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ
ثِيَابَهَا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ أَبِي قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ
صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا بِهِ قَالَ جَابِرٌ وَقَالَ لِعَلِيٍّ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ وَمَعِي الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَتْ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي أَتَى بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ وَقَفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ قَدْ وَقَفْتُ هَاهُنَا وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 322

امام باقر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر (رض) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ بنو سلمہ میں تھے ہم نے ان سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے متعلق پوچھا انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نو برس مدینہ میں رہے حج نہیں کیا ہجرت کے بعد دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کروادیا کہ اللہ کے رسول حج کرنے والے ہیں تو مدینہ میں بہت لوگ آئے ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ اللہ کے رسول کی پیروی کریں اور تمام اعمال آپ کی مانند کریں۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیس ذی قعدہ کو نکلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی تو انھوں نے وہی سے کسی کو بھیج کر اللہ کے رسول سے دریافت کیا کہ کیا کروں فرمایا کہ نہالو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو خیر آپ قصوی اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی مقام بیضاء میں سیدھی ہوئی آپ نے کلمہ توحید پکارا اور یہ کہا لبیک اللھم لبیک۔۔۔اور لوگوں نے بھی یہی تلبیہ کیا جو آپ نے کیا کچھ لوگوں نے اس میں ذی المعارج وغیرہ کا بھی اضافہ کیا اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے سنتے بھی رہے لیکن انھیں کچھ نہیں کہا میں نے تاحد نگاہ اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بائیں دائیں پیدل اور سوار دیکھے یہی حال پیچھے دائیں اور بائیں کا تھا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے درمیان تھے ان پر قرآن نازل ہوتا تھا وہ اس کا مطلب جانتے تھے لہٰذا وہ جو بھی کرتے ہم بھی اس طرح کرتے تھے حضرت جابر (رض) نے فرمایا کہ ہماری نیت صرف حج کی تھی جب ہم بیت اللہ پہنچے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور اس کے پیچھے دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا " واتخذو من مقام

ابراہیم مصلی 'اور آپ نے ان دو رکعتوں میں " قل یاایھاالکافرون " اور قل ھواللہ احد پڑھی پھر بیت اللہ کے قریب واپس آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیااور دروازے سے صفا کی طرف نکلے جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی " ان الصفاوالمروۃ من شعائر اللہ " ہم بھی اسی سے ابتداء کریں گے جسے اللہ نے پہلے ذکر فرمایا چنانچہ آپ نے صفا سے ابتداء کی صفا پر چڑھے جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو تکبیر کہہ کر فرمایا لاالہ اللہ وحدہ لاشریک۔۔۔ الخ۔۔ پھر اس کے درمیان یہ دعا کی اور یہی کلمات تین بار دہرائے پھر وہ مروہ کی طرف چلے جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیب میں اترنے لگے توآپ نے نشیب میں رمل کیا (کندھے ہلا کر تیز چلے) جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر معمول کی رفتار سے چلنے لگے اور مروہ پر بھی وہی کیا جو صفاپر کیا جب آپ نے مروہ پر ساتواں چکر لگالیا تو فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ میں بدل دیتا تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس حج کو عمرہ میں بدل لے تو سب لوگ حلال ہوگئے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ حکم ہمیں اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تو اللہ کے رسول نے انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے پھر تین مرتبہ فرمایا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہی حکم ہے اور حضرت علی یمن سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قربانیاں لے کر پہنچے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ حلال ہو کر رنگین کپڑے پہنے ہوئے سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو انھیں اس پر تعجب ہوا حضرت فاطمہ نے کہا میرے والد نے مجھے یہی حکم دیا ہے حضرت علی کوفہ میں فرمایا کرتے تھے اس کے بعد میں اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا فاطمہ کے اس عمل پر غصہ کی حالت میں اور اللہ کے رسول سے وہ بات پوچھنے کے لیے جو فاطمہ نے ان کے حوالہ سے ذکر کی کہ ایام حج میں حلال ہو کر رنگین کپڑے اور سرمہ لگائیں توآپ نے فرمایا اس نے سچ کہا میں نے ہی اسے یہ حکم دیا تھا پھر فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا حضرت علی (رض) فرماتے ہیں میں نے کہا اے اللہ میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آپ کے رسول نے احرام باندھا تھا آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو ہدی ہے تو تم بھی حلال مت ہونا اور حضرت علی یمن سے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ سے جو اونٹ لائے تھے سب ملا کر سو ہوگئے پھر آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کئے اور باقی علی کرم اللہ وجہہ کو دیدیئے جو انھوں نے نحر کیا اور ان کو آپ نے اپنی ہدی میں شریک کر لیا پھر آپ کے حکم کے مطابق ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ایک دیگ میں ڈال کر پکایا گیا پھر آپ اور حضرت علی نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور اس کا شوربہ پیا پھر اللہ کے رسول نے فرمایا میں نے قربانی یہاں کی ہے اور منیٰ پورا ہی قربان گاہ ہے اور عرفات میں وقوف کر کے فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور پورا عرفات ہی وقوف کی جگہ ہے اور مزدلفہ میں وقوف کر کے فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْد اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ

يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

مسند احمد: جلد اول: حدیث نمبر 1718

حضرت فضل بن عباس (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے سات کنکریاں ماری تھیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جا رہے تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الْبُدْنَ الَّتِي نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مِائَةَ بَدَنَةٍ نَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ ثُمَّ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 426

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قربانی کے لیے جن اونٹوں کو لے کر گئے تھے ان کی تعداد سو تھی جن میں سے ٦٣ اونٹ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے دست مبارک سے ذبح کئے تھے اور بقیہ اونٹ حضرت علی نے ذبح کئے تھے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حکم دیا کہ ہر اونٹ کا تھوڑا تھوڑا گوشت لے کر ہنڈیا میں ڈالا جائے پھر دونوں حضرات نے اس کا شوربہ نوش فرمایا۔

حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ نَزَلَ عَنْ الصَّفَا حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا الشِّقَّ الْآخَرَ مَشَى

مسند احمد : جلد ششم : حدیث نمبر 448

حضرت جابر (رض) سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے متعلق تفصیلات میں یہ بھی مذکور ہے کہ پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا سے اترے اور وادی کے بیچ میں جب آپ کے مبارک قدم اترے تو آپ نے سعی فرمائی یہاں تک کہ جب دوسرے حصے پر ہم لوگ چڑھ گئے تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) معمول کی رفتار سے چلنے لگے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ أَخْبَرَهُ أَوْ حَدَّثَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فَطَافَ سَبْعًا وَرَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

مسند احمد : جلد ششم : حدیث نمبر 537

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ مکہ مکرمہ میں آئے تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے جن میں سے پہلے تین میں رمل کیا اور باقی چار معمول کی رفتار سے لگائے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالْحَجَرِ فَرَمَلَ حَتَّى عَادَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

مسند احمد : جلد ششم : حدیث نمبر 538

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود والے کونے سے طواف شروع کیا رمل کرتے ہوئے چلے آئے یہاں تک کہ دوبارہ حجر اسود پر آگئے اس پر تین چکروں میں رمل کیا اور باقی چار چکر معمول کی رفتار سے لگائے۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 880

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود والے کونے سے حجر اسود والے کونے تک رمل کیا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1040

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود والے کونے سے طواف شروع کیا رمل کرتے ہوئے چلے آئے یہاں تک کہ دوبارہ حجر اسود پر آگئے اس طرح تین چکروں میں رمل کیا۔

قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنْ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1041

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسجد حرام سے نکل کر صفا کی طرف جانے لگے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم وہیں سے ابتداء کریں گے جہاں سے اللہ نے ابتداء کی ہے (پہلے ذکر کیا ہے)۔

قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1042
حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب بھی صفا مروہ پہاڑی پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ کلمات پڑھتے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے ایک دوسری سند میں یہ بھی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد دعا فرماتے اور مروہ پر بھی یہی دہراتے تھے۔

قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنْ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1043
حضرت جابر (رض) سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حج کے متعلق تفصیلات میں یہ بھی مذکور ہے کہ پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صفا سے اترے اور وادی کے بیچ میں جب آپ کے مبارک قدم اترے تو آپ نے سعی فرمائی یہاں تک کہ جب دوسرے حصے پر ہم لوگ چڑھ گئے تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) معمول کی رفتار سے چلنے لگے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ هَدْيِهِ بِيَدِهِ وَبَعْضُهُ نَحَرَهُ غَيْرُهُ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1044

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قربانی کے لیے جن اونٹوں کو لے کر گئے تھے ان میں کچھ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے دست مبارک سے ذبح کئے تھے اور کچھ کسی اور نے ذبح کئے تھے۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنْ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الصَّفَا فَقَالَ ابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1112

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دوبارہ حجر اسود پر آئے پھر زمزم کے کنویں پر گئے اس کا پانی پیا اور سر مبارک پر ڈالا پھر واپس آکر حجر اسود کا استلام کیا پھر صفا مروہ کی طرف چل پڑے اور فرمانے لگے کہ یہیں سے ابتداء کرو جہاں سے اللہ نے ابتداء کی ہے۔

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنْ الْحَجَرِ حَتَّى عَادَ إِلَيْهِ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 1142

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجر اسود والے کونے سے طواف شروع کیا رمل کرتے ہوئے چلے یہاں تک کہ وہ دوبارہ حجر اسود پر آگئے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

مسند احمد: جلد ہفتم: حدیث نمبر 72

حضرت معاویہ (رض) سے مروی ہے کہ میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مروہ پر کاٹے تھے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَصِّرُ بِمِشْقَصٍ

مسند احمد: جلد ہفتم: حدیث نمبر 73

حضرت معاویہ (رض) سے مروی ہے کہ میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مروہ پر کاٹے تھے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ وَأَبُو أَحْمَدَ أَوْ أَحَدُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّرَ بِمِشْقَصٍ

مسند احمد: جلد ہفتم: حدیث نمبر 123

حضرت ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ (رض) نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ دَخَلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالسُّقْيَا وَهُوَ يَنْجَعُ بَكَرَاتٍ لَهُ دَقِيقًا وَخَبَطًا فَقَالَ هَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى يَدَيْهِ أَثَرُ الدَّقِيقِ وَالْخَبَطِ فَمَا أَنْسَى أَثَرَ الدَّقِيقِ وَالْخَبَطِ عَلَى ذِرَاعَيْهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ أَنْتَ تَنْهَى عَنْ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ ذَلِكَ رَأْيِي فَخَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 662

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ مقداد بن الاسود آئے حضرت علی کے پاس اور وہ اپنے اونٹ کے بچوں کو گھلا ہوآٹا اور چارہ پانی میں پلا رہے تھے، تو کہا مقداد نے یہاں عثمان بن عفان منع کرتے ہیں قِران سے درمیان حج اور عمرہ کے پس نکلے علی اور ان کے ہاتھوں میں آٹے کے نشان تھے سو میں اب تک اس آٹے کے نشانوں کو جو ان کے ہاتھ پر تھے نہیں بھولا اور گئے حضرت عثماں بن عفان کے پاس اور کہا کیا تم منع کرتے ہو قران سے درمیان حج اور عمرہ کے انھوں نے کہاہاں میرے رائے یہی ہے تو حضرت علی غصے سے باہر نکلے کہتے تھے لبیک اللہم البیک بحجہ وعمرۃ۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يُلَبِّي فِي الْحَجِّ حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 665

محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت علی لبیک کہتے تھے حج میں مگر جب زوال ہوتا آفتاب کا عرفہ کے روز تو موقوف کرتے لبیک کو۔

كتاب الأضاحي

کتاب : قربانی کے مسائل کا بیان

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 699

عبداللہ بن سعید ابوسعید اشج، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، ابوسعید (رض) سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک مینڈھے کی قربانی فرمائی جو کہ سینگ والا تھا اور موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کالے رنگ کے تھے اور باقی سفید تھے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ بُدْنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ

سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 728

محمد بن سلمہ و حارث بن مسکین، ابن قاسم، مالک، جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے، جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی نے)۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1546

ابو سعید، اشج، حفص بن غیاث، جعفر بن محمد، حضرت سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سینگوں والے منیڈھوں کی قربانی کی جو نر تھا اس کا منہ، چاروں پیر اور آنکھیں سیاہ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

كتاب طَرْحُ الْقَطِيفَةِ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ

کتاب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نیچے چادر بچھائی

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ شُقْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هَذَا الْحَدِيثَ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1043

زید بن اخزم طائی، عثمان بن فرقد، جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ابوطلحہ نے لحد کھودی اور آنحضرت کے غلام شقران نے اس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نیچے چادر بچھائی جعفر کہتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران کو یہ کہتے ہوئے سنا اللہ کی قسم میں نے ہی نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نیچے چادر بچھائی تھی اس باب میں حضرت ابن عباس (رض) سے روایت ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے علی بن مدینی نے بھی یہ حدیث عثمان بن مرقد سے روایت کی ہے۔

کتاب أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ

کتاب: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غسل دیئے گئے ایک قمیص میں

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِك عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِي قَمِيصٍ

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 464

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غسل دیئے گئے ایک قمیص میں۔

كتاب يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ

کتاب: قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1368

محمد بن بشار، محمد بن ابان، عبدالوہاب، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنَّ الْيَمِينَ مَعَ

الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزٌ فِي الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالُوا لَا يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ إِلَّا فِي الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1369

علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا پھر حضرت علی نے بھی تمہارے درمیان اسی پر فیصلہ فرمایا یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری بھی جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مرسلاً اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحیٰی بن سلیم بھی یہ حدیث جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی (رض) سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں بعض علماء وغیرہ کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے۔ یہ حقوق اموال میں جائز ہے۔ امام مالک کا بھی یہی قول ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی ایک گواہ اور قسم پر حقوق و اموال میں فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں بعض اہل کوفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 527

محمد بن بشار، عبدالوہاب، جعفر، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی نے قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

موطاامام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 1310
جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ جَعْفَرٌ قَالَ أَبِي وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ كَانَ أَبِي قَدْ ضَرَبَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَلَمْ يُوَافِقْ أَحَدٌ الثَّقَفِيَّ عَلَى جَابِرٍ فَلَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى قَرَأَهُ عَلَيَّ وَكَتَبَ عَلَيْهِ هُوَ صَحَّ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 164 حدیث مرفوع مکررات 5 متفق علیہ 0
حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی سے قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیا (گویا قسم کو دوسرا گواہ تسلیم کر لیا)

كتاب يَغْزُو بِالنِّسَاءِ

کتاب خواتین کا جہاد میں حصہ لینا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنْ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَاب عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ بِخَيْبَرَ وَأَسْهَمَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَأَخَذَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1615

قتیبہ، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز، یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا کہ کیا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جہاد کے لیے عورتوں کو ساتھ لے کر جایا کرتے اور انھیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ تو ابن عباس نے انھیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عورتوں کو جہاد میں شریک فرماتے تھے یا نہیں۔ ہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انھیں جہاد میں شریک کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھی اور انھیں مال غنیمت میں سے کچھ دیا جاتا تھا لیکن ان کے لیے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔ اس باب میں حضرت انس اور ام عطیہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت اور بچے کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔ اوزاعی کا بھی

یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ پس مسلمانوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وفات کے بعد اس پر عمل کیا۔

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحْذَيْنَ مِنْ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنْ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1616

علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس ہم سے اوزاعی یا یہ قول علی بن خشرم نے روایت کیا ہے کہ انھوں نے عیسیٰ بن یونس سے انھوں نے اوزاعی سے اور اس قول، وَيُحْذَيْنَ مِنْ الْغَنِيمَةِ، کا مطلب یہ ہے کہ انھیں مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُورِيَّةَ وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمِي لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ مَعَهُ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَأَخْبِرْنِي عَنْ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ مَعَهُ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَلَمْ يَكُنْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ

يُحْذِيهِنَّ مِنْ الْغَنِيمَةِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَلَا تَقْتُلْ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنْ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَهُ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ يُتْمِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي وَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ تَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَهُوَ ضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ فَإِذَا كَانَ يَأْخُذُ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ الْيُتْمُ وَأَمَّا الْخُمُسُ فَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّهُ لَنَا فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا

مسند احمد: جلد دوم: حدیث نمبر 932

یزید بن ہرمز کہتے ہیں ایک مرتبہ نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس (رض) سے خط لکھ کر پانچ سوالات پوچھے، حضرت ابن عباس (رض) نے فرمایا لوگ سمجھتے ہیں کہ ابن عباس (رض) خوارج سے خط و کتابت کرتا ہے، واللہ اگر مجھے کتمان علم کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی اس کا جواب نہ دیتا۔

نجدہ نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ یہ بتائیے، کیا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ساتھ خواتین کو جہاد پر لے جاتے تھے ؟ان کے لیے حصہ مقرر کرتے تھے ؟ بچوں کو قتل کرتے تھے، یتیمی کب ختم ہوتی ہے ؟اور خمس کس کا حق ہے ؟ حضرت ابن عباس (رض) نے جوابا لکھا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ساتھ خواتین کو جہاد پر لے جاتے تھے اور وہ مریضوں کا علاج کرتی تھیں، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کا حصہ مقرر نہیں کیا تھا البتہ انھیں بھی مال غنیمت میں سے کچھ نہ کچھ دے دیتے تھے، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کسی بچے کو قتل نہیں کیا اور آپ بھی کسی کو قتل نہ کریں، ہاں ! اگر آپ کو بھی اسی طرح کسی بچے کے بارے پتہ چل جائے جیسے حضرت خضر (علیہ السلام) کو اس بچے کے بارے پتہ چل گیا تھا جسے انھوں نے مار دیا تھا تو بات جدا ہے (اور یہ تمہارے لیے ممکن ہے) آپ نے یتیم کے متعلق پوچھا ہے کہ اس سے یتیم کا لفظ کب ہٹایا جائے گا ؟ یاد رکھئے ! جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کی سمجھ بوجھ ظاہر ہو جائے تو اسے اس کا مال دے دیا جائے کہ اب اس کی یتیمی ختم ہو گئی، ہماری رائے تو یہی تھی کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریبی رشتہ دار ہی اس کا مصداق تھا لیکن ہماری قوم نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

كتاب الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا

کتاب حضرت حسن اور حسین (رضوان اللہ علیہم) بائیں ہاتھ میں انگوٹھیاں پہنتے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1813

قتیبہ، حاتم بن اسماعیل، حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حسین اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

كتاب اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ

کتاب: مروان نے حضرت ابوہریرہ (رض) کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ

مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 1118

ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل مدنی، جعفر بن محمد، محمد، حضرت عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ (رض) کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور مکہ کی طرف چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ (رض) نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورت جمعہ اور دوسری میں سورت منافقون کی قرات فرمائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابوہریرہ (رض) ملا اور عرض کیا کہ آپ نے وہی سورتیں پڑھیں جو حضرت علی کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ (رض) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَاسْتَخْلَفَهُ مَرَّةً فَصَلَّى الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مَشَيْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ قَرَأَ بِهِمَا حِبِّي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسند احمد: جلد چہارم: حدیث نمبر 2361

عبداللہ بن ابی رافع "جو حضرت علی (رض) کے کاتب تھے" کہتے ہیں کہ مروان اپنی غیر موجودگی میں حضرت ابوہریرہ (رض) کو مدینہ منورہ پر اپنا

جانشین بنا کر جاتا تھا ایک مرتبہ اس نے انھیں اپنا جانشین بنایا تو نماز جمعہ بھی حضرت ابوہریرہ (رض) نے ہی پڑھائی اور اس میں سورت منافقوں کی تلاوت فرمائی، نماز سے فارغ ہو کر میں ان کی ایک جانب چلنے لگا، راستے میں میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوہریرہ (رض) آپ نے بھی وہی دو سورتیں پڑھیں جو حضرت علی (رض) پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ دراصل میرے محبوب! ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہی دو سورتیں پڑھی تھیں۔

كتاب كَانَ اللَّهُ مَعَ الدَّائِنِ

کتاب: اللہ تعالیٰ کا فضل قرض لینے والے کے ساتھ ہے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللَّهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللَّهُ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِخَازِنِهِ اذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدَيْنٍ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهُ مَعِي بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 567

ابراہیم بن منذر، ابن ابی فدیک، سعید بن سفیان، مولیٰ اسلمین، جعفر بن محمد، حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ قرضہ ایسے مقصد کے لیے نہ ہو جو اللہ کو ناپسند ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے فرماتے ہیں کہ جاؤ اور میرے لیے قرضہ لاؤ اس لیے کہ مجھے ناپسند ہے کہ میں ایک رات بھی ایسی گزاروں الّا یہ کہ اللہ میرے ساتھ ہو جب سے میں نے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ حدیث سنی ہے۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللَّهُ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِخَازِنِهِ اذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدَيْنٍ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللَّهُ مَعِي بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنن دارمی: جلد دوم: حدیث نمبر 440
حضرت عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل قرض خواہ کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا قرض ادا کردے جب تک وہ کسی ایسے کام کو انجام نہیں دیتا جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن جعفر نے اپنے خزانچی سے کہا تھا جاؤ اور میرے لینے والا لے آؤ کیونکہ جب سے میں نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبانی یہ بات سنی ہے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں کوئی ایسی رات بسر کروں جس میں اللہ میرے ساتھ نہ ہو۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوسَ فَقَالَ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ

أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 614

امام محمد بن باقر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ذکر کیا مجوس کا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کیا کروں ان کے بارے میں تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے گواہی دیتا ہوں میں کہ سنا میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے فرماتے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو۔

كتاب تَصَدَّقَتْ بِزِنَةِ الشَّعَرِ فِضَّةً

کتاب بال تول کر ان کے برابر چاندی صدقہ کی

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَزَيْنَبَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَةِ ذَلِكَ فِضَّةً

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 964

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نے حضرت حسن حضرت حسین اور زینب اور ام کلثوم کے بال تول کر ان کے برابر چاندی صدقہ کی۔

كتاب لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ

کتاب عورت کو طلاق نہ پڑے گی؟

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ وَإِنْ مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ حَتَّى يُوقَفَ فَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ

موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 1045

حضرت علی فرماتے تھے جب مرد اپنی عورت سے ایلاء کرے تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اگرچہ چار مہینے گزر جائیں جب تک مقدمہ حاکم کے سامنے پیش نہ ہو اور خاوند کو مجبور کیا جائے یا طلاق دے یا جماع کرے۔

كتاب لَمْ يَتَوَارَثُوا

کتاب وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ وَابْنَهَا زَيْدًا مَاتَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَالْتَقَتْ الصَّائِحَتَانِ فِي الطَّرِيقِ فَلَمْ يَرِثْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا وَأَنَّ أَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا

سنن دارمی: جلد دوم: حدیث نمبر 877

جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سیدہ ام کلثوم اور ان کا بیٹا زید ایک ہی دن فوت ہوئے یہاں تک کہ دونوں کے رونے والوں کا ایک ہی سڑک پر سامنا ہوا تو ان میں سے کسی ایک کو دوسرے کا وراث نہیں بنایا گیا۔ اسی طرح واقعہ حرہ میں جو لوگ فوت ہوئے وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔ اسی طرح جنگ صفین میں جو لوگ مارے گئے وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

كتاب الْمَرْءِ أَحَقُّ بِثُلُثٍ

کتاب آدمی اپنے ایک تہائی مال کا سب سے زیادہ حق دار

أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ أَحَقُّ بِثُلُثِ مَالِهِ يَضَعُهُ فِي أَيِّ مَالِهِ شَاءَ

سنن دارمی: جلد دوم: حدیث نمبر 1052

یزید بن عبداللہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا آدمی اپنے ایک تہائی مال کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ وہ اسے جہاں چاہے خرچ کرے۔

كتاب الْمَاءِ غُسْلُ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے غسل کا پانی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ الْمَاءُ مَاءُ غُسْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَسَّلُوهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ يَسْتَنْقِعُ فِي جُفُونِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَحْسُوهُ

مسند احمد: جلد دوم: حدیث نمبر 539
جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ کے پیالوں میں پانی جمع کر لیا جاتا تھا، بعد میں حضرت علی (رض) اسے تھوڑا تھوڑا کر کے پیتے رہتے تھے۔

كتاب كُلِّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

کتاب کل بدعت ضلالت ہے

حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَإِنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ وَتَحْمَرُّ وَجْنَتَاهُ وَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَتَتْكُمْ السَّاعَةُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى صَبَّحَتْكُمْ السَّاعَةُ وَمَسَّتْكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَالضَّيَاعُ يَعْنِي وَلَدَهُ الْمَسَاكِينَ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 219
حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے سب سے افضل طریقہ محمد کا طریقہ ہے بدترین چیز نو ایجاد ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر جوں جوں آپ قیامت کا تذکرہ فرمانے لگے آپ کی آواز بلند ہوتی جاتی رہی پھر فرمایا قیامت تم پر آگئی ہے مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے یہ کہہ کر آپ نے اپنی شہادت کی

انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا تم پر صبح کو قیامت آگئی ہے یا شام کو، جو شخص مال و دولت چھوڑ جائے وہ اس کے اہل خانہ کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ دے وہ میرے ذمہ ہے۔

كتاب الدُّنْيَا أَهْوَنُ

کتاب: دنیا حقیر ہے

حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْعَالِيَةَ فَمَرَّ بِالسُّوقِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَرَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ بِكَمْ تُحِبُّونَ أَنَّ هَذَا لَكُمْ قَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ بِكَمْ تُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ عَيْبًا فِيهِ أَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ

مسند احمد: جلد ششم: حدیث نمبر 806

حضرت جابر (رض) سے مروی ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک دفعہ کسی بازار سے گذر رہے تھے وہاں ایک بہت چھوٹے کانوں والی مردار بکری پڑی ہوئی تھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے پکڑ کر اٹھایا اور لوگوں سے فرمایا تم اسے کتنے میں خریدنا چاہتے ہو لوگوں نے کہا ہم تو اسے کسی چیز کے عوض نہیں خریدنا چاہتے ہم نے اس کا کیا کرنا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پھر اپنی بات دہرائی لوگوں نے کہا کہ اگر یہ زندہ ہوتی تو تب بھی اس میں چھوٹے کانوں والی ہونا ایک عیب ہے اب جبکہ مردار بھی تو ہم اسے کیسے خرید سکتے ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا بخدا یہ بکری تمہاری نگاہوں میں جتنی حقیر ہے اس سے زیادہ اللہ کی نگاہوں میں دنیا حقیر ہے۔

كتاب فَاطِمَةٌ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا

کتاب: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس چیز سے وہ تنگ ہوتی ہے میں بھی تنگ ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے میں بھی خوش ہوتا ہوں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّ بَكْرٍ وَجَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ بَعَثَ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ إِلَى الْمِسْوَرِ يَخْطُبُ بِنْتًا لَهُ قَالَ لَهُ تُوَافِينِي فِي الْعَتَمَةِ فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ الْمِسْوَرُ فَقَالَ مَا مِنْ سَبَبٍ وَلَا نَسَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَإِنَّهُ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَنْسَابُ وَالْأَسْبَابُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي وَتَحْتَكَ ابْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ قَبَضَهَا ذَلِكَ فَذَهَبَ عَاذِرًا لَهُ

مسند احمد: جلد ہشتم: حدیث نمبر 774

حضرت مسور (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بن حسن (رح) نے ان کے پاس ان کی بیٹی سے اپنے لیے پیغام نکاح بھیجا انھوں نے قاصد

سے کہا کہ حسن سے کہنا کہ وہ عشاء میں مجھ سے ملیں جب ملاقات ہوئی تو مسور (رض) نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور اما بعد کہہ کر فرمایا اللہ کی قسم ! تمہارے نسب اور سسرال سے زیادہ کوئی حسب نسب اور سسرال مجھے محبوب نہیں، لیکن نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس چیز سے وہ تنگ ہوتی ہے میں بھی تنگ ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور قیامت کے دن میرے حسب نسب اور سسرال کے علاوہ سب نسب ناطے ختم ہو جائیں گے آپ کے نکاح میں حضرت فاطمہ (رض) کی بیٹی پہلے سے ہے اگر میں نے اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا تو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تنگ ہوں گے یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور واپس چلے گئے۔

كتاب ذِكْرُ الَّذِي تَبِعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام

کتاب: اس شخص کا ذکر جو موسیٰؑ کے ساتھ تھا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَارَانِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي اتَّبَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْتُ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ الْفَزَارِيُّ هُوَ رَجُلٌ آخَرُ فَمَرَّ بِنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَدَعَوْتُهُ فَسَأَلْتُهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِي تَبِعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى جَالِسٌ فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْكَ قَالَ مَا أَرَى فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ بَلَى عَبْدِي الْخَضِرُ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْحُوتَ آيَةً إِنْ افْتَقَدَهُ وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِ مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

مسند احمد: جلد نہم: حدیث نمبر 1283

حضرت ابن عباس (رض) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الٰہی میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے درخواست کی تھی۔ حضرت ابن عباس (رض) کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر (علیہ السلام) تھے اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب (رض) کا گذر ہوا حضرت ابن عباس (رض) انھیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا وہ ساتھی کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انھوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا ہاں میں نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے عمل میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا نہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضر تم سے بڑا عالم ہے۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لیے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے وہیں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے مچھلی کو غائب پایا تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

کتابیات

کتب احادیث

صحیح بخاری - محمد بن اسماعیل بخاری) المتوفی256ھ
صحیح مسلم - مسلم بن حجاج) المتوفی 261ھ
سنن نسائی - احمد بن شعیب النسائی) المتوفی 303ھ
سنن ابی داؤد - ابو داؤد السجستانی) المتوفی 275ھ
سنن ترمذی - ابو عیسی محمد ترمذی) المتوفی279ھ
سنن ابن ماجہ - ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی)المتوفی 273ھ
کتب صحاح کے علاوہ کتابیں
دیگر بنیادی کتب / اہم مجموعے
موطأامام مالک - امام مالک بن انس) المتوفی 179ھ
مسند احمد بن حنبل - امام احمد بن حنبل) المتوفی 241ھ
سنن الدارمی - عبد الرحمن دارمی)المتوفی 255ھ
صحیح ابن خزیمہ - امام ابن خزیمہ (المتوفی 311ھ
صحیح ابن حبان - ابن حبان) المتوفی 354ھ
مستدرک علی الصحیحین حاکم - حاکم نیشاپوری)المتوفی 405ھ
معجم الکبیر طبرانی - امام طبرانی)المتوفی 360ھ